BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_224904
UNIVERSAL LIBRARY

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الحمد للہ این فقہ بےنظیر از تصنیف عالم شہیر جناب مولوی محمد تقی صاحب علیم رضا دام افضالہ المسمیٰ بہ

[illegible]

بسبب کثرت شائقین و کمیابی کتاب ہذا بفرمایش جناب ملا احمد مرزا صاحب تاجر کتب باہتمام میر تقی بیگ

در المطبع رحمانی واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي من على المؤمنين إذ بعث فيهم رسولا من أنفسهم يتلوا عليهم آياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وجعلنا من أمة هذا الرسول المحمود الذي قال اختلاف أمتي رحمة فاختلاف الأئمة رحمة الأمة والصلوة والسلام على حبيبه وخير خلقه ومختاره سيدنا ومولانا وشفيعنا محمد وعلى آله وأصحابه كاشفي الغمة **اما بعد** اميدوار رحمت خداى ارحم الراحمين وطلبگار شفاعت نبی شفیع المذنبین محمد قدرت سلیم حنفی مدراسی بن محمد قدرت رسول ناصری[ل] قریشی بن محمد قدرت کریم گوپاموی بخاری نے نجاهم الله الباری من عذاب القبر والنار وحشرهم في زمرة حبيبه الرؤوف الرحيم المنجي البشر اتى بالاجابة ومكمل فضل جديد چند ضروری مسائل چارون مذاهب کے معتبر کتب سے

ل ناصری اسلیئے کہتے ہین کہ انساب اونکا منتہی ہوتا ہے تیس واسطون سے طرف حضرت ناصر کے جو فرزند ہین حضرت عبداللہ بن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے اور نواسے حضرت امام حسن مجتبی علی جده وعلیه الصلوة والسلام کے ۱۲ منه

مثل غنیۃ الطالبین تصنیف جناب شہنشاہ اولیا نائب انبیا محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت غوث محی الدین سید عبد القادر الحسنی الحسینی الحنبلی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اختلاف الائمۃ الاربعۃ تصنیف علامہ مولانا سید احمد بن سید ابراہیم الحسنی الحسینی المعروف بنظام الدین المحدث الحنفی الشیرازی اور عیون المذاہب تصنیف بحر العلوم ملک العلما مولانا عبد العلی محمد الحنفی الکھنوی اور شرح مقدمۃ العزیۃ للجماعۃ الازہریۃ تصنیف شیخ الاسلام عبد الباقی بن یوسف المالکی الزرقانی اور کفایۃ الطالب الربانی شرح رسالہ ابن ابی زید قیروانی تصنیف علامہ مولانا ابو الحسین المالکی اور میزان شعرانی تصنیف عارف الصمدانی عبد الوہاب الشافعی الشعرانی اور رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ تصنیف علامۃ مولانا صدر الدین محمد بن عبد الرحمن بن حسین القرشی العثمانی الشافعی اور کافی تصنیف مولانا موفق الدین ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ الحنبلی المقدسی اور ہدایۃ الراغب شرح عمدۃ الطالب تصنیف علامہ مولانا عثمان بن احمد الحنبلی النجدی رحمہم اللہ تعالیٰ اور معدن الفقہ وغیرہ[۵] سے جمع کر کے **شرائط المذاہب** ۱۲۹۹ تاریخی نام رکھا امید دینی برادرون سے یہہ ہے کہ اگر اس رسالے مین کہین سہو اور خطا پاوین تو چادر عفو سے ڈھانپین اور قلم اصلاح سے آراستہ کرین وعلی اللہ توکلت فی البدایۃ والنہایۃ

کتاب الطہارۃ

قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوہکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین یعنی اے ایمان

[۵] یعنے ہر ہر مذہب کے معتمد و معتبر کتب فقہ سے جاننا چاہیئے کہ اس کتاب کا ہر ہر مسئلہ معتمد کتب سے مقابلہ کیا گیا ہے اور جسپر فتوی ہے اُن اُن مذاہب والون کا وہی لکھا گیا ہے ۱۲ منہ

فرماتا ہے اے ایمان والو جب تم کہڑے ہونگے طرف نماز کے یعنی جب تم ارادہ کروگے نماز پڑہنے
کا جس حال مین کہ تم محدث ہو حدث اصغر سے پس دہولو اپنے منہہ کو اور ہاتون کو کہنیون تک
اور مسح کرو اپنے سر کا اور دہوؤ اپنے پاؤن کو ٹخنون تک۔ معلوم کیجئے کہ خداوند عالم نے اس آئیہ شریفہ
مین وضو کے چار فرضون کو بیان فرمایا ہے اور ان چار فرضون پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔
پہلا فرض غسل وجہ یعنے منہہ دہونا۔ غسل کی معنی پانی بہانا ہے اگر پانی سے فقط تر کرے تو فرض
ادا نہ ہوگا۔ منہہ کا حد طول مین سر کے بال جہان اکثر لوگ کو اوگتے ہین وہان سے ٹہڈی کے نیچے
تک اور عرض مین ایک کان سے دوسرے کان تک۔ دوسرا فرض دہونا دونون ہاتون کا
کہنیون سمیت تیسرا فرض مسح کرنا سر کا اسمین اختلاف ہے۔ نزدیک امام ابو حنیفہ کے پاؤ سر کا
مسح فرض ہے اور تمام سر کا سنت۔ اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے تمام سر کا مسح فرض
ہے لیکن نزدیک امام احمد کے عورت اگر بعض سر کا مسح کرے تو کافی ہوگا اور نزدیک امام
شافعی کے ایک بال[ف] کا مسح کرنے سے بھی فرض ادا ہوتا ہے لاکن سنت ہے تمام سر کا۔ چوتہا فرض
دہونا دونون پاؤن کا ٹخنون سمیت اور ان چار فرضون کے سوائے اور بھی چند فرایض ہین
جنمین ائمہ اربعہ کا اختلاف ہے انمین سے ایک نیت ہے کہ وہ فرض ہے دل مین نزدیک
ائمہ ثلاثہ کے اور سنت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور زبان سے کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور زبان سے نہ کہنا افضل ہے نزدیک امام مالک کے اور ترتیب فرض ہے
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے یعنے اول منہہ دہونا بعد ہاتہہ بعد سر کا مسح بعد پاؤن
دہونا اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور موالات یعنے اعضا پے درپے
دہونا فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ

[ف] مگر درازی کے سبب سر سے تجاوز کئے ہوئے بال پر مسح کرنا کافی نہ ہوگا ۱۲ منہ

اور امام شافعی کے اور دلکت یعنی رگڑنا اعضا کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے اور مستحب
نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔ اور مضمضہ اور استنشاق یعنے کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا فرض ہے
نزدیک امام احمدؒ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہی نزدیک ائمہ اربعہ کے
اگر روزہ دار نہ ہو مبالغہ کرنا کلی کرنے مین تاکہ پانی حلق تک پہنچے اور ناک مین پانی لینے مین
تاکہ پانی نتھنون آخر تک پہنچے اور افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے تین دفعہ
مضمضہ بعد تین دفعہ استنشاق کرین اور چھے دفعہ بھی تازہ پانی لین اور نزدیک امام شافعی
کے افضل ہے ایک ہی چلو سے مضمضہ اور استنشاق کرین اور تین ہی دفعہ تازہ پانی
لین اور نزدیک امام احمدؒ کے اختیار ہے چاہے ایک ہی چلو سے تین دفعہ کلی بھی کرے
اور ناک مین بھی لیوے یا تین چلو سے یا چھہ دفعہ بھی تازہ پانی لین اور تسمیہ بسم اللہ کہنا فرض
ہے نزدیک امام احمدؒ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے پس فرائض وضو نزدیک
امام ابو حنیفہ کے چار ہین اور نزدیک امام شافعی کے چھے اور نزدیک امام مالک کے سات
اور نزدیک امام احمدؒ کے دس اور سنت ہے مسواک کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن مکروہ ہے
روزہ دار کو بعد زوال کے نزدیک امام شافعی کے اور ایک قول سے امام احمدؒ کے مگر
دوسرے قول مین امام احمدؒ کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے مکروہ نہین اگر
مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتون کو ملے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دھونا دونون
ہاتون کا پہنچون تک تین دفعہ اور ہر عضو کا تین بار دھونا اور نزدیک امام شافعی کے سر کا
مسح بھی تین بار سنت ہے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہے مسح کانونکا بھی تین بار نزدیک
امام شافعی کے اور ایکبار نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مسح کانونکا اسی تری سے کرے جو باقی
ہے مسح سر سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تازہ پانی لینا بھی سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے

اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خلال کرنا ہر دو داڑہی کا اور پاؤن کے انگلیون کا اور
واجب ہے ہات کے انگلیون کا خلال نزدیک امام مالک کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تیامن یعنے سیدہے جانب سے ہر عضو کا دہونا مثلاً
پہلے داہنا ہاتہہ دہووے بعد ازان بایان مگر رخسارون اور پونچون کو ملا کے دہووے
اور دونون کانون کا مسح ملا کر کے کرے اور مستحب ہے گردن کا مسح نزدیک امام ابوحنیفہ
اور امام احمد کے اور مستحب نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور سنت ہے نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے منہہ دہونا زیادہ مقدار فرض ہے اسی طرح دہونا ہاتہون اور
پاؤن کو کاندہون اور زانون تک اور سنت نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک
کے مگر مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے منہہ مقدار فرض سے زاید دہونا اور ہاتون کو
آدہے ڈنڈ تک اور پاؤن کو آدہی پنڈلی تک ۔

باب نواقض الوضو

وضو باطل ہوتا ہے نکلنے سے کسی چیز کے آگے یا پیچہے سے معتاد ہو یعنے اسکے نکلنے کی
عادت ہو جیسے بول اور غائط اور ہوا دبر سے یا غیر معتاد ہو جیسے کیڑا اور سنگریزہ فرج
سے یا ذکر سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور نزدیک امام مالک کے معتاد سے وضو باطل ہے
غیر معتاد سے باطل نہین اور منی نکلنے سے وضو باطل نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کے

سلہ حنفی مذہب مین دونون پونچون کو پہلے تین بار جدا جدا ہی دہو لین آگے داہنا بعد بایان پہر دونون کو ملا کر
تین بار دہو دین ۱۲ منہ

سلہ حنفیہ سے ایک روایت غیر مفتی بہ یہی ہے کہ کیڑا ذکر سے نکلے تو وضو نہ ٹوٹے گا مگر ردالمحتار شرح درالمختار
مین لکہا ہے کہ کیڑا اور سنگریزہ نکلنا ذکر اور فرج سے ناقض وضو ہے اجماعاً ۱۲ منہ

اور باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ہوا فرج اور ذکر سے نکلے تو وضو باطل نہین ہوتا
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مگر باطل ہوتا ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ
کے اور وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نکلنے سے کسی نجس چیز کے سوا ان دو
راہون سے مانند خون اور پیپ کے جب بہہ آوے اس جگہہ تک کہ جسکا دہونا وضو یا غسل مین
واجب ہے پس اگر فصد لیوے اور نکلے بہت خون لاکن زخم کی جگہہ نہ بہرے تو بھی وضو باطل
ہوگا اور اگر دبایا[۵] زخم کو اور اوس سے خون نکلا اور تجاوز کر گیا اگر نہ نچوڑتا تو نہ تجاوز کرتا تو بھی وضو
باطل ہوگا اور اگر کسی چیز کو دانت سے کاٹا اور خون کا اثر دیکھا یا خلال کیا اور خون خلال پر
ظاہر ہوا یا ناک مین انگلی کی اور انگلی پر خون دیکھا یا ناک جہاڑی اسمین سے جما ہوا خون مثل
مسور کے دانے کے نکلا تو ان سب صورتون مین وضو باطل نہ ہوگا اور ایسا ہی سوئی گڑ جاوے
اور خون اپنے مقام تک چڑہ آئے لیکن نہ بہے اور اسی طرح آنکہہ کے اندر آبلہ ہوا اور اسپر سے
پوست اتارا جاوے اور خون بہہ نکلے مگر آنکہہ کے اندر رہے وضو باطل نہوگا کیونکہ آنکہہ
کے اندر وضو اور غسل مین دہونا واجب نہین اسی طرح باطل نہین ہوتا کیڑا نکلنے سے زخم
یا کان یا ناک یا منہہ سے یا گوشت کا ٹکڑا نکلنے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی
کے ان سب چیزون سے وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمدؒ کے زیادہ نکلے تو باطل
ہوگا تہوڑا نکلے تو نہین اور قی سے بھی وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے کہانا
ہو یا تلخہ یا خون بندہا ہوا اور خون جو تہوک کے برابر ہو ایسا کہ تہوک سرخ ہوجاوے اگر تہوک
خون سے زیادہ ہووے اور تہوک زرد ہوجاوے تو وضو نہین باطل ہوتا ہے اور بلغم سے

---

[۵] ایک روایت غیر مفتی بہ مین ہے کہ زخم کو نچوڑنے سے خون نکلے اور تجاوز کرے تو وضو نہ ٹوٹے گا مگر بہت سے کتب مین وضو ٹوٹ جانے پر فتوی ہے جیسے خلاصہ اور بزازیہ اور فتح القدیر اور کافی اور قنیہ اور جامع الفتاوا اور وجیز اور حلیہ اور در المختار اور رد المختار اور شرح منیہ وغیرہ مین ۱۲ منہ

بھی نہین باطل ہوتا اور شرط ہے واسطے وضو باطل ہونیکے قی منہہ بہر کے ہووے اگر تہوڑی
تہوڑی قی ہووے یک متلی سے اور سب جمع کرے تو منہہ بہر کے ہووے تو بھی وضو باطل
ہے اور وہ چیز کہ جسکے نکلنے سے وضو باطل نہین ہوتا وہ چیز نجس بھی نہین ہے جیسے خون
جبکہ مقام زخم سے جدا نہ ہووے پاک ہے اسی طرح تہوڑی سی قی اور نزدیک امام مالک اور
امام شافعی کے قی سے بھی وضو باطل نہین ہوتا اور نزدیک امام احمد کے زاید ہو تو باطل
ہے نہین تو باطل نہین اور ردّہ سے یعنے کافر ہو جانے سے مسلمان کے نعوذ باللہ منہا
وضو نہین باطل ہوتا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک
امام مالک اور امام احمد کے اور وضو باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے عقل زائل
ہونے کے سبب جنون یا نشہ یا بے ہوشی کے یا سونے سے چت یا کروٹ یا اوندہے یا سر اپنا
دونون زانون پر یا دونون ہاتھون پر رکھے ہوے یا ایک سرین پر ایسا کہ مقعد اوسکا
زمین سے الگ رہے یا کسی چیز پر تکیہ کرکے سووے اس طرح سے کہ اگر وہ چیز نکالی جاوے
تو سونیوالا گر پڑے اور مقعد زمین پر مضبوط نہ رہے اور نہین باطل ہوتا وضو نزدیک امام
ابو حنیفہ کے سونے سے اوپر ہیئت نماز کے قیام مین ہو یا قعدے مین یا رکوع مین اگر سجدے
مین سووے تو شرط ہے وضو باطل نہونیکے لئے ہیئت مسنون پر مرد کے سونا ایسا کہ بازو
بغل سے پیٹ ران سے ران پنڈلی سے جدا رہے نماز مین ہو یا خارج نماز مین اور نزدیک امام مالک کے رکوع
یا سجدے مین سووے تو وضو باطل ہے بشرطیکہ سونا دراز ہو اور قیام اور قعدے مین
سونے سے باطل نہین اور نزدیک امام شافعی کے سب طرح کے سونے سے وضو باطل
ہوتا ہے مگر جسوقت کہ مقعد زمین پر مضبوط رکھکر سووے تو نہین باطل ہوتا ہے اور نزدیک
امام احمد کے کسی ایک ہیئت پر دیر تک سووے تو وضو باطل ہوتا ہے اور باطل ہوتا ہے

وضو نزدیک امام احمدؒ کے اونٹ کا گوشت کہانے سے اور نہین باطل ہوتا نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور نماز مین قہقہہ کرنے سے وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ نماز ادا کرنیوالا
بالغ رہے اور وہ نماز رکوع اور سجودگی رہے پس لڑکا کا قہقہہ کرنے سے وضو باطل نہین ہوتا اور
ایسا ہی نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت مین قہقہہ کرنے سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قہقہہ کرنے
سے وضو باطل نہین ہوتا مطلقا اور نہین باطل ہوتا ہے وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے چہونے
سے فرج اور ذکر کو اور باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے بغیر حائل کے چہونے سے
اور بھی شرط ہے نزدیک امام شافعی کے باطن کف سے یا انگلیون کے باطن سے چہونا
پشت کف سے چہووے تو وضو باطل نہ ہوگا مگر باطل ہوگا نزدیک امام مالک اور امام احمدؒ
کے اور نہین باطل ہوتا ہے وضو چہونے سے حلقۂ دبر کو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور باطل ہوگا نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ کے اور انثیین کو چہونے سے
وضو باطل نہ ہوگا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نہین باطل ہوتا ہے وضو چہونے سے کسی مرد
کے کسی عورت کو نزدیک امام ابو حنیفہ کے لاکن مباشرت فاحشہ ہوے یعنے شرمگاہ مرد اور
عورت کی یا دو عورت یا دو مرد کی برہنہ چہوئی جاوے ساتہہ انتشار کے تو دونون کا وضو
باطل ہوتا ہے لاکن عورت کا وضو باطل ہونیکے واسطے انتشار ذکر کا شرط نہین ہے۔
اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے باطل ہوتا ہے وضو مرد کا[1] چہونے سے عورت کو اگر حد شہوت کو
پہنچے ہون لاکن نزدیک امام احمدؒ کے شرط ہے شہوت سے چہونا محرم رہے یا غیر محرم اور
نزدیک امام مالک کے چہونے کے وقت لذت پانا شرط ہے اگرچہ نہ قصد کرے لذت
کا محرم رہے یا غیر محرم یا قصد کرے لذت کا اور نہ پاوے لذت تو بھی وضو باطل ہے

سلہ اور اسی طرح وضو باطل ہوتا ہے عورت کا چہونے سے مرد کو ۱۲ منہ

غیر محرم کو چھونے سے اگر محرم کو چھووے تو باطل نہین بغیر لذت کے اور نزدیک امام شافعی کے شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے وضو باطل ہوتا ہے لاکن شرط ہے غیر محرم کو چھونا اگر محرم کو چھووے تو وضو باطل نہ ہوگا جیسے مان اور ساس اور دایہ اور سوا ے انھون کے جو ہمیشہ محرم ہین اگر سالی کو یا مانند اسکے جو ہمیشہ محرم نہین لاکن عورت نکاح مین رہی تک محرم ہین چھوا تو وضو باطل ہوتا ہے اور چھوئی ہوئی عورت[1] کا بھی وضو باطل ہوتا ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور امام احمد کے ایک قول سے اور دوسرے قول مین امام احمد کے باطل نہین اور باطل ہوگا وضو نزدیک امام مالک کے چھونے سے مرد کو شہوت سے نہ نزدیک ائمۃ ثلثہ کے اگر کسی شخص کو یقین ہووے اپنے کو طہارت سے کرکے اور شک ہووے حدث سے تو وہ محدث ہے نزدیک امام مالک کے اور طاہر نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر یقین ہووے حدث سے کرکے اور شک ہووے طہارت مین تو وہ محدث ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہے محدث کو نماز پڑہنا اور سجدۂ تلاوت اور سجدۂ سہو اور طواف کرنا اور قرآن شریف کو چھونا بغیر غلاف کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور غلاف کے ساتھ چھونا جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور نہین جائز ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے غلاف سے بھی لاکن دوسرے اسباب کے ساتھ قرآن شریف ہو تو بغیر قصد قرآن شریف کے اٹھانا جائز ہے۔

باب الغسل

غسل مین دو چیزین فرض ہین نزدیک امام شافعی کے اور تین نزدیک امام ابو حنیفہ کے

[1] اور ایسا ہی عورت سے چھوئے ہوئے مرد کا بھی وضو باطل ہوتا ہے ۱۲ منہ

اور پانچ نزدیک امام مالک اور امام احمدؒ کے تمام بدن پر پانی ڈالنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ملنا بدن کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نیت سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مضمضہ اور استنشاق فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمدؒ کے اور سنت نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور تسمیہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور موالات اور خلال کرنا بالون کا فرض ہے نزدیک امام مالک کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور عورتون پر واجب نہین کہ اپنی چوٹی کہولین لیکن بالون کے اندر پانی نہ پہنچے تو نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کہولنا واجب ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمدؒ کے پانی اندر پہنچنا ضرور نہین لاکن بالون کے جڑ کو تر کرلین نہین تو کہولنا واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اجماع ہے ائمہ اربعہ کا غسل واجب ہونے پر غائب ہونے سے حشفہ یعنے سر ذکر کے قبل یا دبر مین فاعل و مفعول پر انزال ہو یا نہو اگر بعد انزال کے پیشاب سے پہلے غسل کرے پہر بقیہ منی[۵] نکلے تو غسل واجب ہوگا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمدؒ کے اگر بعد پیشاب کے نکلے تو واجب نہین اور واجب ہوگا نزدیک امام شافعی کے دونون صورت مین اور نہین واجب ہوگا نزدیک امام مالک کے دونون صورت مین اور میت اور چارپائی سے وطی کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے انزال شرط ہے اور واجب ہے غسل نزدیک ائمہ اربعہ کے منی نکلنے سے کود کر شہوت کے ساتھہ اگر بغیر شہوت کے

---

۵ مجمع الانہر اور رد المختار شرح در المختار مین جو فقہ حنفیہ مین مذکور ہے اگر بعد انزال قبل پیشاب کئے یا سونے یا مشی کے غسل کرے پہر بقیہ منی نکلے تو غسل واجب ہوتا ہے اگر بعد سونے یا پیشاب یا مشی کے بقیہ منی نکلے تو غسل واجب نہین بشرطیکہ بدون شہوت کے نکلی ہو اگر شہوت سے ہو تو غسل واجب ہوگا کیونکہ یہہ انزال جدید ہے ۱۲ منہ

انزال ہو تو غسل واجب ہے نزدیک امام شافعی کے اور واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اگر سو نیوالا جاگے اور پاوے منی یا مذی کو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل واجب
ہوتا ہے اگرچہ احتلام یاد نہ رہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے منی نکلنے سے غسل واجب
ہے نہ مذی سے اگر احتلام یاد رکھے اور تری نہ ہو تو غسل واجب نہین نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور واجب ہوتا ہے غسل منقطع ہونے سے حیض و نفاس کے اگر بغیر خون کے
بچہ پیدا ہو تو بھی غسل واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور واجب ہوتا ہے غسل نزدیک
امام مالک اور امام احمدؒ کے نومسلم پر اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے
لاکن جنب یا حائضہ یا نفسا ہو تو فرض ہے اور حرام ہے جنب کو جو حرام ہے محدث کو
اور سوا اسکے تلاوت قرآن شریف کی اور مسجد مین جانا اور ٹھہرنا نزدیک ائمہ اربعہ
کے لاکن نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ کے داخل ہونا واسطے گذرنیکے حرام نہین۔

باب المیاہ

جائز ہے وضو اور غسل پانی سے برسات کے اور زمین کے مانند چشمے اور حوض اور کنوین
اور تالاب اور دریا وغیرہ کے تھوڑا ہو یا بہت جبکہ پاک اور پاک کرنیوالا ہو اگر نجس ہو تو
جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پانی مین نجاست پڑے اور رنگ بو مزہ نہ بدلے
تو پاک ہے بشرطیکہ دہ در دہ ہو نزدیک ابو حنیفہ کے یا قلتین ہو نزدیک امام شافعی اور
امام احمدؒ کے اور بغیر شرط کے نزدیک امام مالک کے اگر کوئی ایک صورت بدلے تو
نجس ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے پانی تھوڑا ہو یا بہت اور دہ در دہ وہ ہے جو مربع دس

ف واجب سے مراد فرض ہے سب موجبات غسل مین ۱۲ منہ

دس گز ہووے گز سے چوبیس انگل کے اور نہ کہل جاتی ہو زمین چلو لینے سے اگر پانی
جاری ہو تو وہ درده کی شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور قلتین ضرور ہے جاری ہو تو
بھی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور قلتین وہ ہے جو پانسو[۵] رطل بغدادی ہووے
تقریباً پیمایش اسکی یون ہے کہ طول سوا ہاتہہ عرض سوا ہاتہہ عمق سوا ہاتہہ اور جو پانی کہ
مستعمل ہووے رفع حدث[۵] مین مثلاً فرض وضو یا غسل کیا ہو تو وہ پاک ہے اور پاک کرنیوالا
نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور امام مالک کے نزدیک پاک ہے اور اس پانی سے طہارت
کرنا دوسرا پانی موجود ہوتے پر مکروہ ہے اگر طہارت کیا تو اعادہ بھی نہین اگر مستعمل
ہووے پانی نیت عبادت سے فقط رفع حدث نہین مثلاً باوضو نے تجدید وضو کی تو مثل
پہلی صورت کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور پاک کرنیوالا بھی ہے
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام احمد کے پاک کرنیوالا
نہین اور جو پانی کہ متغیر ہووے بسبب زیادہ رکہنے کے تو وہ پاک ہے نزدیک ائمہ
اربعہ کے اور جو پانی پاک چیز ملنے سے متغیر ہووے جیسے زعفران و صابون تو وہ
پانی پاک ہے اور پاک کرنیوالا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پاک کرنے والا نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نہین نجس ہوتا پانی مرنے سے اوس جانور کے جسمین خون
جاری نہین جیسے چیونٹی اور مکھی اور مچھر نزدیک ائمہ اربعہ کے اور پاک ہوتا ہے
چمڑا مردون کا دباغت سے سوائے خنزیر کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے

---

۵ اور بھی پانی مستعمل ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ساقط ہونے سے فرض کے مثلاً ہات وغیرہ دہونیسے
جو فرض سے محدث ہو تو اگر جنب ہو تو کوئی ایک عضو دہونے سے اسی طرح ہاتہہ یا ؤن پانی مین ڈالنے سے مگر برتن سے
پانی چلو سے لینے کے قصد سے ہاتہہ ڈالے تو مستعمل نہین اور نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے نیت رفع حدث
ہو تو نہین تو مستعمل نہین اور حایض و نفسا مانند جنب کے ہین خون منقطع ہو تو اگر قبل انقطاع کے ہاتہہ ڈالین پانی مین واسطے
تبرد وغیرہ کے تو مانند طاہر کے ہین جبکہ ہاتہہ پر نجاست نہ ہو ۱۲ منہ

اور سوا سے خنزیر اور کتے کے نزدیک امام شافعی و امام احمد کے اور ایک روایت سے
امام احمدؒ کے چمڑا کسیکا پاک نہین ہوتا اور جن جانورون کا چمڑا دباغت سے پاک ہوتا ہی
ذبح سے بھی پاک ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور پاک نہین ذبح سی
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چمڑا اون جانورونکا جنکا کہانا حلال نہین اور بال اور
ہڈی مردے کے خنزیر کے سوا سے پاک ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہڈی نجس ہے
نزدیک امام مالک کے اور سب اجزا مردون کے سوا سے آدمی کے نجس ہین نزدیک
امام شافعی کے اور خنزیر اور کتے کے سوا سے سب کے بال فقط پاک ہین نزدیک امام احمدؒ
کے اور مچہلی اور ٹڈی کا جسکو ملخ کہتے ہین پاک ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی
شخص کنوین کے پانی سے وضو کرتا تہا جو دہ در دہ نہین ہے اور اسمین سے نجاست
نکلی یا نکلا یا حیوان مرا ہوا مگر پہولا پہٹا نہین اور معلوم نہین کہ کسوقت گرا ہے تو ایک رات
دن کی نمازین قضا کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور اگر پہولا یا پہٹا ہے تو تین رات
دن کی اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر پانی قلتین ہووے اور متغیر نہ ہو تو
اعادہ نہ کرے اگر متغیر ہو تو جب سے متغیر ہوا تب سے اعادہ کرے اگر پانی قلتین سے کم ہو تو
اتنی نمازین قضا کرین جو دلمین یقین ہو کہ مرغ مرنے کے بعد ادا کی ہین اور نزدیک
امام مالک کے اگر متغیر نہ ہووے اوصاف ثلثہ سے تو پاک ہے اور اعادہ نہ کرے
نماز کا اور اگر متغیر ہووے کوئی ایک اوصاف ثلثہ سے تو پانی نجس ہے نماز کا اعادہ کرے
اگر کنوین مین مانند چڑیا یا چوہے کے مرا ہے پہولا پہٹا نہ ہو تو بیس ڈول سے تیس
تک کہینچا جاوے اور کبوتر یا مرغی کے مثل مرجاوے تو چالیس سے ساٹھ تک اگر
بکرا یا آدمی یا کتا مرجاوے یا اور کوئی نجاست پڑے یا کوئی حیوان مر کر پہولا پہٹا تو سب

پانی کھینچنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر ممکن نہ ہو تو دو آدمی جنکو موجودہ پانی کے مقدار
کی پہچان ہو جتنا پانی بتا دین کھینچ ڈالا جاوے اگر نہ ہو سکے تو دو سو سے تین سو
ڈول تک کھینچے اور ڈول اوسط ہون یعنے جسمین ایک صاع پانی آتا ہو اور بحساب
مدراس صاع کے تین پڑی ہوتے ہین تخمیناً اور نزدیک امام مالک کے اگر اوصاف
ثلثہ سے کوئی ایک وصف بدلے تو پانی نجس ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ
کے پانی متغیر ہو تو نجس ہے اگر متغیر نہ ہو تو پاک ہے جبکہ کنوان قلتین ہو لیکن
کوئی جانور مر کے پاش پاش ہو جاوے تو سب پانی نکالا جاوے کیونکہ جو پانے
نکالین گے اسمین نجاست نکل آوے گی اگر سب پانی نکالنا ممکن نہ ہو تو اتنا نکالین
جو دل کو تشفی ہو کہ اب کچھ نجاست باقی نہین اگر قلتین سے کم ہو تو نجس ہے پھر
پانی نکالنے سے پاک نہین ہوتا چاہیئے کہ اسمین اور پانی ڈالے یا چھوڑ دیوے
دو قلے پانی ہونے تک اور نجس[۵۱] نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جھوٹا
اور پسینا جانورون کا خنزیر اور کتے کے سواے نجاست آلود نہ ہو تو اور نزدیک
امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے درندونکا بھی نجس ہے اور خچر اور گدہے کا مشکوک اگر
سواے مشکوک پانی کے دوسرا پانی نہ ہو تو وضو کرے اُس پانی سے اور تیمم بھی
کرے اور امام احمدؒ کے ایک روایت مین نجس ہے اور پرندون کا مکروہ ہے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور نجس امام احمدؒ کے نزدیک اور جھوٹا اور پسینا بلی کا مکروہ ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پاک نزدیک امام احمدؒ کے اور آدمی اور گھوڑے اور
حلال جانورونکا پاک ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نبیذ[۵۲] تمر کے سواے پانی نہ ملے

۵۱ اور ایک روایت سے امام مالک کے سب جانورون کا جھوٹا اور پسینا پاک ہے نجاست آلود نہ ہو تو ۱۲ منہ
۵۲ یعنے وہ پانی جسمین خرمے ڈالے جائین اور پانی میٹھا ہو جاوے ۱۲ منہ

تو وضو کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ظاہر روایت مین اور صحیح یہہ ہے کہ تیمم کرے اور
نزدیک ائمہ ثلثہ کے بھی تیمم کرے اور اختلاف اس صورت مین ہے جبکہ وہ شیرین
اور پتلا بہتا ہو مانند پانی کے اگر نشہ پیدا ہو تو کسی کے نزدیک اس سے وضو جائز نہین

باب التیمم

تیمم کا حکم جناب باری کی طرف سے خاص ہمارے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کے امت کو ہوا ہے اتفاق ہے ائمہ اربعہ کا تیمم جایز ہونے پر محدث اور جنب اور
حایض اور نفسا کو بسبب بیماری اور نہ میسر ہونے پانی کے اور جائز ہے تیمم نزدیک
امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اوس چیز سے جو جنس زمین اور پاک ہو جیسے خاک اور
ریگ اور پتھر اور سرمہ اور ہرتال وغیرہ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے
نہین جایز ہے تیمم سواے پاک خاک کے اور شرط ہے نزدیک امام شافعی کے خالص
خاک رہنا اگر اسمین آٹا وغیرہ ملکر ہے تو تیمم جایز نہین اور جایز ہے نزدیک امام احمدؒ
کے اوس خاک سے جسمین آٹا وغیرہ پاک چیزین مخلوط ہین لاکن شرط ہے سب چیز و مین
غبار رہنا اور فرض ہے نیت تیمم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت کرے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے طہارت کی یا اباحت ہونے نماز یا رفع حدث یا جنابت کی یا عبادت مقصودہ
کی جو نہین صحیح ہے بغیر طہارت کے اور نزدیک امام مالک کے نیت مباح ہونے نماز کی
کرے اور لازم نہین نیت حدث اصغر کی اگر حدث اصغر ہو تو اگر حدیث اکبر ہے تو
ضرور ہے نیت حدث اکبر کی اور جایز نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ کے نیت
رفع حدث اور جنابت اور طہارت کی بلکہ نیت نماز مباح ہونے کی کرے اور امام احمد کے

دوسری روایت مین ضرور ہے نیت حدث اصغر اور اکبر کی اور تعین کرنا ان دونون مین سے
جس کی طہارت ضرور ہے اور تیمم کے واسطے دو ضرب مارنا فرض ہے ایک سے مسح تمام
منہہ کا کرے دوسرے سے مسح ہاتون کا کہنیون سمیت ایسا کہ ذرا بھی نچھوٹے نزدیک
امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور ایک ضرب فرض ہے دوسری سنت نزدیک امام
مالک کے پہلے سے مسح منہہ کا کرے دوسرے سے ہاتون کا پونچون تک فرض ہے
اور کہنیون تک سنت اور نزدیک امام احمد کے سنت ہے ایک ضرب مارے اور اس سے
مسح کرے منہہ کا اور ہاتون کا پونچون تک اگر دو ضرب مارکے ایک سے مسح منہہ کا اور دوسرے سے
ہاتون کا کہنیون تک کرے تو بھی مضایقہ نہین لاکن فرض ہے مسح منہہ اور ہاتہون کا پونچون تک فقط
اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک تیمم سے فرض و نوافل جتنے چاہین پڑہین اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے سواے ایک فرض کے دوسرا ادا نہ کرے لاکن نوافل جتنے چاہین ادا کرین
اور قضا نماز بھی پڑہنا جایز ہے نزدیک امام احمد کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے
تیمم آگے وقت کے کرنا اور باطل نہین وقت جانے سے اور ائمہ ثلثہ کے نزدیک جایز نہین
اور باطل ہوتا ہے تیمم وقت جانے سے اور ایک روایت ہے امام احمد کے باطل نہین اور جایز
نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے نفل نماز کے واسطے تیمم کرکے فرض نماز ادا کرنا اور ایسا ہی مطلق
نماز کی نیت کرکے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور اسی طرح جایز ہے سجدۂ تلاوت یا
نماز جنازہ کی نیت کرکے فرض نماز ادا کرنا اگر نیت مس مصحف یا مسجد مین داخل ہونے کی
کی تو اوس تیمم سے نماز جایز نہین اور جایز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تیمم کیا ہوا شخص امامت
کرنا وضو کئے ہوئے لوگ کی اور سنت ہے تیمم مین موالات اور ترتیب نزدیک امام ابو حنیفہ کے
مانند وضو کے اور نزدیک امام مالک کے موالات فرض ہے اور ترتیب سنت اور نزدیک

امام شافعی کے ترتیب فرض ہے اور سوالات سنت اور نزدیک امام احمد کے دونون فرض
ہین اور تسمیہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جائز ہے
تیمم نزدیک ائمہ اربعہ کے مسافر کو درحالیکہ نزدیک اسکے پانی ہے اگر خوف کرے تشنگی کا
اور جائز ہے تیمم اوس شخص کو جو مقید ہے شہر مین اور قادر نہین پانی پر لیکن نماز کا اعادہ
کرے بعد زوال عذر کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور اعادہ ضرور نہین
نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اگر کسیکو تہوڑا پانی میسر ہو جو طہارت کو کافی نہین
تو تیمم کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جتنا ہو سکے اتنا دہووے اور
باقی کے واسطے تیمم کرے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر کسی جاے پانی میسر نہ ہو
اور نہ تیمم کے لایق کوئی شے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے تشبہ کرنا ساتھ حالت مصلی کے
واجب ہے پس رکوع کرے اور سجدہ کرے لاکن قرأت اور نیت نہ کرے حدث اکبر ہو یا صغر
اگر جاے خشک نہ ہو تو اشارہ کرے کہڑے رہکے اور دونون صورت مین اعادہ کرے
نماز کا جب پانی یا تیمم کے لایق کوئی چیز ملے اور نزدیک امام مالک کے نہ تیمم کرے نہ نماز
پڑہے جبتک کہ کوئی چیز لایق تیمم کے یا پانی نہ ملے اور امام ابو حنیفہ سے ایک روایت
اور امام شافعی کا قول قدیم اسی طرح ہے اور قول جدید مین نماز پڑہے اور اعادہ کرے
جس وقت کہ پانی یا تیمم کے لایق کوئی چیز ملے اور امام احمد کے ایک روایت مین ایسا ہی
ہے اور امام مالک کے تیسرے قول مین اور امام احمد کے دوسری روایت سے نماز پڑہے
اور اعادہ نہ کرے اور مرتدہ ناقض تیمم نہین ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ناقض ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جو ناقض وضو ہے وہ ناقض تیمم ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور لغو ہے تیمم کافر کا نہ وضو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دونون لغو ہین نزدیک ائمہ ثلثہ

کے اور باطل ہوتا ہے تیمم اوس شخص کا جو بسبب میسر نہ ہونے پانی کے تیمم کیا ہے اگر پانی
ملے آگے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر نماز شروع کئے بعد پاوے تو باطل ہے نماز
اور تیمم نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے نماز اور
نزدیک امام شافعی کے کے اگر مسافر ہو تو نماز صحیح ہے لاکن نماز قطع کر کے طہارت کرنا افضل ہے
اگر وقت تنگ ہو تو قطع کرنا حرام ہے اور مقیم کی نماز باطل ہے ایسا ہی مسافر نیت اقامت
کی کرے تو بھی باطل ہے اگر پاوے پانی بعد نماز کے تو اعادہ نہ کرے نماز کا نزدیک
ائمہ اربعہ کے اگر مسافر کے اسباب مین پانی رہے اور وہ بھول کے تیمم سے نماز پڑہے
بعد پانی یاد آوے تو نماز کا اعادہ نہ کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور
اعادہ فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جایز ہے تیمم واسطے نماز جنازہ
اور عید کے فوت کا اندیشہ ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور خوف سے فوت وقت اوس نماز کے جکا بدل ہے تیمم نکرے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور بعض علماے حنفیہ کہتے ہین احتیاطاً تیمم کرے اور نماز پڑہے پہر اعادہ کرے اور
نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے اور نزدیک امام مالک کے تیمم کر کے نماز پڑہے
اور اعادہ نہ کرے اور امام احمد سے دو روایت ہین ایک مین تیمم جایز ہے دوسرے مین
نہین اگر دو برتن مین پانی بہرا ہے اور انمین سے ایک کا پانی پاک اور دوسرے کا نجس
ہے اور مصلی نہین جانتا کہ نجس کون ہے اور پاک کون ہے تو تیمم کرے نزدیک امام
ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور تحری کرے نزدیک امام شافعی کے اور وضو کرے اوس
پانی سے کہ جسکے طہارت کا ظن غالب ہو اور امام مالک سے دو روایتین ہین ایک مین
تحری کرے اور دوسرے مین نہ کرے ۔

باب مسح الخفین

مسح موزون کا خصائص سے اسی امت کے ہے اور وہ جایز ہے بے وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے جنب ہو تو جائز نہین اور جائز ہے نزدیک امام مالک کے بغیر حصر ایام کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مسافر کو تین رات دن اور مقیم کو ایک رات دن اور مسح فقط اوپر موزون کے کرے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور اوپر اور نیچے بھی کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر اختصار کرے اوپر فقط تو جایز ہے بالاتفاق اور تین انگلیون کی مقدار مسح فرض ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور تمام موزے کا مسح نزدیک امام مالک کے اور اکثر موزے کا مسح نزدیک امام احمد کے اور اوسقدر کہ جس پر اطلاق مسح کا آوے نزدیک امام شافعی کے فرض ہے اور ایک بار مسح کافی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مسح درست ہونیکے لئے شرط ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعد پہننے کے حدث کے وقت طہارت تمام رہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پہننے کے وقت طہارت تمام رہے اگر کسی نے دونون پاؤن دہوکے موزے پہنے بعد اسکے باقی اعضا دہوئے اسکے بعد حدث ہوا یا وضو ترتیب سے کیا اور داہنے پاؤن کو دہوکے موزہ پہنا اور دوسرے پاؤن کو دہوکے دوسرا موزہ پہنا بعد اسکے حدث لاحق ہوا تو دونون صورت مین مسح جائز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کیونکہ وقت حدث کے دونون صورت مین طہارت کامل تھی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دونون صورت مین مسح جایز نہین کیونکہ پہلی صورت مین موزہ پہننے کے وقت طہارت تمام نہ تھی اور دوسری صورت مین داہنا موزہ پہننے کے وقت طہارت کامل نہ تھی اور واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نکالنا دوسرے موزے کا جب نکلے

ایک موزہ اور ابتدا مدت مسح کی حدث کے وقت سے ہے بعد مسح کے نزدیک ائمہ اربعہ کے
لاکن ایک روایت سے امام احمد کے وقت مسح سے اور باطل ہوتی ہے طہارت گذر جانے
سے مدت مسح کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور باطل ہوتی ہے
طہارت نکال لینے سے موزون کے پس دہووے دونون پاؤن کو فقط نزدیک امام ابو حنیفہ
اور امام مالک اور امام شافعی کے لاکن باطل ہوتا ہے پورا وضو نزدیک امام مالک
کے زیادہ وقت ٹہرے تو موزہ نکالے بعد اور امام احمد سے دو روایتین ہین مشہور
روایت مین باطل ہوتا ہے پورا وضو اور دوسری روایت مین کافی ہے دونون پاؤن
کا دہونا اور مسح درست ہونے کے واسطے شرط ہے کہ وہ موزہ پہنکر چلنے کے لایق اور
ساتر ہو تمام قدم کو مع ٹخنون کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین مسح نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اگر موزہ تین انگلیون کی مقدار مین پہٹا ہو تو اور نزدیک امام مالک
کے جایز نہین جبکہ پہٹ جاوے مقدار ثلث قدم کے اور نزدیک امام شافعی اور
امام احمد کے اگر تہوڑا سا بھی پہٹا ہو تو مسح درست نہین اگر مقیم مسح کرکے ایک رات
دن گذرنے کے آگے مسافر ہوا تو تین رات دن تک مسح کرے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور ایک رات دن تک نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر مسافر ایک رات دن
گذرنے کے آگے مقیم ہوا تو ایک رات دن کے بعد موزہ اتارے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور مسافر سفر معصیت مین مانند مقیم کے ہے نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ساقط کرتی ہے مسح موزہ کو
جو چیز کہ ساقط کرتی ہے وضو کو نزدیک ائمہ اربعہ کے

باب الحیض و النفاس

حیض وہ خون ہے جو رحم سے عورت بالغہ کے آتا ہے اور کم مدت حیض کی مقرر نہین نزدیک امام مالک کے اور تین رات دن ہے کم مدت نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ایک رات دن نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور اکثر ایام حیض کے دس رات دن نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور پندرہ رات دن نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک قول سے امام احمد کے سترہ دن اور اقل طہر درمیان دو حیض کے پندرہ رات دن نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سے امام احمد کی تیرہ رات دن اور نہین ہے حد واسطے اکثر ایام طہر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے نماز اور روزہ حالت حیض و نفاس مین لیکن قضا کرنا روزے کا فرض ہے اور نماز کا نہین کیونکہ نماز کے قضا کرنے مین حرج ہے بخلاف روزے کے اور ایک حکمت اسکی یون بیان کی گئی ہے کہ جب حوا علیہا السلام پہلے دفعہ حایضہ ہوین تو پوچھا آدم علیہ السلام سے ایا نماز پڑھون یا نہین فرمایا آدم علیہ السلام نے کہ مین نہین جانتا ہون پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف اونکے واسطے ترک کرنے نماز کے اور جس وقت کہ پاک ہوین حوا علیہا السلام تو پوچھا آدم علیہ السلام سے واسطے قضا کرنے نماز کے فرمایا آدم علیہ السلام نے مین نہین جانتا ہون پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف اونکے کہ نہین ہے قضا اوپر حوا کے اور جبکہ حایضہ ہوین روزے کی حالت مین پھر پوچھا آدم علیہ السلام سے تب حکم کیا آدم علیہ السلام نے واسطے ترک کرنے روزے کے اور نہین قضا کرنے پر اسکے قیاس کرتے اوپر نماز کے اوس وقت حکم فرمایا اللہ تعالی نے انکو واسطے قضا کرنے روزے کے اس وجہ سے کہ آدم

علیہ السلام نے حکم کیا بغیر حکم اللہ تعالی کے اور یہی کہا گیا کہ یہہ قیاس حوا علیہا السلام
سے ہی صادر ہوا اور حرام ہے حایضہ و نفسا کو جو حرام ہے جنب کو اور حرام ہے وطی کرنا
حایض و نفسا سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مباشرت کرے سواے فرج کے تو جایز ہے
نزدیک امام احمد کے اور نہین جائز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے مابین ناف اور زانو کے
لذت حاصل کرنا اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے وطی کرنا آگے غسل کے اگر خون
موقوف ہووے بعد دس دن کے اگر آگے دس دن کے موقوف ہووے موافق عادت
کے تو نہین جائز ہے یہانتک کہ غسل کرے یا گذرے وقت موافق غسل اور تکبیر تحریمہ
کے یا تیمم کرکے نماز پڑھے پانی نہ ہو تو اگر عادت سے کم مدت مین خون موقوف ہو تو وطی
جائز نہین جبتک کہ عادت کے موافق وقت نگذرے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ
کے وطی آگے غسل کے لاکن جایز ہے بعد تیمم کے پانی نہ ہو تو نزدیک امام شافعی اور
امام احمد کے نزدیک امام مالک کے اور نفاس وہ خون ہے جو بعد تولد کے نمود ہوتا ہے
اگر کامل بچہ پیدا ہونیکے آگے یا حمل کے دنون مین خون آوے تو استحاضہ ہی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے نہ نفاس ہے نہ حیض اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے حیض کی
صلاحیت اسمین ہو تو حیض ہے نہین تو استحاضہ اور نزدیک امام احمد کے بچہ پیدا ہونیکے
دو تین دن آگے خون نمود ہووے تو نفاس ہے اوسکے آگے حمل کے دنون مین
نمود ہو تو استحاضہ ہے اور نفاس توامین کا یعنے ان دو بچون کا جنکے ولادت مین فاصلہ
کم چھے مہینون سے رہے پہلے بچے سے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر پہلے بچے
سے چالیس دن گذرے بعد خون رہے تو نفاس نہین اور نزدیک امام مالک کے بھی پہلے
بچے سے ہے لاکن ساٹھہ دن کے بعد بھی خون رہے تو دوسرا نفاس ہے اور نزدیک

امام شافعی کے دوسرے بچے سے نفاس شروع ہوتا ہے اور امام احمدؒ سے دو روایتین ہین ایک روایت مین پہلے بچے سے ہے دوسری روایت مین پہلے بچے سے شروع ہوتا ہے بعد دوسرے بچے سے اور منقضی ہوتی ہے عدت دوسرے بچہ سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقل مدت نفاس کی مقرر نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اکثر چالیس دن نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمدؒ کے اور ساٹھہ دن نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر منقطع ہو خون نفاس کا آگے اکثر مدت کے تو جایز ہے وطی بعد غسل کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن مستحب ہے نزدیک امام احمدؒ کے جبتک چالیس روز نگذرین وطی نکرے اور استحاضہ وہ خون ہے جو جاری ہوتا ہے رحم سے بغیر ایام حیض و نفاس کے اور حکم اسکا یہہ ہے کہ اسمین نماز اور روزہ اور دوسرے عبادتین اور مجامعت منع نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایک قول سے امام احمد کے وطی کرنا جایز نہین مگر اس عورت کا شوہر زنا کا اندیشہ رکھتا ہو تو جائز ہے اور فرض ہے ہر فرض نماز کے وقت ایسی عورت کو تازہ وضو کرنا ایساہی اگر کسیکو سلس البول ہو تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور امام شافعی اور امام احمد کے اور واسطے ہر فرض نماز کے بھی تازہ وضو کرے نزدیک امام شافعی کے فقط اور نزدیک امام مالک کے اگر مدت انقطاع خون کی اکثر خون جاری رہنے کی مدت سے ہو تو وضو فرض ہے اگر دونون برابر یا مدت انقطاع کی کم رہے یا کسی کو سلس البول ہووے تو وضو مستحب ہے واسطے ہر فرض نماز کے ۔

باب النجاسة

شراب نجس ہے مگر سرکہ ہو جاوے بغیر علاج آدمی کے تو پاک ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے

اگر آدمی کے علاج سے ہو تو پاک ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نجس نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے اور منی نجس ہے نزدیک امام مالک کے اگر وہ کسی چیز کو لگی وے
تو وہ چیز پاک نہین ہوتی سواے دہوئے کے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بھی نجس ہے لاکن
اگر سخت اور سوکھی ہو تو کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہو جاتی ہے بشرطیکہ سر ذکر کا پاک ہے ایسا
کہ پیشاب نے اپنے مخرج سے تجاوز نکیا ہو یا بعد پیشاب کے پانی سے پاک کیا ہو نہین تو سواے
دہونے کے پاک نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے منی پاک ہے بشرطیکہ پیشاب کے
بعد پانی سے پاک کیا ہو نہین تو نجس ہو جاتی ہے اور بھی پاک ہے نزدیک امام شافعی کے
منی سب جانورونکی سواے خنزیر اور کتے کے اور پاک ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے
کپڑا وغیرہ پانی سے اور اس چیز سے جو بہتی ہو مانند پانی کے جیسے سرکہ و گلاب وغیرہ اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے سواے پانی کے اور کوئی چیز سے پاک نہین ہوتا اور مستعمل پانی سے بھی پاک ہوتا ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نہین پاک ہوتا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور مکروہ ہے
نزدیک امام مالک کے مستعمل پانی سے طہارت کرنا دوسرا پانی موجود ہوتے ہوے اور موزہ پاک ہوتا ہے
رگڑنے سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست جرم دار ہو تو ورنہ دہونا ضرور ہے اور نزدیک
امام مالک اور امام شافعی کے سواے دہونے کے پاک نہین ہوتا مطلقاً اور امام احمد سے
تین روایتین ہین ایک روایت مین رگڑنا کافی ہے دوسری روایت مین دہونا واجب ہے تیسری
روایت مین بول و براز ہو تو دہونا واجب ہے نہین تو رگڑنا کافی ہے اور ملنے سے پاک ہوتی
ہے تلوار اور چہری اور مانند اسکے اور زمین پاک ہوتی ہے خشک ہونے اور اثر نجاست زائل
ہونے سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے لیکن اوس خاک سے تیمم جایز نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ
کے سواے دہوئے کے پاک نہین اور دہونے سے پاک ہوتی ہے وہ چیز جو نجاست مرئیہ

رکہتی ہے زائل ہونے سے عین نجاست کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جو نجاست مرئیہ نہین رکہتی ہے
ایکبار دہونے سے پاک نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے تین دفعہ دہونا ضرور ہے اور ہر بار نچوڑے
موافق اپنے قوت کے اگر نچوڑنا ممکن نہ ہو تو تین دفعہ دہووے اور ہر دفعہ خشک کرے ایسا کہ قطرہ
نہ بہی اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایکبار کافی ہے اور ایک روایت مین امام احمد کے تین دفعہ دہونا
شرط ہے اور ایک روایت مین سات دفعہ لیکن زمین کی نجاست کو ایک دفعہ کافی ہے اور
زائل ہوتی ہے نجاست کتے کی دہوے سے مانند دوسری نجاست کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور
امام مالک کے اور سات[1] بار دہونا ضرور ہے ایک دفعہ مٹی رگڑ کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد
کے اور خنزیر کی نجاست بھی مانند دوسری نجاست کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے اور سات[1] دفعہ دہونا ضرور ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور پاک ہوتا ہے کپڑا
جسپر پیشاب ایسے لڑکے کا ہو جو دودہ کے سواے کچہہ نہین کہاتا یا پانی چہڑکنے سے نزدیک امام
شافعی اور امام احمد کے اور سواے دہونے کے پاک نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے اگر ایسی لڑکی کا پیشاب ہو تو سواے دہونے کے پاک نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور
معاف ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نجاست خفیفہ کم پاؤ کپڑے سے جیسے پیشاب گہوڑے کا اور
جنکا گوشت حلال ہے اور بیخال پرندون کی جو ہوا پر بیخال کرتے ہین اور انکا گوشت حلال نہین
اگر حلال ہے تو پاک ہے اور نجس غلیظ ہے بیخال ان پرندون کی جو ہوا پر بیخال نہین کرتے
مانند مرغ کے اور معاف ہے نجاست غلیظ کم درہم سے جیسے خون اور شراب اور بول و براز آدمی
کا اور بیخال مرغیون کی اور پیشاب جانورون کا جنکا گوشت حلال نہین اور پس انداختہ چارپایون کا
جنکا گوشت حلال ہے اور درہم سے مراد ہتیلی کے گڑہے کی چوڑائی ہے نجاست پتلی ہو تو اگر گاڑہی

[1] یعنے چہہ دفعہ سادے پانی سے اور ایک دفعہ مٹی رگڑ کے ۱۲ منہ

ہو تو مثقال کا وزن مراد ہے اگر نجاست غلیظہ کم درہم سے ہو تو دہونا سنت ہے برابر واجب زائد
ہو تو فرض ہے اور نجاست خفیفہ پاؤ عضو یا پاؤ کپڑے برابر ہو تو دہونا فرض ہے کم ہو تو سنت
اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے کوئی ایک نجاست معاف نہین کسی چیز پر ہو مگر تھوڑا خون اور پیپ کپڑے
اور بدن کو لگی وے تو معاف ہے لکن پاک ہے بول و براز حلال جانورون کا نزدیک امام احمد
اور امام مالک کے نہ نزدیک امام شافعی کے ۔

باب الاستنجا

استنجا کرنا کلوخ سے یا پانی سے فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت موکدہ نزدیک امام
ابوحنیفہ کے لاکن نجاست درم برابر ہو تو دہونا واجب ہے زائد ہو تو فرض ہے ۔ حدیث شریف
مین ہے پاک کرو پیشاب سے اکثر عذاب قبر کا اسی سے ہوتا ہے اور حرام ہے نزدیک
امام ابوحنیفہ کے پیخانہ مین منہہ اور پیٹھہ قبلہ کے طرف کرنا ایسا ہی میدان مین بھی اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے فقط میدان مین حرام ہے مگر کوئی چیز حائل ہو تو جایز ہے اور پیخانے مین جاتے
وقت نام خدا تعالی کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آیت قرآن شریف کی نہ لیجاوے
اور نہ پڑہے اگر بہولے سے لیجاوے تو دستار مین یا رومال یا جیب مین چہپا لیوے اور
مکروہ ہے پیشاب کرنا راستے مین لوگون کے چلنے پہرنے کے اور پہل والے جہاڑ کے
نیچے اور سایے مین لوگون کے نفع کے اور سخت چیز پر اور ہوا کے سامنے اور سوراخ مین
اور مکروہ ہے پیشاب اور پیخانے کے وقت بات کرنا بے ضرورت اور پیخانے مین جاتے
وقت بایان پاؤن پہلے رکہے اور باہر نکلتے وقت داہنا پاؤن نزدیک ائمہ اربعہ کے

کتاب الصلوٰۃ

قال اللہ تعالیٰ حافظوا علی الصلوات و الصلوۃ الوسطیٰ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
محافظت کرو تم نمازون پر اور نماز وسطیٰ پر اور وہ عصر کی نماز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور صبح کی
نماز نزدیک امام مالک کے اور حدیث شریف مین ہے جو شخص کہ محافظت کرے نماز پر تو ہو گی وہ
نماز واسطے اوسکے نور اور برہان اور نجات قیامت کے روز اور جسنے محافظت نہ کی نہ ہو گی
اسکو نور اور نہ برہان اور نہ نجات اور رہیگا وہ قیامت کے دن ساتھہ قارون اور فرعون اور
ہامان اور اُبی بن خلف کے اور بھی حدیث مین ہے کہ حکم کرو تم اپنی اولاد کو واسطے نماز کے جس وقت
کہ ہووین وہ سات برس کے اور مارو اونکو واسطے نماز کے دس برس کی عمر مین اور نماز ایک
رُکن ہے ارکان اسلام سے اور اوسکے سترہ رکعتین ہین ایک رات دن مین فجر کے دو ظہر کے
چار عصر کے چار مغرب کے تین عشا کے چار نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نماز فرض ہے ہر مسلمان
عاقل و بالغ پر مرد ہو یا عورت جو خالی رہے حیض و نفاس سے اور منکر نماز کے فرضیت کا کافر
ہے اور واجب ہے قتل اُسکا بسبب ردت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تارک نماز کا عمداً
جو معتقد ہے وجوب کا اوسکے قید کیا جاوے نماز پڑہے تک نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
قتل کیا جاوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے حداً تلوار سے اور احکام اسکے مانند مسلمانون کے ہین
غسل اور دفن اور نماز اور وراثت مین اور نماز مین نیابت صحیح نہین نہ نفس سے نہ مال سے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت ظہر کا زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور دو سائے تک رہتا ہے سوائے سایہ اصلی کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے وہان سے عصر کا
وقت شروع ہوتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام ابو حنیفہ کے

ایک سایہ تک ہے سوائے سایہ اصلی کے وہان سے عصر کا وقت شروع ہوتا ہے اور نزدیک
امام مالک کے ایک سایے تک وقت اختیاری ظہر کا ہے وہان سے وقت اختیاری عصر کا شروع
ہوتا ہے اور آفتاب زرد ہونے تک رہتا ہے اور وقت ضروری دونون کا آفتاب غروب
ہونے تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے بھی وقت عصر کا آفتاب غروب ہونے تک رہتا ہے
اور وقت مغرب کا غروب شمس سے شفق ابیض غایب ہونے تک ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے
اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور ایک قول سے امام ابوحنیفہ کے شفق احمر تک اور
اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری مغرب کا تنگ ہے نماز ساتھہ شرایط کے ادا کیئے تک
باقی رہتا ہے اور عشا کا وقت اختیاری غروب شفق احمر سے ثلث لیل تک ہے اور دونون کا
وقت ضروری طلوع صبح صادق تک ہے اور نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے بھی عشا کا وقت غروب شفق سے
طلوع صبح صادق تک رہتا ہے اور وقت اختیاری صبح کا طلوع صبح صادق سے تھوڑی روشنی
ہونے تک ہے نزدیک امام مالک کے اور وقت ضروری آفتاب طلوع ہونے تک ہے اور نزدیک
ائمہ ثلٰثہ کے بھی وقت صبح کا طلوع صبح صادق سے آفتاب طلوع ہونے تک ہے اور سخت حرام ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے نماز نہین پڑھنا وقت پر مگر عذر شرعی ہو جیسا غفلت سے سو جاوے یا نماز
کا خیال نہ رہے اور وقت نماز کا گذر جاوے لاکن دونون صورت مین نماز قضا کرنا فرض ہے
اور پہلی صورت مین توبہ اور استغفار بھی کرے اور بھی حرام ہے نزدیک امام مالک کے تاخیر
کرنا وقت ضروری تک اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے صبح کی نماز پڑھنا اسفار یعنی روشنی
کے وقت سوائے مزدلفہ[1] کے ایسا کہ چالیس آیتین پڑہ سکین اور پھر اگر باطل ہووے وضو یا
نماز تو اعادہ کر سکین چالیس آیتین پڑھکے اور عورت کو تغلیس یعنے اندھیرے مین افضل ہے

[1] یہہ ایک مقام ہے مکہ معظمہ مین کہ وہان حجاج شب دہم ذیحجہ کو رہتے ہین ۱۲ منہ

اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب کو تغلیس افضل ہے لاکن ایک روایت مین امام احمد کے اعتبار
کیا جاوے حال مصلیون کا اگر دشوار ہوا و نہیر تغلیس تو اسفار افضل ہے اگر صبح کی نماز مین آفتاب
طلوع ہو جاوے تو نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور صحیح ہے نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اگر عصر کی نماز مین آفتاب غروب ہو جاوے تو نماز صحیح ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحب
ہے تاخیر نماز ظہر کی حرارت کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی کے گرم
ملکون مین لوگ دور سے آ کے جماعت سے پڑھتے ہون تو مستحب ہے تاخیر ظہر کی نہین تو تعجیل افضل ہے
اور مستحب ہے تعجیل ظہر کی ٹھنڈ کے موسم مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تاخیر عصر کی نزدیک امام ابو حنیفہ
کے آفتاب زرد نہونے تک مستحب ہے اور تقدیم افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مغرب مین
تعجیل افضل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور عشا مین تعجیل افضل ہے نزدیک امام شافعی کے
اور تاخیر افضل ہے نزدیک ائمہ ثلث کے اور منع ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نماز اور سجدہ تلاوت
اور نماز جنازہ آفتاب طلوع ہونے کے وقت یہانتک کہ ایک نیزے کے مقدار بلند ہووے
اور استوا اور غروب آفتاب کے وقت بھی مگر اوسی دن کی عصر جایز ہے غروب کے وقت اور مکروہ
ہے نفل نماز بعد نماز فجر اور عصر کے اور بعد فجر کے سوائے سنت فجر کے اور حرام ہے نزدیک
امام مالک کے نماز سوائے فرایض خمسہ کے وقت طلوع اور غروب آفتاب کے اور مکروہ ہے
بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعتین سنت فجر اور ترکی آگے اسفار کے اور مکروہ ہے بعد نماز عصر کے
مگر نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت بعد نماز صبح کے آگے اسفار کے اور آگے آفتاب زرد ہونیکے
جایز ہے اور مکروہ نہین کوئی نماز وقت استوا کے اور نزدیک امام شافعی کے ان سب اوقات
مین نماز پڑہنا منع ہے مگر جس نماز کا سبب مقدم ہے جیسے نماز جنازہ اور کسوف اور طواف اور
نذر اور قضا اور تحیت المسجد اور تحیت الوضو اور سجدۂ تلاوت اور شکر لاکن جایز ہین تمام

نماز مین مکہ کے مسجد مین اور جمعہ کے روز استوا کے وقت اور جایز ہے بعد مغرب کے آگے نماز فجر کے اور نزدیک امام احمد کے قضا نمازین ان سب اوقات مین جایز ہین اور نفل نمازین جایز نہین اور نماز جنازہ اور دو رکعتین طواف کی اور اعادہ کرنا جماعت کا بعد فجر اور عصر کے جایز ہے اور باقی اوقات مین دو روایتین ہین ایک روایت مین جایز ہے دوسری مین نہین ۔

باب الاذان

اذان اور اقامت فرض کفایہ ہے واسطے فرض نماز کے نزدیک امام احمدؒ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور اذان سنت نہین واسطے عورات کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اقامت مستحب ہے واسطے عورات کے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اگر سب لوگ شہر کے اذان اور اقامت ترک کرین تو قتل کئے جاوین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان مین شروع اللہ اکبر چار دفعہ بعد اشہد ان لا الہ الا اللہ دو دفعہ اور اشہد ان محمدا رسول اللہ دو دفعہ اور حی علی الصلوۃ دو دفعہ اور حی علی الفلاح دو دفعہ اور اللہ اکبر دو دفعہ اور لا الہ الا اللہ ایک دفعہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایسا ہی ہے نزدیک امام مالک کے بھی لاکن شروع مین اللہ اکبر دو دفعہ ہے اور سنت ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اللہ اکبر کہے بعد شہادتین دو بار آہستہ کہکے پھر دو بار پکار کے کہے اور یہ سنت نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور قضا نماز کو بھی اذان اور اقامت کہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن ایک سے زائد قضا ہون تو ایک کے واسطے اذان کہنا اور تمام کو اقامت کہنا سنت ہے اور نزدیک امام مالک کے قضا نماز کو فقط اقامت کہے اور سننے والا اذان کا وہی کلمے کہے جو موذن کہتا ہے لاکن حی علی الفلاح کے وقت لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے

نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن بعض علماے حنفیہ کہتے ہین حی علی الفلاح کے وقت ماشاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن کہے اور اقامت نزدیک امام ابو حنیفہ کے مانند اذان کے ہے ساتھہ زیادہ کرنے قد قامت الصلوۃ کے دو دفعہ بعد حی علی الفلاح کے اور نزدیک امام مالک کے ایک ایک بار کہے سب کلمے اور قد قامت الصلوۃ سواے اللہ اکبر کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو بار اللہ اکبر اور قد قامت الصلوۃ کہے باقی کلمے ایک ایک بار اور قد قامت الصلوۃ کے جواب مین کہے اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰاتُ وَالْاَرْضُ نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین اذان آگے وقت کے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن واسطے صبح کی نماز کے جایز ہے دو اذان ایک آگے وقت کے اور ایک بعد وقت کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک ابو حنیفہ کے اور صبح کی نماز مین بعد حی علی الفلاح کے الصلوۃ خیر من النوم دو دفعہ کہے اور اسکے جواب مین صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ کہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اذان کہنے کے قبلے کے طرف منہہ کرے اور دونون انگلیون کو شہادت کے کانون مین رکھے اور حی علی الصلوۃ کے وقت داہنے طرف منہہ پھیرے اور حی علی الفلاح کے وقت بائین طرف اور اذان کے بعد درود شریف پڑھ کے یہہ دعا مانگے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب شروط الصلوۃ

طہارت کپڑے کی اور بدن کی نجاست حقیقی اور حکمی سے اور طہارت جاے نماز کی اور استقبال قبلہ اور جاننا وقت کا اور شرمگاہ چھپانا یہہ سب شرایط ہین واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے

اور شرمگاہ مرد کی نزدیک امام ابوحنیفہ کے ناف کے نیچے سے گھٹنون کے نیچے تک ہے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے مابین ناف اور زانو کے اور شرمگاہ عورت حرہ کی نزدیک امام ابوحنیفہ کے تمامی
بدن ہے سوائے منہہ اور ہتھیلیون اور قدمون کے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے
سوائے منہہ اور ہتھیلیون کے اور نزدیک امام احمد کے سوائے منہہ کے اور شرمگاہ کنیز
کی مانند مرد کے ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن پیٹ اور پیٹھہ مانند عورت حرہ کے ہے نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور باطل ہوگی نماز نزدیک امام ابوحنیفہ کے اگر ظاہر ہووے چوتھائی اس
عضو کی جو شرمگاہ مین داخل ہے جیسے چوتھائی ران وغیرہ کی اور نزدیک امام مالک کے اگر
ذکر یا انثیین یا مقعد سے کوئی شے نظر آوے تو نماز کا اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے
اگر سر یا زیر ناف نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اگر ران نظر آوے تو اعادہ نہین
اور عورت کے اعضا مین چہاتی یا گردن یا سر یا ہاتہہ یا ظاہر قدم یا پشت سے کل عضو یا بعض
نظر آوے تو اعادہ کرے اگر وقت باقی رہے اور قدم کا باطن نظر آوے تو اعادہ ضرور نہین
اور سوائے انکے کوئی عضو نظر آوے تو اعادہ کرے وقت باقی رہے یا نرہے اور نزدیک
امام شافعی کے تھوڑا بھی نظر آوے تو نماز باطل ہے اسیواسطے مرد کو ضرور ہے کچہہ ایک ناف سے
اور زانو سے بھی چہپانا اور نزدیک امام احمد کے زائد نظر آوے تو نماز باطل ہوگی اور مونڈہے
پر کپڑا رہنا فرض ہے نزدیک امام احمد کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کسیکو دو کپڑے
رہین ایک طاہر اور ایک نجس اور معلوم نہین کہ طاہر کون ہے اور نجس کون تو تحری کرے
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے اور جسکے طہارت کا ظن غالب ہو اسی سے نماز
پڑہے اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے ہر کپڑے سے نماز پڑہے اگر نپاوے
مصلی کپڑا واسطے نماز کے تو افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نماز پڑہنا بیٹھکر اشارہ سے

اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے کھڑے رہکر پڑہے اور نزدیک امام احمد کے بیٹھکر پڑہے اشارے سے دوسری روایت مین کھڑے رہکر پڑہے رکوع وسجود سے نیت دل سے فرض ہے واسطے نماز کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور زبان سے نہ کہنا اولی ہے نزدیک امام مالک کے اور کہنا مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نیت اللہ اکبر کے مقارن رہنا فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے ۔

باب صفة الصلوة

تکبیر تحریمہ یعنے اللہ اکبر ساتھہ تلفظ کے فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین یعنے دونون ہاتھہ اوٹھانا ایسا کہ دونون انگھوٹے دونون کان کے لوتک آوین لاکن نزدیک امام ابوحنیفہ کے لوکو انگھوٹے سے مس کرے مگر عورت مونڈھون تک ہی اوٹھاوے اور سنت ہے ہاتھہ باندہنا سیدہا اوپر بائین کے نیچے ناف کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے لاکن عورات چھاتی پر باندہین اور نزدیک امام شافعی کے اور ایک روایت ہے امام مالک اور امام احمد کے مرد ہو یا عورت نیچے چھاتی کے اوپر ناف کے باندہے لاکن مشہور روایت مین امام مالک کے ہاتھہ باندہنا سنت نہین اور مشہور روایت مین امام احمد کے ناف کے نیچے باندہے اور قیام فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بعد تکبیر تحریمہ کے ثنا پڑہنا سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے نہ نزدیک امام مالک کے اور ثنا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے یہہ ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اور نزدیک امام شافعی کے ثنا یہہ ہے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي

ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین
اور بعد ثنا کے مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے یہہ دعا پڑہنا اللھم انت الملک لا الہ
الا انت سبحانک وبحمدک انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت
بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انہ لا یغفر الذنوب الا انت واھدنی لا
حسن الاخلاق لا یھدی لاحسنھا الا انت واصرف عنی سیئہا لا یصرف
عنی سیئہا الا انت لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک والشر
لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک
لاکن وقت جانے کا خوف ہو یا امام کے پیچہے قرات فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو مستحب نہین اور
امام کو مستحب ہے اگر مقتدی راضی ہون تو اور قرات یعنے قرآن شریف کی ایک آیت جسمین
دو کلمہ یا زاید ہون پڑہنا فرض ہے امام اور منفرد کو ہر رکعت مین نفل اور واجب کے اور دو رکعتون
مین فرض کے خواہ پہلے دو رکعتین ہون یا آخر کے یا پہلے کی ایک اور آخر کی ایک لیکن
واجب ہے پہلے دو رکعتون مین اور واجب ہے سورہ فاتحہ اور ضم سورہ یا بڑی ایک آیت یا
چہوٹے تین آیتین بعد سورہ فاتحہ کے ہر رکعت مین واجب اور نفل کے اور پہلے دو رکعتون
فرض کے اور دوسری رکعتون مین فرض کے سورہ فاتحہ مستحب ہے اور ضم سورہ مستحب نہین
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سورہ فاتحہ فرض ہے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے ہر رکعت مین سب
نمازون کے امام اور منفرد کو اور ضم سورہ سنت ہے نوافل کے سب رکعتون مین اور فرض کے
پہلے دو رکعتون مین فقط اور قرات نکرے مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض ہے
نزدیک امام شافعی کے سورہ فاتحہ مقتدی پر بہی اور دوسرا سنت لاکن جہریہ نماز مین دو علم
سورہ نہ پڑہے امام کی قرات سنی جاوے تو اور مستحب ہے امام کو توقف کرنا سورہ فاتحہ پڑہ کے

مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھنے تک اور اوسوقت امام کو مستحب ہے کچھہ قرأت یا ذکر یا دعا کرنا آہستہ
ایسا کہ اپنے کو سنی جاوے اور فرض نہین قرأت مقتدی پر نزدیک امام مالک اور امام احمد
کے لاکن مستحب ہے نزدیک امام مالک کے سریہ نمازمین اور مکروہ ہے جہریہ نمازمین قرأت
امام کی سنے یا نہ سنے اور سنت ہے نزدیک امام احمد کے سریہ نمازمین اور مکروہ نہین جہریہ
نمازمین امام کی قرأت نہ سُنے تو اگر قرأت سُنے تو مکروہ ہے لاکن مستحب ہے امام کو توقف
کرنا سورۂ فاتحہ پڑھ کے مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھنے تک اور سنت ہے قرأت کے واسطے اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم پڑھنا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے فرض
نمازمین اور بسم اللہ آیت ہے سورہ فاتحہ کی نزدیک امام شافعی کے پس فرض ہے قرأت
اس کی ساتھہ سورہ فاتحہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے آیت سورۂ فاتحہ کی نہین لاکن سنت ہے
نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے آگے سورۂ فاتحہ کے پڑھنا اور مکروہ ہے نزدیک
امام مالک کے فرض نمازمین اور علماے مالکیہ کہتے ہین کہ بسم اللہ پڑھے مالکی آہستہ بغیر
نیت فرض اور نفل کے واسطے خروج کے خلاف سے امام شافعی کے اور بسم اللہ جہر سے
پڑھنا سنت ہے جہریہ نمازمین نزدیک امام شافعی کے اور آہستہ پڑھنا سنت ہے نزدیک امام
ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے آمین کہنا آہستہ
سورۂ فاتحہ تمام ہوے بعد اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے آمین جہر سے بولے جہریہ
نمازمین اور واجب ہے قرأت جہر سے کرنا امام کو فجر اور مغرب اور عشا کے پہلے دو رکعتون
مین اور آہستہ پڑھنا ظہر اور عصر مین اور مغرب کی اخیر کی ایک رکعت اور عشا کی اخیر دو رکعتون
مین امام اور منفرد کو نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور منفرد کو
اختیار ہے جہریہ نمازمین خواہ پکار کے پڑھے خواہ آہستہ لاکن افضل ہے پکار کے پڑھنا نزدیک

امام ابوحنیفہ کے اور سنت ہے پکار کے پڑہنا نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور مستحب نہین
نزدیک امام احمد کے لاکن پکار کے پڑہے تو مضایقہ نہین اور بعد قرأت کے رکوع کرنا فرض ہے
نزدیک اربعہ کے اور تکبیر واسطے رکوع اور سجود کے اور سجدے سے اور پہلے قعدے سے
اوٹہتے وقت واجب ہے نزدیک امام احمد کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور رکوع کے وقت
سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین ایسا کہ رفع ساتہہ ابتدا تکبیر کے کرے
جب ہاتہہ کان تک اوٹہاوے رکوع مین جاوے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام
مالک کے رفع یدین اور رکوع مین تسبیح یعنے سبحان[ف] ربی العظیم کہنا تین بار سنت ہے نزدیک ائمہ
ثلثہ کے اور واجب ہے امام احمد کے نزدیک ایکبار اور تین بار سنت اور مستحب ہے نزدیک امام
شافعی کے منفرد کو یہہ دعا بھی زیادہ کرنا اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ
خَشَعَ لَکَ سَمْعِی وَبَصَرِی وَمُخِّی وَعَظْمِی وَعَصَبِی وَشَعْرِی وَبَشَرِی وَمَا اسْتَقَلَّتْ
بِہٖ قَدَمِی لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور امام بھی اسکو پڑہے قوم راضی ہو تو نہین بلکہ مکروہ ہے اور
اقل رکوع اتنا جہکنا کہ دونون ہاتہہ گہٹنون تک پہنچین نہین تو رکوع ادا نہین ہوگا نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دونون پہونچون سے گہٹنون کو پکڑنا اور سوقت انگلیان کشادہ
رہین اور سر پیٹہہ کے برابر رہے اور مرد کہنیون کو پسلیون سے جدا رکہے اور عورت ملاوے
اور رکوع مین طمانیت یعنے آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور قومہ یعنے رکوع سے قیام مین آنا اور اسمین آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
سنت نزدیک امام ابوحنیفہ کے لاکن بعض علماء محققین حنفیہ کے کہتے ہین کہ واجب ہے اور
رکوع سے سر اوٹہاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور قومہ مین اللہم ربنا ولک الحمد کہنا سنت ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے

ف سبحان ربی العظیم کے ساتہہ وبحمدہ زیادہ کرنا افضل ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ۱۲ منہ

ربنا لک الحمد کے بعد یہہ زیادہ کرنا ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد
اور منفرد یہہ دعا بھی پڑہے اہل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لک عبد
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد اور اسکو امام
بھی پڑہے قوم راضی ہو تو اور سنت ہے رفع یدین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رکوع سے
سر اوٹھاتے وقت ایسا کہ سر اوٹھاتے وقت ہاتہہ اٹہانا شروع کرے اور سیدہا کہڑا ہو کر ہاتہہ
چھوڑ دیوے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور دو سجدہ کرنا فرض ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے تین بار سبحان ربی الاعلی کہنا سجدے مین نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے ایکدفعہ اور تین دفعہ سنت اور مستحب ہے نزدیک امام
شافعی کے منفرد کو اور امام کو قوم راضی ہو تو یہہ دعا پڑہنا اللھم لک سجدت وبک امنت
ولک اسلمت سجد وجھی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ تبارک اللہ
احسن الخالقین اور سجدہ مین آرام لینا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور مستحب ہے نزدیک امام مالک کے سجدہ مین جاتے وقت اول دونون ہاتہہ رکھے
بعد زانو بعد پیشانی اور ناک نزدیک ائمہ ثلثہ کے اول زانو رکھے بعد ہاتہہ بعد پیشانی اور ناک لیکن
نزدیک امام ابوحنیفہ کے اول ناک رکھے بعد پیشانی اور اوٹھاتے وقت اول پیشانی بعد ناک اوٹھاوے
اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون ملکر رکہے اور سجدہ سے اور پہلے قعدہ سے اٹھتے
وقت اول زانو اٹھاوے اور ہاتہہ زمین پر ٹیک کے اٹھے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے
اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اول ہاتہہ اوٹہاوے اور زانو پر ٹیکہ کرکے
اوٹھے اور سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے سجدے مین دونون پنجے کانون کے
مقابل اور انگلیان قبلہ کے طرف رہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مقابل کاندہون کے

رہین اور کہنیون کو زمین اور پہلو سے اور پیٹ کو ران سے جدا رکہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لیکن
عورات ملا دین بعض اعضا کو اپنے ساتہہ بعض کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدہ
مین نظر ناک اور رخسارہ پر رہے اور قعدہ مین گود مین اور قیام مین جاے سجدہ پر اور رکوع مین
پاؤن کے پشت پر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے تمام نماز مین نظر جاے سجدہ پر رہے لیکن نزدیک
امام شافعی کے اشہد ان لا الہ الا اللہ کے وقت انگلی پر نظر رہے اور سجدے مین فرض ہی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے پیشانی زمین پر رہنا اور واجب ہے ناک اور دونون ہاتھ اور زانو اور انگلیان
قدم کے رکہنا مگر ایک انگلی پاؤن کی زمین پر رکہنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے سجدہ
پیشانی پر فرض ہے اور سنت ہے ناک اور گہٹنون اور پنجون اور قدمون پر اگر ناک پر سجدہ نہین
کیا تو نماز کا اعادہ کرے وقت باقی رہے تو نہین تو نہین اور نزدیک امام شافعی کے پیشانی اور
گہٹنے اور باطن ہاتہہ کے پنجون کا اور پاؤن کے انگلیون کا زمین پر رہنا فرض ہے اور ناک رکہنا
سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے ان سب اعضا پر سجدہ کرنا فرض ہے اگر سجدے کے وقت عمامہ
کا پیچ پیشانی پر آوے ایسا کہ پیشانی زمین پر قرار پکڑتی ہے تو نماز جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور جایز نہین نزدیک امام شافعی کے اور جلسہ یعنے درمیان دو سجدون کے بیٹہنا اور اسمین آرام
لینا بھی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور بعض علماے حنفیہ
کہتے ہین کہ واجب ہے لاکن سجدے سے سر اٹہاوے ایسا کہ قریب سجدے کے رہے پہر دوسرے
سجدے مین ویسا ہی جاوے تو نماز جایز نہین کیونکہ دونون ابہی سجدے کے حکم مین ہین اگر
قریب قعدے کے تو نماز جایز ہے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے جلسہ مین رب اغفر لی
ایکبار کہنا اور تین بار سنت اور سنت ہے نزدیک امام شافعی کے یہہ دعا پڑہنا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي
وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَارْفَعْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي اور نزدیک امام ابو حنیفہ

کے یہہ دعا اور رکوع وسجود اور قومہ مین جو دعائین مذکور ہوین سب نفل نماز مین پڑہنا سنت ہے
اور بعد دو سجدون کے جلسہ استراحت سنت ہے نزدیک امام شافعی کے ایسا کہ سبحان اللہ کہے اتنا
وقت بیٹھے اگر اس جلسہ کو زائد کیا مقدار فرض تشہد سے تو نماز باطل ہے اور سنت نہین جلسہ
استراحت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دوسری رکعت مثل پہلی رکعت کے ادا کرے لاکن ثنا نہ پڑہے
اور سنخ بہ بین نہ کرے قیام مین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تعوذ پڑہے نزدیک امام شافعی کے
سورۂ فاتحہ پر ہر رکعت مین اور نہ پڑہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن پہلی رکعت مین بہول گیا ہو تو
دوسری رکعت مین پڑہے نزدیک امام احمد کے اور بسم اللہ پڑہے ہر رکعت مین ہر سورہ پر سوا
سورۂ توبہ کے نزدیک ائمہ ثلثہ کے سوائے امام مالک کے لاکن جہریہ نماز مین جہر سے پڑہنے
نزدیک امام شافعی کے فقط اور صبح کی نماز کے دوسری رکعت مین قنوت بھی پڑہے نزدیک
امام مالک اور امام شافعی کے لاکن نزدیک امام مالک کے مستحب ہے قنوت رکوع کے آگے قرأت
سے فارغ ہوئے بعد آہستہ پڑہنا اور نزدیک امام شافعی کے سنت ہے بعد رکوع کے دونون
ہاتہہ اوٹھا کے قنوت پڑہنا اور قنوت نزدیک امام مالک کے یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ نَشْكُرُكَ
وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْنَعُ لَكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّكْفُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ
وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ اِنَّ
عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ اور نزدیک امام شافعی کے یہہ پڑہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ
فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِىْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِىْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِىْ مِنَ الْخَيْرِ
فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِىْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِىْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ
مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتَ

اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اگر امام ہو تو اہدنا وغیرہ جمع سے کہے اور جہر سے پڑھے اور مقتدی آمین کہے لیکن فانک تقضی سے مقتدی بھی آہستہ پڑھے یا خاموش رہے اور درود پڑھتے وقت بھی آمین کہے اگر امام کی قنوت نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بھی پڑھے اور منفرد آہستہ پڑھے اگر شافعی امام اور مقتدی مالکی ہو تو امام کی تابعداری کرے امام کے ساتھہ رکوع کے بعد قنوت پڑھے ایسا کہ فانک تقضی امام شروع کرے تو قنوت پڑھے اور اس کے آگے آمین کہتا رہے اور سنت نہین قنوت صبح کی نماز مین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے لاکن شافعی امام قنوت پڑھے تو حنبلی مقتدی متابعت کرے اور حنفی مقتدی تابعداری نکرے بلکہ ہاتھہ چھوڑکے کھڑا رہے اگر مقتدی شافعی ہو اور امام کوئی ایک تین مذہبون سے ہو تو شافعی مقتدی امام کے سلام کے بعد سجدۂ سہو کرے خواہ وہ شافعی قنوت پڑھے یا نہ پڑھے بسبب قنوت نہ پڑھنے حنفی اور حنبلی کے اور مالکی اگرچہ قنوت پڑھتا ہے لاکن آگے رکوع کے اور وہ کافی نہین نزدیک امام شافعی کے اگر شافعی آگے رکوع کے قنوت پڑھے تو بعد رکوع کے اعادہ کرکے سجدہ سہو کرے اور واجب ہے دوسری رکعت مین قعدہ اور تشہد پڑہنا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام مالک کے تین یا چار رکعتون کی نماز ہو تو اگر دو رکعتون کی نماز ہے تو قعدہ فرض ہے ایسا ہی تیسری رکعت مین تین رکعتون کی نماز ہو تو اور چوتھی رکعت مین چہار رکعتون کی نماز ہو تو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسمین تشہد پڑہنا فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور واجب نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور سنت نزدیک امام مالک کے اور درود پڑہنا بھی فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور سنت نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور پہلے قعدہ مین درود نہ پڑھے

نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ پڑہنا اور قعدہ مین مفترش بیٹہنا سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور متورک نزدیک
امام مالک کے پہلا ہو یا آخر اور نزدیک امام شافعی کے پہلے مین مفترش بیٹہنا سنت ہے دوسرے
مین متورک اگر ایک ہی قعدہ ہو تو متورک بیٹھے لیکن سجدۂ سہو ہو تو مفترش بیٹھے بعد سجدہ سہو کے
متورک بیٹھکر سلام کہے اور نزدیک امام احمد کے جہان دو قعدہ ہون پہلے مین مفترش
دوسرے مین متورک بیٹہنا سنت ہے اگر ایک ہی ہو تو مفترش بیٹھے اور جلسے مین درمیان
دو سجدون کے متورک بیٹھے نزدیک امام مالک کے اور مفترش نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور
مفترش اسکو کہتے ہین کہ بائین پاؤن کو بچھا کے اسپر بیٹھے اور داہنے پاؤن کو کہڑا کرے
اور انگلیون کو پاؤن کے قبلہ کے طرف کرے اور متورک یہہ کہ سرین زمین پر رکہے اور دونون
پاؤن داہنے طرف نکالے مگر سیدہا پاؤن کھڑا کرے اور عورت دونون پاؤن سیدہی
طرف نکالکے سرین پر بیٹھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب قعدون مین اور نزدیک امام شافعی کے
مانند مرد کے بیٹھے اور جب پہلے قعدہ سے اٹہکر تیسری رکعت کے قیام مین آوے تو سنت
ہے دونون ہاتہہ کان تک اٹہاکے باندہنا نزدیک امام شافعی کے نہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور یہہ تشہد پڑہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ اور نزدیک امام مالک کے یہہ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الزَّاكِیَاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ
اَلصَّلَوٰتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اور نزدیک امام شافعی کے یہہ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مستحب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہادت کے وقت سیدہے ہاتہہ کی خنصر اور اسکے پاس کی انگلی کو بند کرے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ کرکے شہادت کی انگلی کو اوٹھاوے جب الا اللہ کو پہنچے تو چہوڑ دیوے اور نزدیک امام احمد کے ایسا ہی اٹھاوے لاکن حلقہ باندہے اول تشہد سے اور نزدیک امام شافعی کے اول تشہد سے سیدہی ہاتہہ کے انگلیون کو بند کرے لیکن کلمے کی انگلی کو کہولے اور انگوٹھے کو اسکے جڑ کے پاس رکھے اور شہادت کے وقت اٹھاکے تہوڑا جہکاکے رکھے اور نزدیک امام مالک کے بہی ویسا ہی انگلیون کو بند کرے مگر شہادت کی انگلی کو شہادت کے وقت سے آخر تک حرکت دیتا رہے اور یہہ درود ابراہیم کہے نزدیک ائمہ ثلث کے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور نزدیک امام احمد کے ایسا کہنا اولی ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے دعاے ماثورہ پڑہنا بعد درود ابراہیم کے جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا

قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم
به منی انت المقدم والمؤخر لا اله الا انت اور اللهم انی اعوذ بک من عذاب
القبر ومن عذاب النار ومن فتنة المحیا والممات ومن فتنة المسیح الدجال
اور اللهم انی اعوذ بک من الماثم والمغرم اور اللهم انی ظلمت نفسی ظلما
کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی
انک انت الغفور الرحیم اور حدیث شریف مین ہے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے سنا ایک شخص سے کہ کہتا تھا اللهم اغفر لی یعنے یا اللہ مغفرت کر میری پس فرمایا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ہے تجھپر اگر تو عام دعا کرتا تو ہر اینہ قبول کیجاتی واسطے تیرے
یعنے وہ دعا قبول ہوتی ہے جو شامل ہووے سب مسلمانون کو جیسا اللهم اغفر لی
ولوالدی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات برحمتک
یا ارحم الراحمین اور دعا کے بعد سلام ہے کہ پہلا سلام واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے لاکن فرض ہے اپنے کام سے نماز کے باہر آنا اور سلام سے باہر آنے سی فرض اور واجب
دونون ادا ہوتے ہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سلام فرض ہے اور سلام کے وقت نماز سے
باہر ہونے کی نیت سنت ہے اور دوسرا فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور واجب نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک امام شافعی کے اور ارادہ کرے پہلے سلام سے اُن لوگو نکا
جو سیدھے طرف ہین مسلمان اور فرشتون سے اور منہہ پھیرے سیدھے طرف ایسا
کہ رخسارہ نظر آوے پیچھے والون کو اوس طرف کے اور بائین طرف بھی ایسا ہی اور امام کی
بھی نیت کرے جس طرف امام ہو اور نزدیک امام مالک کے دوسرا سلام سنت نہین امام اور
منفرد کو مگر سنت ہے مقتدی کو دوسرا سلام بائین طرف اور نیت کرے اُن لوگون کی جو بائین طرف

ہین اور ایک سلام روبرو سنت ہے نیت کرے اس سے امام کی اور سیدہی طرف کے سلام سے بھی
ان لوگون کی جو سیدہی طرف ہین اور ترتیب فرض ہے ان ارکان مین جو مکرر نہین ہر رکعت مین
مکرر ہے جیسا سجدہ تو ترتیب اسکے ساتھ مابعد اسکے واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے ۔

باب جماعت

جماعت سنت موکدہ ہے واسطے فرض نماز کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور
فرض کفایہ نزدیک امام شافعی کے اور واجب نزدیک امام احمد کے اور مکروہ ہے جماعت عورتون
کی جسمین عورت امام ہو نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور جایز نہین نزدیک امام مالک کے اور سنت ہے
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے لاکن افضل یہ ہے کہ جماعت گھر مین کرین اور جو عورت کہ
امام ہوتی ہے درمیان صف کے کھڑی رہے اور فرض ہے مقتدی کو نیت کرنا اقتدار کی نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور نیت کرنا امامت کی امام کو بھی فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور مستحب نزدیک
ائمہ ثلثہ کے مگر جمعہ مین فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور فرض ہے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے عورات مقتدی ہون تو نیت کرنا عورت کی امامت کی سب نمازون مین سوا
جنازہ کے نہین تو عورات کی نماز صحیح نہین اگر جماعت سے نماز پڑھے بعد معلوم ہو کہ امام محدث تھا
تو نماز کا اعادہ کرے امام اور مقتدی نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور مقتدی قضا کرنا ضرور نہین
نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن جمعہ مین اگر امام چالیس آدمیون مین داخل ہے تو نماز سب کی فاسد ہے
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر چالیس آدمیون سے زیادہ ہون تو مقتدیون کی نماز
صحیح ہے اگر عین نماز مین معلوم ہو کہ امام محدث ہے تو اس سے مفارقت کرنا فرض ہے نزدیک

امام شافعی کے اور اعادہ کرے نماز کا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور افضل واسطے امامت کے فقیہ ہی
بعد قاری نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قاری افضل ہے فقیہ سے نزدیک امام احمد کے اور نہین
جایز ہے اقتدا مرد کی ساتھہ نابالغ لڑکے کے فرض نماز مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہے
نزدیک امام شافعی کے ساتھہ ممیز بچے کے اور اقتدا فرض پڑہنے والے کی ساتھہ نفل پڑہنے
والے کے اور فرض نماز پڑہنا پیچہے اوسکے جو دوسری فرض نماز پڑہتا ہے ایسا ہی ادا نماز
پڑہنا پیچہے قضا نماز پڑہنے والیکے جایز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور جایز
ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے اقتدا کرنا مسبوق
کی بعد سلام امام کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن اگر اوس مسبوق نے ایک رکعت
بھی اپنے امام سے نہ پائی ہو تو جایز ہے نزدیک امام مالک کے اگر رکوع پاوے تو وہ رکعت
پائی نہین تو وہ رکعت قضا کرنا ضرور ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز ہے اقتدا نفل پڑہنے
والے کی ساتھہ فرض پڑہنے والے کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین نزدیک امام
مالک کے اقتدا کھڑے رہکر پڑہنے والے کی ساتھہ بیٹھکر پڑہنے والے کے عذر سے اور جایز
ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے لیکن نزدیک امام احمد کے شرط ہے کہ وہ امام جی رہے اور عذر رفع
ہونے کی امید ہے اور مقتدی بھی بیٹھکر نماز پڑہین نہین تو جایز نہین اور جایز نہین اقتدا مرد
کی ساتھہ عورت کے اور قاری کی ساتھہ امی کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام امی ہو اور مقتدی
قاری اور امی تو نماز سب کی باطل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فقط قاری کی نماز باطل
ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہے اقتدا رکوع اور سجدہ کرنے والے کی ساتھہ اوس شخص
کے جو اشارہ کرتا ہے رکوع اور سجدہ کو اور اقتدا طاہرہ کی ساتھہ مستحاضہ کے جو متحیرہ نہین ہے
نزدیک امام شافعی کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین اقتدا صحیح کی ساتھ

معذور کے جسکو سلس البول ہو یعنے پیشاب ہمیشہ ٹپکتا ہو نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے
اور جایز ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگر امام سے کچھ سہو ہو تو مقتدی سبحان اللہ[۵۱]
کہے نزدیک امام مالک کے مرد ہو یا عورت اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مرد سبحان اللہ کہے اور عورت
ہاتھہ پر ہاتھہ مارے[۵۲] اور مسبوق یعنے جسکو پہلی رکعت امام کے ساتھہ نہ ملی ہو جو پایا اوسنے نماز
امام کے سو وہ آخر نماز ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور اول نماز نزدیک امام شافعی
کے اور اول نماز ہے واسطے تشہد کے اور آخر واسطے قرأت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے
اور مکروہ ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے تنہا کھڑا رہنا ایک شخص کا صفون کے پیچھے اور نزدیک
امام احمد کے تنہا کھڑا رہنے سے نماز باطل ہوتی ہے مگر امام رکوع سے اٹھنے کے آگے صف
مین داخل ہوا یا دوسرا آکے اوس کے ساتھہ ملا تو نماز جایز ہے اور اقل جماعت سوای جمعہ کے
امام اور ایک مقتدی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر مقتدی ایک ہو تو سیدہے طرف امام کے
کھڑا رہے اگر بائین طرف یا پیچھے کھڑا رہا تو نماز مکروہ ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہے
نزدیک امام احمد کے اگر دو یا زاید مقتدی ہون تو امام کے پیچھے کھڑے رہین نزدیک ائمہ
اربعہ کے اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا رہا تو نماز باطل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور صحیح ہے
نزدیک امام مالک کے لیکن مکروہ ہے بغیر ضرورت کے ہو تو اور جماعت مین اول مرد رہین
بعد لڑکے بعد خنثے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نزدیک امام مالک کے دو دو مرد کے بیچ مین ایک
ایک لڑکا کھڑا رہے اور عورات سب کے پیچھے رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر عورت مرد
کے محاذی ہووے تو نماز نہین باطل ہوتی نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہے نزدیک امام

---

۵۱ جیسا پہلی رکعت پڑھکر بیٹھے یا دوسرے رکعت پڑھکر اوٹھنا چاہے ۔
۵۲ نزدیک امام ابو حنیفہ کے سیدہے ہاتھہ کے انگلیون کے نغیت سے بائین ہاتھ کی ہتیلی پر مارے اور نزدیک امام شافعی کے سیدہے ہاتھہ کی ہتیلی یا پشت سے بائین پنجے کی پشت پر مارے ۱۲ منہ

امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ وہ عورت قابل جماع کے رہے اگرچہ نابالغہ ہو خواہ محرم ہو یا نا محرم یا
زوجہ لاکن مجنونہ ہو تو نماز باطل نہین اور وہ نماز رکوع اور سجود کی رہے جنازے کی نماز مین
ہو تو باطل نہین اور وہ دونون ایک مکان مین بغیر حائل کے ایک ہی نماز پڑہتے ہووین
ساتھہ امام کے اور امام نے نیت عورات کے امامت کی کی ہووے اور محاذات ایک رکن
کامل مین رہے اگر تکبیر تحریمہ کے وقت ایک صف مین رہے اور رکوع کے وقت دوسری
صف مین اور سجدے کے وقت تیسری صف مین تو ہر صف سے تین شخص کی نماز باطل ہے
جیسے پیچھے اور سیدہے اور بائین طرف عورت کے ہین اگر عورت پہلے صف مین امام کے
برابر کھڑی رہے تو نماز سب کی باطل ہوتی ہے اگر مرد اور عورت لاحق ہو کے محاذی ہوویں
یعنے دونون کو نماز مین حدث ہووے اور وضو کر کے اسی پر بنا کرین اوسوقت عورت محاذی
مرد کے ہووے تو نماز مرد کی باطل ہے اگرچہ امام نماز سے فارغ ہونے کے بعد محاذی ہو لاکن
مسبوق کی محاذی ہووے امام فارغ ہونے کی بعد تو نماز مسبوق کی باطل نہین ہوتی۔

باب الحدث فی الصلوٰۃ

نماز مین حدث ہونے سے نماز باطل ہوتی ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگرچہ حدث بغیر اختیار
کے ہوا اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بارہ شرطین پائی گئین تو نماز باطل نہین ہوتی اسی پر بنا کرنا
جائز ہے یعنے جس رکن مین حدث ہووے مثلاً رکوع مین تو پہر وضو کر کے اسی رکن سے
نماز شروع کرنا جائز ہے لیکن استیناف یعنے شروع سے پڑہنا افضل ہے اگر کوئی ایک شرط
فوت ہو تو بنا نہ کرے پہلی شرط یہہ کہ حدث بے اختیاری ہو اگر مصلی کے یا اور کسی کے
سبب سے ہو تو بنا نہ کرے جیسا کہ بیٹھنے پر دنبل ہووے اور اوسپر ہاتھہ ٹیکنے سے خون بہے

یا کاٹنا جیسے باز نبور کاٹے یا پتہر یا بندوق سے کوئی مارے اور سبب اوسکے خون بہے یا چھینکے یا کہکارے
اور سبب اسکے حدث سبقت کرے تو بنا نہ کرے اگر کُسف ساقط ہووے ساتہہ تری کے بغیر
حرکت عورت کے تو بنا جایز ہے اگر حرکت سے ہو تو جایز نہین دوسری شرط حدث موجب وضو کا
ہووے اگر موجب غسل کا ہو جیسا کہ مصلی سویا اور احتلام ہوا یا نجاست پہنچی بغیر حدث کے تو بنا
نہ کرے تیسری شرط حدث نادر نہ ہو جیسے قہقہہ اور بے ہوشی چوتھی شرط وہ فعل نہ کرے
جسکی ضرورت نہ ہو جیسا کہ پانی نزدیک ہوتے پر دور جانا بغیر نسیان کے مگر نزدیک کنوان ہے
تو دور جانا جایز ہے کیونکہ کنوین سے پانی نکالنے سے نماز باطل ہوتی ہے مختار قول پر اگر استنجے
کے وقت شرمگاہ نظر آجاوے تو بنا نہ کرے اگر برتن سے پانی لیوے دو ہاتہہ سے تو بنا نکرے
ایک ہاتہہ سے ہو تو جایز ہے اور وضو موافق سنت کے کرے جیسے تمام سر کا مسح اور تین دفعہ
دہونا اعضاے وضو کا اگر چار دفعہ دہووے تو بنا جایز نہین اگر وضو کر کے نکلے بعد یاد آوے
کہ مسح بہول گیا ہے تو جا کر مسح کرے اور بنا جایز ہے اگر نماز کو کہڑے ہونیکے بعد یاد کیا تو بنا نکرے
اگر کپڑا بہول جاوے اور پہر آ کے کپڑا لیوے تو بنا نہ کرے پانچوین شرط نماز کا منافی نہ کرے
بعد حدث کے جیسے کلام اور کہانا اور پینا اور قہقہہ اور حدث عمداً وغیرہ اور چہٹوین شرط حدث
ہوتے ہی نکلے اگر ایک رکن ادا کرنیکے مقدار مین ٹہہرے بغیر عذر کے تو بنا نہ کرے ساتوین
شرط نہ ادا کرے کوئی ایک رکن ساتہہ حدث کے مثلاً حدث سجدہ مین ہوا اور سر اوٹہاوے سجدہ
سے تکبیر کہتے ہوے تو بنا نہ کرے اور وضو کرنے جاتے وقت بہی قرأت نکرے آٹہوین شرط
نہ ادا کرے کوئی ایک رکن وضو کر کے آتے وقت نوین شرط آگے کا حدث پہر نہ آوے مثلاً
پٹی پر مسح کیا تہا اور وضو کرتے وقت زخم درست ہو گیا یا موزہ پر مسح کیا تہا اور وضو کرتے وقت
مدت مسح کی تمام ہوئی یا تیمم کیا تہا بعد حدث کے یا پانی پایا تو بنا نہ کرے دسوین شرط اگر مقتدی ہے

تو آوے طرف امام کے جبکہ ہووے درمیان دونون کے حایل جو مانع ہے جواز اقتدا کو اور
امام فارغ نہین ہوا ہے اگر امام فارغ ہوا یا درمیان دونون کے کچھ حایل نہین ہے تو وضو کے
جگہہ پر نماز تمام کرے اور اول اسکو پڑہے جو چھوٹا ہے حدث کی حالت مین بغیر قرأت کے
بعد امام کے ساتھہ ملے اگر امام فارغ ہوا ہے تو تمام نماز تنہا پڑہے بغیر قرأت کے اور منفرد
کو اختیار ہے چاہے آوے طرف پہلی جگہہ کے یا وضو کی جگہہ نماز تمام کرے لیکن افضل ہے
رجوع طرف پہلی جگہہ کے اور امام بھی مانند منفرد کے ہے اگر خلیفہ نے نماز کو تمام کیا ہو تو نہین
تو آوے اور تمام کرے پیچھے خلیفہ کے گیارہوین شرط نہ یاد کرے بعد حدث کے قضا نماز کو
صاحب ترتیب ہو تو بارہوین شرط اگر امام ہو تو خلیفہ نہ کرے اسکو جو لایق امامت کے نہین ہے
جیسے نابالغ لڑکا وغیرہ اور حکم بنا کرنے کا فقط نماز مین ہے نہ طہارت مین یعنے اگر اثناے وضو
یا غسل مین ناقص وضو کا یا موجب غسل کا حاصل ہووے تو پہر شروع سے وضو اور غسل کرنا فرض ہے
پہلی طہارت باطل ہوتی ہے اور جس حدث مین نماز بنا کرنا جایز ہے ویسا حدث امام کو ہو تو خلیفہ
کرنا جایز ہے اور جس حدث مین بنا جایز نہین خلیفہ کرنا بھی جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے
اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے خلیفہ کرنا حدث ہو تو خواہ سہواً ہو یا عمداً اور نزدیک امام
مالک اور امام احمد کے حدث سبقت کیے تو خلیفہ کرنا جایز ہے عمداً ہو تو جایز نہین۔

باب مفسدات الصلوٰۃ

باطل ہوتی ہے نماز ترک ہونے سے کسی ایک فرض کے شرایط یا ارکان سے اور کلام کرنے سے
عمداً نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کلام مصلحت سے ہو تو باطل نہین نزدیک امام مالک کے بشرطیکہ
زاید نہ ہو اور باطل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور بہول کر کلام کرنے سے بھی باطل ہے نزدیک

امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور باطل نہین نزدیک امام مالک کے کلام تہوڑا ہو یا بہت مگر سجدۂ
سہو کرے اور نزدیک امام شافعی کے زائد ہو تو باطل ہے تہوڑا ہو تو سجدۂ سہو کافی ہے اور
باطل ہے رونے سے ساتہہ آواز کے جس سے حروف ظاہر ہوں نزدیک امام ابو حنیفہ کے
بسبب مصیبت یا درد کے ہو تو اگر جنت یا دوزخ کی ذکر سے رووے تو باطل نہین اور نزدیک
امام مالک کے خشوع سے رووے تو باطل نہین اگر بغیر خشوع کے ساتہہ آواز کے رووے تو
مانند کلام کے ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دو حرف ظاہر ہوویں بغیر غلبہ
کے تو باطل ہے وگرنہ باطل نہین اور باطل ہے عمل کثیر سے اور ہنسنے سے ساتہہ آواز کے
نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام شافعی کے دو حرف ظاہر ہونا شرط ہے نہین تو باطل
نہین اور باطل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے ایسی دعا کرنے سے جو آدمیون سے
مانگ سکتے ہین جیسا کہ کہے یا اللہ فلانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا مجہکو ہزار دینار دے اور
باطل نہین نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اور باطل ہے کہکارنے سے بغیر عذر کے
کہ جس سے دو حرف نکلین جیسا اخ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل نہین نزدیک امام مالک
کے اور باطل ہے کہانے اور پینے سے نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر سہواً تہوڑا کہاوے تو
باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے لاکن سجدۂ سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے سہواً
کہانے سے بہی باطل ہے بشرطیکہ چنے کے برابر منہہ مین کی چیز کہاوے اور باہر سے تل
کے برابر کہاوے تو بہی باطل ہے اور باطل ہے یرحمک اللہ کہنے سے جواب مین چہینک
کے اور سلام اور جواب سلام زبان سے کہنے سے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اشارے سے ہاتہہ کے یا سر کے سلام کا جواب دینا اور مکروہ ہی نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور مارنا سانپ اور بچہو کا مکروہ نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الوتر والنوافل

وتر کی نماز واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکدہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور اسکے تین رکعتین ہین ایک سلام سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک رکعت ہے اور آگے اوس کے شفع نزدیک امام مالک کے اور اقل شفع دو رکعتین ہین اور اکثر کو حد نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ادنی ایک رکعت اور اکثر گیارا اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے پہلی رکعت مین سبح اسم پڑہنا دوسری مین قل یا تیسری مین قل ہو اللہ اور سورۂ فلق اور سورۂ ناس زیادہ کرنا سنت ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے اور مداومت ان سورون کی مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے تاکہ کوئی واجب نہ سمجھے اور وقت اوسکا نزدیک ائمہ ثلثہ کے بعد نماز عشا کے صبح صادق تک ہے اور نزدیک امام مالک کے وقت اختیاری صبح صادق تک ہے اور وقت ضروری طلوع آفتاب تک اور دعاء قنوت پڑہنا تیسری رکعت مین آگے رکوع کے واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور واجب ہے تکبیر واسطے قنوت کے اور سنت ہے دونون ہاتہ کان تک اٹہاکے پہر باندہنا تکبیر کے وقت اور قنوت یہہ پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور نزدیک امام احمد کے سنت ہے قنوت پڑہنا جہر سے اخیر رکعت مین وتر کے بعد رکوع کے ہاتہون کو

چھاتی تک اوٹھاکر اور قنوت یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ قنوت کے بعد درود بھی پڑہے اور قنوت رکوع کے آگے پڑہنا بھی جایز ہے اگر امام ہو تو مقتدی آمین کہے اگر قنوت امام کی نہین سنی جاتی ہو تو مقتدی بھی پڑہے اور قنوت پڑہنے کے بعد منہہ پر ہاتہہ پہیرے اور قنوت وتر مین ہمیشہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور رمضان شریف کے نصف اخیر مین فقط نزدیک امام شافعی کے اور قنوت نزدیک امام شافعی کے مانند صبح کے ہے لیکن مستحب ہے یہہ دعا بھی زیادہ کرنا اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَهْدِيكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُونَ أَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَاجْعَلْ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلَى مِلَّةِ رَسُولِكَ وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ يُوفُوا بِعَهْدِكَ الَّذِي عَاهَدْتَهُمْ عَلَيْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلَى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ إِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اور افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے وتر فصل سے پڑہنا لاکن مقتدی حنفی ہون تو وصل سے پڑہے نہین تو اقتدا حنفی کی صحیح نہین ہے

اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی اور حنبلی امام کی قنوت مین بعد رکوع کے اور بھی ضرور ہے
شافعی امام کو رکوع دراز کرنا نصف اول مین رمضان کے تاکہ مقتدی حنفی قنوت پڑہکر رکوع
مین ملجاوے اگر امام رکوع دراز نہ کرے تو مقتدی اور کوئی دعا چھوٹی بدل مین قنوت کے
پڑہے جیسا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ
النَّارِ یا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا یَا رَبُّ تین بار پڑہے اگر حنفی امام ہوا ور شافعی مقتدی تو
مقتدی امام کے ساتہہ ایک سلام سے پڑہے یا دو رکعت پڑہکے سلام پہیر کر تیسری رکعت مین
مل جاوے اگر مالکی اور حنبلی حنفی کی اقتدا کرے تو وصل سے پڑہے اور مکروہ ہے نزدیک
امام مالک کے قنوت سواے صبح کے اگرچہ واسطے دفع بلا کے ہوا ور نزدیک امام شافعی کے
تمام فرض نمازون مین قنوت پڑہنا جایز ہے واسطے دفع بلا کے ہوا ور نزدیک امام ابوحنیفہ اور
امام احمد کے صبح کی نماز مین پڑہے امام نہ دوسرے نمازون مین اور سنت ہین نزدیک ائمہ
اربعہ کے دو رکعتین آگے نماز فجر کے اور سنت ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے چار رکعتین
آگے ظہر کے ایک سلام سے اور دو بعد ظہر کے اور پہر دو مستحب اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے
چار رکعتین آگے ظہر کے اور چار بعد دو دو سلام سے پڑہے اور مستحب ہین چار رکعتین آگے
عصر کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہین نزدیک امام شافعی کے دو رکعتین آگے
مغرب کے اور بعد مغرب کے دو رکعتین سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور چہہ مستحب لیکن
نزدیک امام شافعی کے اوّل دو رکعتین در غالب چہہ اور اکثر بیس رکعتین مستحب ہین اور
سنت ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے دو رکعتین بعد عشا کے اور مستحب چار آگے اور بعد عشا
کے اور نزدیک امام احمد کے مستحب ہین چار بعد عشا کے اور نزدیک امام شافعی کے
دو رکعتین سنت ہین بعد عشا کے اور نزدیک امام مالک کے جتنے ممکن ہون پڑہین بعد عشا

کے اور سنت ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے دو رکعتین تحیۃ المسجد کے اور استخارے کے اور
سنت ہے ضحی کی نماز اور وقت اسکا آفتاب ایک نیزہ بلند ہوے بعد سے استوا تک ہے لیکن
افضل ہے پہر دن چڑہے پڑہنا اور اقل اسکے دو رکعتین ہین اور اکثر آٹہہ اور سنت ہے نماز
تہجد کی اور سنت ہین رمضان شریف مین بیس رکعتین تراویح کی جماعت کے ساتہہ دس سلام سے
بعد نماز عشا کے آگے وتر کے اور وتر بہی جماعت سے پڑہے اور مستحب ہین چار رکعتین صلوۃ التسبیح
کی اور حدیث شریف مین ہے جو شخص کہ اس نماز کو پڑہیگا اللہ تعالی اسکے سب اگلے پچہلے
گناہون کو بخشیگا صغیرہ ہون یا کبیرہ خطا سے ہون یا عمداً پوشیدہ ہون یا علانیہ اگر طاقت
ہو تو یہہ نماز ہر روز پڑہا کرے نہین تو ہفتہ مین ایکبار یا مہینے مین نہو سکے تو سال مین ایکبار
یا تمام عمر مین ایکبار اور اسکے چار رکعتین ہین انمین تین سو مرتبہ یہہ تسبیح کہے سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہر رکعت مین ستر پانچ
بار اور اسکے دو طریق ہین ایک طریق مین یہہ تسبیح پندرہ بار کہے آگے قرأت کے اور دس
دس بار کہے بعد قرأت کے اور رکوع اور سجود مین بعد تسبیح رکوع و سجود کے اور اعتدال مین
بعد تحمید کے اور جلوس مین درمیان دو سجدون کے اور دوسری طریق مین قرأت کے بعد
پندرہ بار کہے اور آگے قرأت کے نہ کہے مگر بعد دونون سجدون کے بیٹہکر دس دس بار کہے
اور تشہد بعد تسبیح کے پڑہے اور جائز ہے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے فرض نماز کے سوا تمام نمازین
بیٹہکر پڑہنا بغیر عذر کے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے فرض اور واجب اور سنت فجر کے سوا
باقی نمازین بیٹہکر پڑہنا جائز ہے لیکن بیٹہکر پڑہنے والے کو آدہا ثواب ہے کہڑا رہکر پڑہنے والے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور قیام کی حالت مین تربع سے بیٹہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے
اور مفترش نزدیک امام شافعی کے مرد ہو یا عورت اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے مرد مفترش اور

مشہور ہے مستور کمت منقوبہ

باب ادراك الفريضة

اگر تنہا فرض نماز کے شروع کئے بعد جماعت اسی نماز کی ہووے تو مستحب ہے نزدیک امام احمد کے نماز توڑکے جماعت مین ملنا اور نزدیک امام شافعی کے اگر صبح کی نماز مین ہے یا دوسری نمازون کی تیسری رکعت مین ہے تو نماز تمام کرکے جماعت مین داخل ہووے اگر تیسری رکعت کے واسطے نہین اٹھا ہے تو اوس نماز کو نفل کی نیت کرکے دو رکعتون پر سلام پہیرے اور جماعت مین داخل ہووے اگر دو رکعتین پڑہ چکے سلام پہیرنے سے جماعت نہین ملتی ہے تو نماز کو توڑے اور نزدیک امام مالک کے اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو نماز توڑے اور جماعت مین داخل ہووے اگر پہلی رکعت کا سجدہ کیا ہے اور نماز فجر یا مغرب کی ہے تو نماز کو توڑے اور جماعت مین ملے اگر دو رکعتین پڑہے ہین تو نماز تمام کرے اور صبح کی جماعت مین ملے اور مغرب مین نہ ملے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہے اور ایک یا دو رکعتین پڑہے ہین تو دو رکعتون پر نماز تمام کرے ایسا ہی تیسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو بیٹھکر سلام پہیرے اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور جماعت مین داخل ہووے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر فجر یا مغرب کی نماز ہے تو توڑے اور جماعت مین داخل ہووے دوسری رکعت کا سجدہ نہین کیا ہے تو اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام اور اقتدا نہ کرے اگر ظہر یا عصر یا عشا کی نماز ہے تو توڑے پہلی رکعت کا سجدہ نہین کیا ہو تو اگر سجدہ کیا ہے تو دو رکعت پر تمام کرکے جماعت مین داخل ہووے اگر تیسری رکعت مین ہے اور سجدہ نہین کیا ہے تو توڑے اگر سجدہ کیا ہے تو نماز تمام کرے اور پہر جماعت سے نفل پڑہے مگر عصر مین نہ پڑہے اگر نماز نہین توڑے نیت اقتدا کی کرکے اقتدا کی اثناے نماز مین تو جائز نہین

اور نماز باطل ہوتی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ امام مالک کے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی
کے لاکن جماعت کا ثواب نہین ملے گا اور امام احمد سے دو روایتین ہین ایک مین جایز نہین
دوسرے مین جایز ہے اگر مسجد مین داخل ہووے جماعت کے وقت تو سنت نماز پڑہے نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے مگر جماعت کے بعد پڑہے اور سنت نماز فوت ہو تو قضا کرنا بہی سنت ہے
اور نزدیک امام مالک کے مسجد مین ہے تو سنت نہ پڑہکے جماعت مین داخل ہووے اگر خارج
مسجد سے اور اوس وقت جماعت صبح کی ہووے تو سنت پڑہے بشرطیکہ پہلی رکعت فرض کی
فوت نہ ہوتی ہو نہین تو سنت نہ پڑہکے جماعت مین ملے اور بعد طلوع آفتاب کے قضا کرے
اور مکروہ ہے قضا نماز پڑہنا سوائے فرایض کے مگر یہہ دو رکعتین اور نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اگر داخل ہووے مسجد مین فجر کی جماعت کے وقت تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہووے
بشرطیکہ جماعت ملتی ہو نہین تو سنت نہ پڑہے اور جماعت داخل ہوئے ہے اور بعد طلوع آفتاب کے
زوال تک قضا کرے اگر فرض کیساتہہ سنت قضا کرے اور دوسری کوئی سنت قضا نکرے
بعد وقت کے اگر ظہر کی جماعت کے وقت آوے تو سنت پڑہکے جماعت مین داخل ہوئے
پہلی رکعت جماعت سے ملتی ہو تو نہین سنت نہ پڑہکے جماعت مین داخل ہووے اور بعد
جماعت کے سنت پڑہے وقت ظہر مین اور سنت نماز پڑہنا جماعت کے صفوں کے پیچہے بغیر
کسی حایل کے مکروہ ہے اور صف کے ساتہہ کہڑے پڑہنا سخت کراہیت ہے۔

قضاء الفوائت

اگر کسی شخص کی ایک رات دن کی نمازین جیسے پانچ فرض نمازین اور دو نمازیا اوس سے کم
فوت ہون تو ترتیب سے پڑہنا فرض ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور اول قضا نماز پڑہے

اگرچہ وتر ہو بعد ادا نماز اگر اول ادا نماز پڑھے تو صحیح نہین اور ترتیب کو ساقط کرتی ہے وقت کی[۱] تنگی اور بھول جانا[۲] اور پانچ نمازون سے زیادہ قضا ہونا لیکن تمام قضا نمازین ادا کین تو پھر ترتیب لازم ہوتی ہے ایک بھی باقی رہے تو ترتیب لازم نہین اور نزدیک امام مالک کے ترتیب فرض ہے نماز وقتین اور قضا اور ادا مین چار پانچ نمازین فوت ہون تو زائد ہون تو نہین اور فرض ہے ترتیب ادا نمازونکی جو مشترک ہین وقت مین جیسے ظہر اور عصر کی اور مغرب اور عشا کی اور نزدیک امام شافعی کے قضا نمازین ترتیب سے ادا کرنا سنت ہے اگرچہ وقتیہ نماز کی جماعت فوت ہوتی ہو مگر وقتیہ نماز فوت ہونیکا اندیشہ ہو تو اول وقتیہ پڑھے بعد قضا اور نزدیک امام احمد کے ترتیب فرض ہے قضا بہت رہین یا کم لاکن ادا نماز کا وقت تنگ ہے تو اول ادا پڑھے اور قضا نماز مانند ادا کے ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے پکار کر پڑھنے اور آہستہ پڑھنے مین اور نزدیک امام شافعی کے جہریہ کو سریہ کے وقت مین قضا کرے تو آہستہ پڑھے اور سریہ کو جہریہ کے وقت مین قضا کرے تو پکار کے پڑھے اور نزدیک امام احمد کے جہریہ کو جہریہ کے وقت قضا کرے ساتھ جماعت کے تو پکار کے پڑھے اگر سریہ کے وقت پڑھے یا سریہ نماز کو جہریہ کے وقت پڑھے تو آہستہ پڑھے۔

باب سجود السہو

سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے واجب ترک ہونے سے سہواً اگر عمداً ترک کرے تو نماز کا اعادہ کرے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے واجب فرض کو

[۱] مثلاً ظہر اور عصر فوت ہوین اور مغرب کا وقت اتنا باقی ہے کہ سات رکعتین پڑھ سکتا ہے ظہر اور مغرب پڑھ لیوے ۱۲ منہ

[۲] مثلاً ادا پڑھنے کے وقت قضا یاد نہ ہے ۱۲ منہ

سے کہتے ہین اور سجدہ سہو سنت ہے نزدیک امام مالک کے سنت سو کہ ترک ہو وے سہواً اگر عمداً
ترک ہو تو نماز باطل ہوتی ہے ایک قول سے دوسرے قول مین ایک سنت ترک ہو تو باطل
نہین اور سجدہ سہو بھی نہین اگر دو ترک ہون تو باطل ہے اور وہ چہہ ہین سورہ فاتحہ کے بعد
دوسرا سورہ پڑہنا یا ایک آیت اگرچہ چہوٹی ہو فرض نماز مین آہستہ کے پڑہنا جہر فرض نماز
مین اور آہستہ جہر نماز مین آٹہ قعدہ اولی اور تشہد آخیر اور بہی سجدہ سہو کرے دو یا زاید
سنت خفیفہ ترک ہونے سے اور وہ تسمیع اور تکبیر ہے سواے تکبیر تحریمہ کے اور نزدیک
امام شافعی کے سجدہ سہو سنت ہے سنت الابعاض سے کوئی ایک ترک ہو تو سہواً ہو یا عمداً
وہ چہہ ہین قنوت صبح کی نماز مین اور وتر مین رمضان شریف کے نصف آخیر مین اور قیام واسطے
قنوت کے اور تشہد اول اور قعدہ اولی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قنوت اور تشہد اول
مین اور درود آل پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قنوت اور تشہد آخیر مین اور سجدہ سہو بعد سلام
کے ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایسا کہ آخیر رکعت مین بعد تشہد کے ایک سلام سیدہی طرف
پہیرکر دو سجدے کرے پہر بیٹہکر تشہد اور درود اور دعا پڑہکر سلام پہیرے لاکن مسبوق ہو تو بغیر
سلام کے سجدہ سہو کرے ساتہہ امام کے اور پہر سجدہ سہو کا اعادہ نہ کرے اگر سلام کرے
عمداً تو نماز باطل ہوتی ہے اگر سہواً سلام پہیرے ہمراہ یا آگے امام کے تو مضایقہ نہین اگر
امام کے بعد سلام پہیرے تو سجدہ سہو کرے آخیر نماز مین اور نزدیک امام مالک کے نماز مین
کچہہ زیادہ کیا ہو تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے ساتہہ سجدہ سہو
نہ کرے مگر آخیر نماز مین کرے اگر نماز مین کچہہ نقصان واقع ہو یا دونو جمع ہون تو آگے سلام
کے کرے اور اسوقت مسبوق امام کے ساتہہ سجدہ سہو کرے بشرطیکہ ایک رکعت پائی ہو
نہین تو آخیر نماز مین کرے اور نزدیک امام شافعی کے سب صورتوں مین آگے سلام کے بعد تشہد

اور سجدہ اور دعا کے بعد سجدہ کرے پھر بیٹھکر معًا سلام پھیرے اور مسبوق امام کے ساتھ
سجدہ سہو کرے اور پھر دعا کرے آخر نماز مین اور نزدیک امام احمدؒ کے آگے سلام کے سجدہ
سہو کرے مگر جو صورت کہ بھولکر سلام پھیرے آگے اتمام نماز کے تو بعد سلام کے کرے اور مسبوق
امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے اور اعادہ نہ کرے اور حنفی مقتدی تابعداری کرے شافعی امام
کی سجدہ سہو مین اور شافعی مقتدی حنفی امام کی تابعداری نہ کرے اور مفارقت کی نیت کرکے تنہا
سجدہ سہو کرے اور سلام پھیرے اگر کوئی اخیر قعدہ بھولکر اٹھے جب یاد آوے بیٹھے نزدیک ائمہ
ثلاثہ کے اور سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے اگر یاد آوے سجدہ کرنیکے آگے تو
بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اگر سجدہ کرنیکے بعد یاد آوے تو فرض باطل ہے چاہئے اور ایک
رکعت پڑھے تا کہ سب نفل ہو جاوین لاکن قعدہ اخیر بیٹھکے بھولکر اٹھے اور سجدہ کئے بعد یاد کرے
تو فرض باطل نہین چاہئے اور ایک رکعت پڑھے تا کہ دو رکعتین نفل اور باقی فرض ہون اور
سجدہ سہو کرے اگر پہلا قعدہ بھولکر اٹھے تو بیٹھے نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے قریب قعدہ کے ہو تو
اور سجدہ سہو نہ کرے اگر قریب قیام کے ہو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام مالکؒ کے
اگر ہاتھ اور گھٹنے زمین سے اوٹھا لئے ہون تو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اگر نہین اوٹھائے
ہون تو بیٹھے اور سجدہ سہو نہ کرے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ کے سیدہا کھڑا ہونیکے
آگے یاد آوے تو بیٹھے اگر سیدہا کھڑا ہو گیا تو نہ بیٹھے اور سجدہ سہو کرے اگر پہلے قعدہ سے
مین درود یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نزدیک امام
ابوحنیفہؒ کے بسبب تاخیر ہونے قیام کے اگر اوس سے کم پڑھے تو سجدہ سہو واجب نہین اور
نزدیک امام احمدؒ کے سجدہ سہو سنت ہے درود پڑھنے سے پہلے قعدہ کے مین اور نزدیک امام
مالکؒ کے سجدہ سہو سنت نہین اور نزدیک امام شافعی کے درود نہ پڑھنے سے سجدہ سہو کرے

اگر کسیکو شک ہووے کہ کتنے رکعتین پڑہے ہین مثلاً تین یا چار تو کم کو اختیار کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور سجدہ سہو کرے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے نماز شروع سے پڑہے پہلے وقت شک واقع
ہو تو اکثر ہو تو دل جو یقین کرے اُس کو اختیار کرے اگر یقین نہ ہو تو کم کو اختیار کرے اور قعدہ
بھی کرے وہان جہان گمان ہو قعدۂ اخیر کا اور سجدۂ سہو کرے اور سجدۂ سہو لازم ہے مسبوق پر
امام سلام پھیرنے کے بعد سہو کیا تو اگر اقتدا کے وقت اور سجدہ سہو لازم نہین نزدیک
ائمہ اربعہ کے اگر امام سہو سے سجدہ کرے تو مقتدی کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور نہ کرے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے دو سجدے کافی ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے متعدد سہو ہون تو
لاکن نزدیک امام شافعی کے بہولکر سجدۂ سہو کیا تو پھر سجدۂ سہو کرے ۔

باب صلوۃ المریض

بیمار اگر عاجز آوے کھڑے رہنے سے تو بیٹھکر نماز پڑھے اگر بیٹھنے سے عاجز آوے تو
لیٹ کر اشارے سے سر کے ادا کرے اور منہ قبلہ کے طرف سے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اگر اشارے کرنے سے بھی عاجز آوے تو تاخیر نماز کی کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور
ضرور ہے ایک رات دن سے کم عذر ہووے تو اگر زائد ہو تو قضا ضرور نہین اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے آنکھ کے اشارے سے یا دل سے پڑھے اگر کوئی قادر ہو قیام اور قعود پر اور
رکوع اور سجود ادا نہ کر سکے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے بیٹھکر اشارے سے پڑھے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے کھڑے ہو کر رکوع اور بیٹھکر سجود اشارے سے ادا کرے اگر کوئی پانچ نمازون
تک جنون یا بے ہوشی مین رہے تو اون نمازون کو قضا کرنا ضرور ہے نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اگر چھ یا زیادہ ہون تو قضا نہ کرے بشرطیکہ کسی چیز کے کہانے پینے سے نہوا اور نزدیک

امام مالک اور امام شافعی کے کسی ایک نماز کا وقت جنون یا بے ہوشی مین گذرے بسبب بیماری یا مباح سبب کے تو قضا ضرور نہین اور نزدیک امام احمد کے جنون ہو تو قضا نہ کرے اگر بے ہوشی ہو تو قضا کرے کتنے بھی نمازی ہون اگر کافر اصلی ہو یا مرتد ایمان لاوے تو کفر دنون کی نماز قضا کرنا ضرور نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور قضا فرض ہے نزدیک امام شافعی کے مرتد پر اصلی کافر پر نہین ۔

باب سجود التلاوة

سجدہ تلاوت واجب ہے قاری اور سامع پر سجدے کی آیت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سامع قصد سے سننا اور شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور سجدہ تمام قرآن مین گیارہ ہین نزدیک امام مالک کے اور چودہ نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور دس سجدون مین ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے پہلا سورۂ اعراف مین دوسرا رعد مین تیسرا نحل مین چوتھا بنی اسرائیل مین پانچوان مریم مین چھٹا سورۂ حج کا پہلا سجدہ ساتوان فرقان مین آٹھوان نمل مین نوان الم تنزیل السجدہ مین دسوان حم السجدہ مین گیارہوان نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے ص مین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ص مین سجدۂ تلاوت نہین ہے سجدۂ شکر ہے مستحب ہے خارج نماز مین اگر نماز مین کیا تو نماز باطل ہوتی ہے اگر حنفی امام نے سجدہ کیا ہے تو مقتدی شافعی مفارقت کی نیت کرکے جدا ہووے یا انتظار کرتا ہوا کھڑا رہے اور گیارہوان نزدیک امام شافعی اور احمد کے سورۂ حج کا دوسرا سجدہ بارہوان نزدیک ائمہ ثلثہ کے والنجم مین تیرہوان انشقت مین چودہوان اقرا مین اور کافی ہے

نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک سجدہ اگر مکرر پڑہے تو آیت سجدے کی ایک ہی مجلس مین اور
نزدیک ائمہ ثلثہ کے مکرر کرے اگر شافعی امام سورۂ حج کا دوسرا سجدہ کرے تو حنفی مقتدی سجدہ کرے
اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے سجدہ کی آیت پڑھنا امام سریہ نماز مین اور مکروہ
ہے نزدیک امام مالک کے فرض نماز مین اگرچہ جہریہ ہو اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی کے
لاکن مستحب ہے امام کو سریہ نماز مین پڑہے تو نماز کے بعد سجدہ کرنا اور رکوع سے سجدہ
ادا نہین ہوتا نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ادا ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سجدے
کی نیت کی تو اگر سجدے کی آیت کے بعد تین آیتین یا زاید پڑہین تو رکوع سے سجدہ ادا نہین ہوگا
اور شرایط واسطے سجدۂ تلاوت کے تمام شرائط نماز کے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سجدہ مین
جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور رفع یدین
اور سلام نہ کرے اور نزدیک امام شافعی کے بھی ایسا ہی ہے نماز مین ہو تو اگر خارج نماز ہے تو
نیت اور تکبیر تحریمہ فرض ہے اور مستحب ہے اسوقت رفع یدین اور سجدہ مین جاتے وقت
اور سر اٹھاتے وقت تکبیر کہنا بغیر رفع یدین کے اور فرض ہے سلام بغیر تشہد کے اور
نزدیک امام احمد کے تکبیر کہے واسطے سجدہ کے اور رفع یدین کرے اگرچہ نماز مین ہو اور
اٹھاتے وقت تکبیر کہے اور سلام پھیرے نماز میں نہ ہو تو اور سجدہ مین یہ کہے نزدیک امام
احمد کے سجد وجہی للذی خلقہ وصورہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ
وقوتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین اور نزدیک امام مالک کے یہ اللہم
اکتب لی بہا عندک اجرا وجعلہا لی عندک ذخرا وضع عنی بہا وزرا
واقبلہا منی کما قبلتہا من عبدک داؤد اور نزدیک امام شافعی کے سجد
وجہی سے من عبدک داؤد تک پڑہنا مستحب ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے بھی یہی مستحب ہے

نفل نماز مین یا نماز کے باہر ہو تو اگر فرض نماز مین ہے تو تسبیح پڑہے سجدے کی ۔

باب صلوٰۃ المسافر

مسافر وہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے جس کا سفر تین دن کے مسافت کا رہے کم دنون
سے سال کے اونٹ یا پیادہ کی چال سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو دن کی مسافت کا سفر
رہے معتدل دنون سے سال کے اور یہ دو دن کی مسافت زائد ہے امام ابو حنیفہ کے
تین دن کی مسافت سے کیونکہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک صبح سے شام تک چلنے کی مسافت سَولہ
اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے صبح کی نماز پڑہکر زوال تک چلنے کی مسافت بس ہے اور یہ
مسافت سولا فرسخ کی ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک فرسخ کے تین میل اور نہین ہے
اعتبار فرسخون کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ایک میل کے تین ہزار پانسو ہات ہین
نزدیک امام مالک کے اور ایک ہاتہہ کے ۳۶ انگل اور انگریزی میلون سے ستر پہ پانچ میل ہوئی
ہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایک میل کے چھہ ہزار ہاتہہ اور ایک ہاتہہ کے
چوبیس انگل اور انگریزی میلون سے اسّی پہ پانچ میل ہین اور واجب ہے مسافر کو قصر کرنا
یعنے چار رکعتون کی فرض نماز کو دو رکعتین پڑہنا نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر چار رکعتین
پڑہے گا تو گنہگار ہوگا مگر نماز ادا ہو جائے گی اگر دوسری رکعت مین قعدہ کیا ہو تو نہین
تو فرض باطل ہے اور وہ نماز نفل ہوگی اور نزدیک امام مالک کے قصر کرنا سنت
موکدہ ہے اگر قصر نہین کیا تو اعادہ کرے وقت باقی رہے تک اور نزدیک امام شافعی کے
امام احمد کے قصر کرنا افضل ہے اگر قصر نہین کیا تو مضائقہ نہین اور جائز نہین نزدیک ائمہ
اربعہ کے قصر کرنا مغرب اور صبح کی نماز کو اگر اثنائے نماز مین قصر کی نیت اقامت کی کی تو چار

رکعتین پڑہنا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور نماز توڑے نزدیک امام مالک کے ایک رکعت
نہین پڑہے ہو تو اگر ایک رکعت پڑہے ہو تو دو رکعت پر تمام کرکے نفل کر ڈالے اور پہر چار رکعت
فرض پڑہے اور سفر باطل ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پندرہ رات دن رہنے کی نیت
کرنے سے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے چارون کی نیت کرنے سے اور نزدیک
امام احمد کے اکیس فرض نماز پڑہنے تک رہنے کی نیت کرنے سے اگر مسافر کسی شہر مین سفر کے
دنون سے زائد رہے بغیر نیت اقامت کے اس ارادے سے کہ کل یا پرسون چلا جاؤنگا تو قصر
کرے جتنی مدت رہے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور جائز ہے نزدیک امام شافعی کے اٹھارہ دن تک
قصر کرنا اوس سے زیادہ جائز نہین اگر مسافر مقیم کی اقتدا کرے تو قصر نہ کرے نزدیک ائمہ اربعہ
کے اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو امام سلام پہیرنے کے بعد مقتدی پہر دو رکعتین پڑہکر سلام پہیرے
نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن اون دو رکعتون مین قرآت نکرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور قرآت
کرے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اگر نماز سفر کی مقیم ہو البعد قضا کرے تو قصر کرے نزدیک امام ابو حنیفہ
اور امام مالک کے اور قصر نکرے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اگر نماز اقامت کے دنون کی
قضا کرے سفر مین تو قصر نہ کرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سفر گناہ کا نہ رہنا شرط ہے واسطے
قصر کے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور شرط نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور جائز ہے نزدیک امام
شافعی اور امام احمد کے جمع کرنا دو نمازون کو یعنے ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو سفر مین جمع
تقدیم کرے یا جمع تاخیر یعنے عصر کو ظہر کے وقت یا ظہر کو عصر کے وقت اور مغرب کو عشا کے وقت
یا عشا کو مغرب کے وقت پڑہے لاکن شرط ہے واسطے جمع تقدیم کے پہلی نماز اول پڑہنا اور نیت
کرنا جمع کی اور پے درپے نماز پڑہنا اور سفر مین رہنا دوسری نماز شروع کرنے تک اگر جمع تاخیر ہو
تو پہلی نماز کا وقت گذرنے کے آگے اور نماز شروع کرنیکے وقت جمع تاخیر کی نسبت کرے اور

نزدیک امام مالک کے جمع جایز ہے خشکی کے سفر مین فقط اور جمع نہین کرنا اولی ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جمع جائز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر عرفات مین محرم کو جایز ہے عرفے کے دن ظہر اور عصر کو جمع کرنا ظہر کے وقت ساتھہ ایک اذان اور دو اقامت کے جماعت سے اور جایز ہے اوسی روز مزدلفہ مین مغرب اور عشا کو جمع کرنا عشا کے وقت اگر مغرب کو عشا کے وقت کے آگے پڑہے تو اعادہ کرے مغرب کا طلوع فجر تک اور جمع جایز ہے بیمار کو جبکہ مشقت ہوتی ہو ہر ایک نماز وقت پر پڑہنے سے نزدیک ائمہ ثلاثہ کے سواے امام ابوحنیفہ کے اور جایز ہے جمع تقدیم نزدیک امام شافعی کے بسبب برسات کے بشرطیکہ پہلی نماز کے سلام کے وقت برسات ہو اور لوگ دور سے آکے جماعت سے نماز پڑہتے ہون اور راستے مین اذیت ہو بسبب برسات کے اور جایز نہین جمع تاخیر اور اولے اور برف مانند برسات کے ہین جبکہ گہلین اور کپڑے تر ہو دین اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جایز ہے جمع تقدیم درمیان مغرب اور عشا کے فقط اور جائز نہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے ۔

باب صلوة الجمعة

جمعہ کی نماز فرض ہے ہر مرد پر جو مسلمان اور عاقل و بالغ رہے اور غلام اور مسافر اور بیمار پر نہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسکے واسطے کئی شروط ہین از انجملہ شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہر ہونا یعنے ایسا مقام ہو کہ جسوقت وہانکے لوگ جمع ہون تو وہان کی بڑی مسجد مین نہ سماوین یا شہر کا کنارہ رہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جمعہ فرض ہے اوس جاے کہ جہان اتنے لوگ ہون کہ جنکی ضرورت جماعت مین ہے اور اذن عام اور سلطان کا حاضر ہونا یا حکم ہونا شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور مستحب نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جماعت شرط ہے نزدیک ائمہ اربعہ

کے اور کافی ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے تین مرد عاقل و بالغ رہنا سوائے امام کے اور نزدیک امام مالک کے شرط ہے بارا آدمی رہنا سوائے امام کے متوطن اوسی شہر کے جنپر نماز جمعہ فرض ہے
اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے چالیس آدمی ضرور ہین امام ملاکر متوطن اوسی شہر کے جنپر نماز جمعہ فرض ہے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے امامت غلام اور مسافر اور ممیز لڑکے کی امام کے سوائے چالیس آدمی ہون تو اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے جائز نہین اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اتنے لوگ امام کے سلام تک رہنا اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے پہلی رکعت کا سجدہ کئے تک رہے تو جمعہ صحیح ہے نہین تو باطل ہے اور جایز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے متعدد مسجدون مین جمعہ کی نماز پڑہنا اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے لاکن شہر بڑا ہے اور سب لوگ ایک مسجد مین جمع ہونا ممکن نہین تو بقدر حاجت تعدد مساجد کا جائز ہے اور ایک خطبہ شرط ہے اور دو سنت آگے نماز کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور دو خطبے شرط ہین آگے نماز کے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور تین شروط ہین نزدیک امام شافعی کے ہر خطبے مین حمد اللہ تعالی کی ساتہہ لفظ حمد[ف] اور اللہ کے رہنا اور صلوۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ساتہہ لفظ صلوۃ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ایک اسم مبارک صراحۃً رہے اگر حضرت کا اسم مبارک آگے مذکور ہونیکے سبب سے ضمیر لاوے مثلاً کہے صلی اللہ علیہ تو صحیح نہین اور وصیت کرنا تقوی کی اور یہہ دونون[ف] لفظ رہنا شرط نہین اگر اَطِیْعُوا اللّٰہَ کہے تو بھی کافی ہے اور شرط ہے دوسرے خطبے مین دعا واسطے مومنین کے اور قرآن شریف کی ایک آیت رہنا شرط ہے پہلے مین ہو یا دوسرے مین لاکن پہلے مین سنت ہے اور نزدیک امام احمد کے حمد اور صلوۃ اور وصیت اور تقوی اور قرآن شریف کی ایک آیت شرط ہے ہر خطبے مین اور دعا واسطے مومنین کے سنت ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے یہہ سب سنتین ہین اور سنت ہی نزدیک

ف خواہ لفظ مصدر سے ہو یا مشتق سے ۱۲ منہ ف یعنے وصیت اور تقوے ۱۲ منہ

ائمہ اربعہ کے خطبہ منبر پر بیٹھ پڑہنا اور خطبہ اور نماز ظہر کے وقت پڑہنا شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور جائز ہے نزدیک امام احمد کے آگے زوال سے مانند عید کے اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے سلام کرنا خطیب جسوقت منبر کے نزدیک پہنچے نزدیک کے لوگون پر اور جسوقت
منبر پر چڑہے تمام پر سلام کہکے بیٹھے اور سلام کرنا مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک
امام مالک کے مستحب ہے سلام جب نکلے امام منبر پر چڑہنے کے لئے اور مکروہ ہے منبر پر چڑہنے
بعد اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ پڑہتے وقت عصا یا تلوار پکڑنا اور فرض ہے نزدیک
امام مالک اور امام شافعی کے کہڑے رہکر دونون خطبے پڑہنا اور سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ
اور امام احمد کے اور شرط ہے طہارت اور ستر عورت اور بیٹہنا درمیان دونون خطبون کے
نزدیک امام شافعی کے اور سنت نزدیک ائمہ اربعہ کے خطبہ اتنے لوگ سننا کہ جنکی ضرورت
جماعت مین ہے اور خطبہ پڑہتے وقت نماز نہ پڑہے نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن تحیت المسجد
پڑہے اسیوقت آوے تو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نہ نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام
مالک کے اور خطبہ پڑہتے وقت بات کرنا حرام ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مکروہ ہے نزدیک
امام شافعی کے اور شرط ہے نزدیک امام مالک کے جو شخص خطبہ پڑہتا ہے وہی نماز پڑہنا مگر خطبہ
پڑہے بعد کچہہ عذر ہووے جیسے جنون وغیرہ تو دوسرے امام کے ساتہہ نماز پڑہے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے خطیب اور امام ایک ہی رہنا شرط نہین لاکن مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے
ایک شخص خطبہ اور دوسرا نماز پڑہنا اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کی پہلی رکعت مین
سورۂ جمعہ یا سبح اسم پڑہنا دوسری مین سورۂ منافقون یا ہل آتی اور قرات پکار کے کرنا واجب ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص امام کے ساتہہ قعدے
مین ملے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے جمعہ صحیح ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دوسری رکعت

رکوع مین ملا ہے تو ایک رکعت پڑہے جمعہ کی اگر رکوع کے بعد ملا ہے تو چار رکعتین پڑہے
ظہر کی اگر جمعہ کی نماز مین سلام سے آگے عصر کا وقت داخل ہووے تو نماز باطل ہوتی ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور صحیح ہے نزدیک امام مالک کے مغرب تک اور نزدیک امام
شافعی کے چار رکعتین پڑہے ظہر کے اور نزدیک امام احمد کے تکبیر تحریمہ کے بعد عصر کا
وقت داخل ہووے تو جمعہ صحیح ہے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سفر کرنا جمعہ
کے روز بعد زوال کے نماز نہین پڑہکر اور آگے زوال کے مکروہ نہین اور نزدیک امام
مالک اور امام احمد کے بعد زوال کے حرام ہے اور آگے زوال کے مکروہ اور نزدیک
امام شافعی کے حرام ہے آگے اور بعد زوال کے مگر راستے مین نماز ملتی ہے یا ضرر ہے
بسبب چھوٹ جانے رفیقون کے اور سفر معصیت کا نہین ہے تو جایز ہے اور حرام ہے
بیع پہلی اذان سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دوسری اذان سے نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جمعہ کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا
واسطے نماز کے اور سورۂ کہف اور درود بہت پڑہنا۔

باب صلوٰۃ العیدین

عید کی نماز واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت موکدہ نزدیک امام مالک اور امام
شافعی کے اور فرض کفایہ نزدیک امام احمد کے اور شرایط عیدین کے مانند جمعہ کے ہین
سواے خطبے کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام احمد کے اور کوئی شرط نہین نزدیک
امام مالک اور امام شافعی کے اور اسکے دو رکعتین ہین بغیر اذان اور اقامت کے اور نماز
کے بعد دو خطبے پڑہنا سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور وقت نماز کا آفتاب ایک نیزہ بلند

ہوتے تب سے زوال تک ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طلوع آفتاب سے زوال تک نزدیک
امام شافعی کے اور مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے نفل نماز پڑہنا آگے نماز عید کے
نماز کی جاے مین اور گھر مین اور بعد نماز کے فقط نماز کی جاے مین لاکن عوام لوگ کسی جاے
مین نماز پڑہین تو منع نہ کرے اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مکروہ ہے نماز کی جاے
مین مگر مسجد مین نماز پڑہتے ہین تو نزدیک امام مالک کے مکروہ نہین اور نزدیک امام شافعی
کے فقط امام کو مکروہ ہے اور سنت ہے عید کے روز غسل کرنا اور بہتر کپڑے پہنا اور خوشبوئی
لگانا اور مسواک کرنا اور عید الفطر مین آگے نماز کے خرما یا اور کوئی چیز کہانا اور عید الضحی مین
آگے نماز کے کچہہ نکہانا اور راستے مین تکبیر کہتے ہوے عیدگاہ کو جانا نزدیک ائمہ اربعہ
کے اور تکبیرات زواید عیدین مین نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر رکعت مین تین تین ہین اور نزدیک
امام شافعی کے پہلی رکعت مین سات اور دوسری مین پانچ اور نزدیک امام مالک اور امام
احمد کے پہلی مین چھے دوسری مین پانچ اور تکبیرین پہلی رکعت مین بعد ثنا کے ہین دوسری
مین بعد قرأت کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور ہر رکعت مین آگے قرأت کے ہین نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے تسبیح درمیان ہر دو تکبیر کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد
کے اور مستحب نہین نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے اور تسبیح یہہ کہے نزدیک
امام شافعی کے سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ
اور نزدیک امام احمد کے یہہ اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَصَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا اور سنت ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ہر تکبیر زائد کے وقت ہاتون کو
اٹہانا اور نزدیک امام مالک کے نہین اٹہانا اولی ہے اور مستحب ہے نزدیک امام احمد کے

پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین ھل اتی پڑہنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مستحب ہے پہلی رکعت مین سورہ قاف یا سبح اسم اور دوسری مین اقترب یا ہل اتی اور امام قرأت پکار کے کرنا واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے تکبیرات تشریق کہنا اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تکبیرات تشریق عرفہ کی صبح سے شروع کرے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ظہر سے نزدیک امام مالک کے اور انتہا نزدیک امام مالک کے تیرہوین کی صبح تک ہے اور مذاہب ثلثہ مین تیرہوین کے عصر تک ہی اور تکبیر بعد ہر نماز کے کہے نزدیک امام شافعی کے خواہ فرض ہو یا نفل یا جنازہ خواہ ادا ہو یا قضا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے فقط [illegible] کے بعد کہے لاکن قضا نماز کو تکبیر نہ کہے نزدیک امام مالک کے اور کہے نزدیک [illegible] حنیفہ اور امام احمد کے بشرطیکہ انہین روزون کی نماز ہووے اور تکبیر نزدیک [illegible] حنیفہ اور امام احمد کے یہہ کہے اللّٰهُ اکبر اللّٰهُ اکبر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰهُ و[illegible] اکبر اللّٰهُ اکبر و للّٰہِ الحمد اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے یہ اللّٰهُ اکبر اللّٰهُ اکبر اللّٰهُ اکبر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰهُ واللّٰهُ اکبر اللّٰهُ اکبر وللّٰہِ الحمد اگر عیدین مین امام حنفی ہو اور مقتدی شافعی یا شافعی امام اور مقتدی حنفی تو تکبیرون کے عدد مین اور تقدیم و تاخیر مین امام کی تابعداری کرے۔

باب صلوٰۃ الکسوف و الخسوف

سنت ہین دو رکعتین سورج گہن کے وقت نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ہر رکعت مین نزدیک امام ابو حنیفہ کے ایک رکوع ہے مانند دوسری نمازون کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو

رکوع اور دو قیام اور دو قرأت ہین اور قرأت جہری کرے نزدیک امام احمد کے اور آہستہ نزدیک نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور سنت ہی جماعت سے پڑہنا اور قرأت اور رکوع کو دراز کرنا نزدیک ائمہ اربعہ کے لاکن نزدیک امام ابو حنیفہ کے امام جمعہ کا ہے تو جماعت سے پڑہے نہین تو تنہا تنہا اور سنت ہین دو رکعتین چاند گہن کے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہی نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جماعت سے پڑہنا ساتہہ دو رکوع اور دو قیام اور دو قرأت کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے تنہا تنہا پڑہے ایک رکوع سے اور قرأت آہستہ کرے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور پکار کر نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور دو خطبے بھی پڑہے نزدیک امام شافعی کے سورج گہن ہو یا چاند گہن بعد نماز کے اور ارکان اور سنن مانند جمعہ کے ہین اور خطبہ نہین ہے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے لاکن ذکر اور دعا کرتے رہے گہن چھوٹے تک۔

باب صلوٰۃ الاستسقاء

اور جب برسات موقوف ہووے تو دعا اور استغفار کرے اور نماز تنہا تنہا پڑہے آہستہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو رکعتین جماعت سے پڑہنا پکار کر سنت ہے نزدیک ائمہ ثلٰثہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے اور تکبیرات بھی کہے مانند عید کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فقط اور نہین ہے خطبہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور دو خطبے پڑہے بعد نماز کے نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور امام محمد کے اور ایک خطبہ ہی نزدیک امام احمد اور امام ابو یوسف کے اور خطبہ مین استغفار بہت کرے اور خطبہ ثانیہ کے درمیان امام قبلہ کے طرف متوجہ ہوکر چادر کو الٹے اور مقتدی مرد بھی بیٹھے ہوے

اپنی اپنی چادر سے الٹے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ جو سیدھے کاندھے پر ہے اسکو بائین پر کرے
جو بائین کاندھے پر ہے اسکو سیدھے پر لاکن چادر مدور اور مثلث اور زائد یعنی نہین ہے
تو اوپر کی جانب نیچے کے جانب کو اور یہی کرے نزدیک امام شافعی کے فقط ایسا
کہ سیدھے طرف کے نیچے کے کنارے کو بائین ہاتھہ سے پکڑے اور بائین طرف کے
نیچے کے کنارے کو سیدھے ہاتھہ سے پکڑ کر دونون ہاتھہ پیچھے کرے تا کہ کنارہ سیدھے
ہاتھہ کا سیدھے کاندھے پر ہو اور بائین ہاتھہ کا بائین کاندھے پر اور نزدیک امام ابو یوسف
اور امام محمدؒ کے چادر کو الٹے امام ایسا کہ نیچے کے جانب کو اوپر اور اوپر کے جانب کو نیچے
کرے ممکن ہو تو نہین تو نہین تو جو سیدھے کاندھے پر ہے اسکو بائین پر اور جو بائین
پر ہے اس کو سیدھے کاندھے پر کرے۔

باب صلوٰۃ الخوف

جبکہ خوف دشمن کا ہو سفر یا حضر مین امام مقتدیون کو گروہ کرے ایک کو دشمن کے طرف
روانہ کرے دوسرے کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو رکعتون کی نماز ہو تو اگر تین یا چار
رکعتون کی ہے تو پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پڑھے بعد یہ گروہ دشمن کے طرف
جاوے اور دوسرا گروہ دشمن کے طرف سے آوے اور امام اونکے ساتھ باقی نماز
ادا کرے اور سلام پھیرے امام تنہا تب یہ گروہ دشمن کے طرف جاوے اور پہلا گروہ آکر
اپنی نماز بغیر قرأت کے تمام کرکے دشمن کے مقابلے کو جاوے تب دوسرا گروہ آکر قرأت
سے نماز پڑھے نزدیک امام ابو حنیفہ کے خواہ دشمن قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو اور نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے دشمن قبلے کے طرف نہو تو دو گروہ کرے ایک کو دشمن کے

مقابل کہڑا کرے دوسرے کے ساتھہ ایک رکعت ادا کرے جبوقت امام واسطے دوسری
رکعت کے کہڑا ہو پہلا گروہ امام سے مفارقت کی نیت کرکے نماز کو تمام کرے اور مقابلہ کو
دشمن کے جاوے بعد دوسرا گروہ آکر ہمراہ ایک رکعت ادا کرے اور امام قیام کو دراز کرے
تاکہ وہ لوگ آکر ملین جب امام واسطے تشہد کے بیٹھے تب وہ گروہ اٹھکر اپنی باقی نماز ادا
کرے اور امام تشہد مین اونکا انتظار کرے تاکہ اونکے ساتھہ سلام پہیرے اور نزدیک امام
مالک کے بہی ایسا ہی ہی لیکن امام تشہد پڑہے بعد سلام کرے اور مقتدیونکا انتظار نکرے
خواہ دشمن قبلے کیطرف ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ کے قبلہ کیطرف
دشمن ہو تو امام قوم کو دو صف کرے اور سب کے ساتھہ احرام باندہے جب امام نے سجدہ کیا
تو پہلی صف امام کے ساتھہ سجدہ کرے دوسری نگہبانی کرتی ہوئی کہڑی رہے اور جب
امام دونون سجدونسے فارغ ہو تب کہڑی ہوئی صف سجدہ کرکے کہڑی رہے اور پہلی
صف موخر ہووے اور دوسری مقدم ہووے اور امام کے ساتھہ سجدہ کرے اور جو موخر
ہے نگہبانی کرے اور جب امام اور صف اول سجدونسے فارغ ہون تب دوسری صف
سجدہ کرکے تشہد پڑہے اور امام سب کے ساتھہ سلام پہیرے۔

باب الجنازہ

میت کو غسل دینا فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور افضل ہے گرم پانی سے
غسل دینا نزدیک امام ابوحنیفہ کے لاکن بہت گرم نکرے کیونکہ اذیت ہوتی ہی میت کو
مانند زندے کے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ کے ٹہنڈے پانی سے غسل دیوے
مگر گرم پانی کی ضرورت ہو بسبب ٹہنڈ وغیرہ کے تو گرم کرے اور نزدیک امام مالک کے

گرم اور ٹھنڈا دونون برابر ہین افضلیت مین اور جایز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل دینا عورت
اپنے مرد کو اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دینا مرد اپنی عورت کو اور جایز ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمدؒ کے عورت کو مرد اور
مرد کو عورتین غسل دینا اگرچہ محرم رہین اگر کسی جائے مرد کی میت ہے اور نہ رہین وہان سوائے
عورتون کے یا عورت کی میت ہے اور نہین سوائے مردون کے تو میت کو تیمم کرا دے
مگر غیر محرم ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمم کرادے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جایز
ہے غسل دینا مرد محرم عورتون کو اور عورتین محرم مردون کو اگر فقط غیر محرم رہین تو تیمم کرا دے
اور اولی واسطے غسل کے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے مرد کو قرابتدار مرد اور عورت
کو قرابتدار عورتین اور نزدیک امام مالک کے اولی مرد کو اوس کی عورت ہے اور عورت کو
اوسکا مرد ہے اور نزدیک امام احمدؒ کے وصی اولی ہے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
غسل کی جائے کوئی نہین رہنا سوائے غاسل اور اسکے مددگارون کے اگر بچہ پیدا ہوا
بعد علامت حیات کی پائی جاوے تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے غسل دیوے اور نماز نہ پڑہے
اگر حیات نہ پائی جاوے تو غسل دیوے اور نماز نہین پڑہکر کپڑے مین لپیٹ کے دفن کرے
بچے کی صورت کامل ہو یا نہ ہوا اور نزدیک امام مالک کے حیات پائی جاوے تو
غسل اور نماز ہے نہین تو نہ غسل ہے نہ نماز مگر خون دہونا مستحب ہے اور کپڑے مین لپیٹکر
دفن کرنا واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے حیات پائی جاوے تو نماز اور غسل ہے
اگر حیات نہین اور صورت کامل ہے تو غسل دیکر کفن پہنا کے دفن کرے اور نماز نہ پڑہے
اگر صورت کامل نہین ہے تو فقط کپڑے مین لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام احمدؒ کے
اگر چار مہینے یا زاید مین پیدا ہو تو غسل دیکر نماز پڑہکے دفن کرے اگرچہ حیات معلوم نہو

اگر کوئی حاملہ مرجاوے اور پیٹ مین اسکے بچہ زندہ رہے تو پیٹ چیر کے بچہ نکال لیوے نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور پیٹ چیرنا حرام ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے لاکن بچہ مرنیکے
بعد میت کو دفن کرے اور نزدیک امام شافعی کے پیٹ چیرے اگر بچہ پیدا ہوکر جینے کی
امید ہے تو نہین تو نہ چیرے بچہ مرنیکے بعد دفن کرے اگر آدمی کا بدن آدہے سے
زائد ملے بغیر سر کے یا آدہا ساتھ سر کے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے غسل دیوے اور نماز
پڑہکر دفن کرے اوس سے کم ملے تو فقط کپڑا لپیٹکر دفن کرے اور نزدیک امام مالک کے
دو ثلث بدن کے ملین تو غسل اور نماز ہے اوس سے کم ہو تو نہین اور نزدیک امام شافعی
اور امام احمد کے کوئی ایک جزو آدمی کا ملے جس سے مرنا اوسکا یقین ہو تو غسل دیوے اور
کپڑے مین لپیٹکر نماز پڑہکے دفن کرے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے غسل کرنا غاسل
میت کو غسل دینے بعد اور شہید کو غسل نہ دیوے اور نماز نہین پڑہکر انہین کپڑون سے
خون آلودہ دفن کرے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے اگرچہ اسپر غسل فرض ہے
یا لڑکا یا مجنون رہے اور نزدیک امام احمد کے شہید پر غسل رہے ہے تو غسل دیوے اور نماز
پڑہے نہین تو نہ غسل ہے نہ نماز اگرچہ لڑکا یا مجنون ہو اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے شہید پر
غسل رہے ہے یا مجنون یا لڑکا ہے تو غسل دیکر نماز پڑہے نہین تو بغیر غسل کے نماز پڑہے اور
کفن دینا میت کو فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفن مسنون نزدیک امام ابوحنیفہ
کے مرد کے واسطے تین کپڑے ہین قمیص اور ازار اور لفافہ اور واسطے عورت کے پانچ
کپڑے قمیص اور دامنی اور ازار اور سینہ بند اور لفافہ اور نزدیک امام مالک کے واسطے
مرد کے پانچ کپڑے دو لفافے اور ازار اور قمیص اور عمامہ اور سات کپڑے واسطے عورت کے

ف اگر ان کپڑون پر خون کے سوا اور کوئی نجاست ہو تو دہونا واجب ہے اگر وہ کپڑے کافی نہوں تو پہر دوسرے کپڑے
زیادہ کرین ۱۲ منہ

آزار اور قمیص اور دامنی اور چار لفافے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے واسطے مرد کے تین لفافے اور واسطے عورت کے پانچ کپڑے آزار اور دامنی اور قمیص اور دو لفافے اور عورت کے سر کے بالون کو نزدیک امام ابو حنیفہ کے دو حصے کر کے چھاتی پر قمیص کے اوپر رکھکر دامنی سے ڈھانپے اور نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے تین حصے کر کے پیچھے ڈالے اگر میت احرام حج کا باندھی ہوئی ہو تو سیا ہوا کپڑا پہنانا اور مرد کا سر اور عورت کا منھ ڈھانپنا اور خوشبوئی لگانا جائز نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور نماز جنازہ کی فرض کفایہ ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحق واسطے امامت کے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سلطان ہے بعد قاضی بعد امام جامع کا بعد محلے کی مسجد کا ولی میت کا اور نزدیک امام مالک اور امام احمد کے وصی اولی ہے بعد سلطان بعد ولی اور نزدیک امام شافعی کے ولی میت کا افضل ہے سب سے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے قبر پر اور غائب پر نماز پڑھنا بشرطیکہ اس میت کے دفن کے آگے نماز پڑھنے والا مکلف ہے نہین تو صحیح نہین اور نزدیک امام احمد کے ایک مہینے تک جایز ہے دفن کے دن سے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور امام مالک کے لیکن بغیر نماز کے دفن کئے ہون تو جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے قبر پر جبتک کہ میت پارہ پارہ نہ ہوا اور نزدیک امام مالک کے جایز ہے جبتک کہ گمان نہ ہو فنا کا اگر جنازہ کی نماز کی جماعت ہونے کے بعد پھر دوسرے لوگ آوین تو نماز پڑھنا جائز ہے جماعت سے ہو یا تنہا نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور جایز نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ ہے نماز جنازہ کی مسجد مین پڑھنا جنازہ مسجد مین رکھکر اگر چہ مسجد مین رہے تو بھی بے ضرورت مسجد مین کھڑے رہنا مکروہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور مکروہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے دونون صورت مین اور

افضل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کہڑا رہنا امام کا میت کے سینے کے مقابل اور نزدیک
امام مالک کے مرد کے جنازے پر بیچ مین کھڑا رہے اور عورت کے کاندھے کے مقابل کہڑے
اور نزدیک امام شافعی کے مرد کے جنازہ پر مقابل سر کے اور عورت کے جنازے پر مقابل کمر کے
اور نزدیک امام احمد کے مرد کے جنازے پر مقابل سینے کے اور عورت کے جنازے پر بیچ
مین کہڑا رہے اور جنازہ کی نماز مین سب شرائط نماز کے ہین اور قیام اور چار تکبیرین فرض
ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے رفع یدین
ساتھ ہر تکبیر کے بعد سنت ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے پڑھنا یعنے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَائُكَ اور سورہ فاتحہ قرات کی
نیت سے تاکہ شافعی اور حنبلی کی نماز صحیح ہو اور نزدیک امام مالک کے فرض ہے بعد ہر تکبیر کے سوائے
چوتھی کے دعا کرنا واسطے میت کے اور امام مالک فرماتے ہین احسن دعا اُن مین جنازے کی
جو سنی مین نے دعا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے وہ یہہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا
شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ
سَيِّئَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ اور دعا کے آگے حمد اور
صلوۃ کہنا مستحب ہے اگر لڑکا ہو تو یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ عَبْدُكَ وَابْنُ
عَبْدِكَ اَنْتَ خَلَقْتَهٗ وَرَزَقْتَهٗ وَاَنْتَ اَمَتَّهٗ وَاَنْتَ تُحْيِيْهِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِوَالِدَيْهِ سَلَفًا وَذُخْرًا وَفَرَطًا وَاَجْرًا وَثَقِّلْ بِهٖ
مَوَازِيْنَهُمَا وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَلَا تَفْتِنَّا وَاِيَّاهُمْ بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ

اَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ كَفَالَةِ اِبْرَاهِيْمَ وَاَبْدِلْهُ دَارًا
خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَعَافِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے فرض ہی بعد پہلی تکبیر کے
سورۂ فاتحہ اور بعد دوسری تکبیر کے درود پڑھنا سنت ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور فرض
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور بعد تیسری تکبیر کے دعا کرنا سنت ہی نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور یہ دعا پڑھے نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا
وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ
تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ
وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ
وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ
وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا
مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهٖ
وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور یہ دعا بھی زیادہ کرنا مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے
اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ خَرَجَ مِنْ رَوْحِ الدُّنْيَا وَسَعَتِهَا
وَمَحْبُوْبِهٖ وَاَحِبَّائِهٖ فِيْهَا اِلٰى ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَمَا هُوَ لَاقِيْهِ كَانَ
يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ وَاَصْبَحَ فَقِيْرًا
اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ وَقَدْ جِئْنَاكَ رَاغِبِيْنَ اِلَيْكَ

شُفَعَاءَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنْ کَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا
فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِکَ رِضَاکَ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَهٗ
وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَجَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَلَقِّهٖ بِرَحْمَتِکَ الْاَ
مْنَ مِنْ عَذَابِکَ حَتّٰی تَبْعَثَهٗ اِلٰی جَنَّتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اگر میت لڑکے
کی یا دیوانے کی ہو تو یہ پڑھے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا
وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا اور نزدیک
شافعی کے میت لڑکے کی ہو تو اللهم اغفر لحینا سے فتوفه علی الایمان تک پڑھکر یہ پڑھے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فَرَطًا لِاَبَوَیْهِ وَسَلَفًا وَّذُخْرًا وَّعِظَةً وَّاعْتِبَارًا وَّ
شَفِیْعًا وَّثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِیْنَهُمَا وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ عَلٰی قُلُوْبِهِمَا وَلَا تَفْتِنْهُمَا
بَعْدَهٗ وَلَا تَحْرِمْهُمَا اَجْرَهٗ اور نزدیک امام احمد کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ
لِوَالِدَیْهِ ذُخْرًا وَّفَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا اَللّٰهُمَّ ثَقِّلْ بِهٖ مَوَازِیْنَهُمَا
وَاَعْظِمْ بِهٖ اُجُوْرَهُمَا وَاَلْحِقْهُ بِصَالِحِ سَلَفِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاجْعَلْهُ
فِیْ کَفَالَةِ اِبْرَاهِیْمَ وَقِهٖ بِرَحْمَتِکَ عَذَابَ الْجَحِیْمِ اگر میت عورت یا لڑکی
کی ہو تو ضمایر مونث کے کہے سب دعاؤں میں مذاہب اربعہ کے اور بعد تکبیر کے کچھ
نہ پڑھکر فقط سیدھی طرف سلام پھیرے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے اور یہ پڑھے
نزدیک امام ابوحنیفہ کے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دو طرف سلام پھیرے اور نزدیک امام شافعی کے اَللّٰهُمَّ
لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ پڑھکر دو طرف سلام پھیرے اور افضل ہے
نزدیک امام ابوحنیفہ کے جنازہ کے پیچھے چلنا اور نزدیک امام شافعی کے آگے چلنا اور نزدیک

امام مالک اور امام احمد کے سوار ہو تو پیچھے چلے اور پیادہ آگے اور مستحب ہے
نزدیک امام شافعی کے جنازہ دیکھے تو کھڑا رہنا بیٹھا ہوا شخص اور نزدیک ائمہ
ثلثہ کے مکروہ ہے مگر جنازہ کے ساتھ جانے کے ارادہ سے کھڑا رہا تو مکروہ
نہین اور افضل ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے میت کو قبر مین داخل کرنا قبلے
کے طرف سے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کے پائین طرف سے داخل کرنا
افضل ہے اگر عورت کی میت ہو تو قبر پر پردہ کرنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ
کے اگر مرد کی میت ہو تو پردہ کرنا مکروہ ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد
کے اور مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے اور نہ مکروہ ہے نہ مستحب نزدیک امام
مالک کے اور میت کو قبر مین سیدھے بازو جھکا کر رکھے ایسا کہ منہ قبلہ کے
طرف رہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بھی مستحب ہے نزدیک امام شافعی کے
میت کا کلہ کھولکر مٹی پر رکھنا اور افضل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے قبر کو مسنم
بنانا یعنے مانند اونٹ کے کوہان کے اور نزدیک امام شافعی کے مسطح کرنا افضل
ہے اور حدیث شریف مین ہے جو کہ رہا ساتھ جنازے کے نماز پڑھنے تک
تو اس کو اجر ایک قیراط کا ہے اور جو کہ رہا دفن تک تو اوسکو اجر دو قیراط کا
اور صحابہ نے پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو قیراط کیا ہین تو فرمایا
مانند دو بڑے پہاڑ کے ہین اور امام مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے خواب
مین پوچھا اللہ تعالی نے آپکے ساتھ کیا کیا تو فرمایا مغفرت کی میری بسبب ایک کلمہ
کے جو کہتا تھا مین جنازہ دیکھکر اور اوسکو امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ
عنہ کہتے تھے یعنے سبحان الحی الذی لا یموت۔

باب الصلوٰۃ فی الکعبۃ

جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے کعبے کے اندر فرض اور نفل نماز پڑہنا بغیر کراہت کے اور کعبے کے اوپر جایز ہے ساتھ کراہت کے بسبب تعظیم کے اور نزدیک امام شافعی کے جایز ہے کعبے کے اندر اور اوپر بشرطیکہ کعبے کے اندر دیوار کے طرف متوجہ ہووے یا دروازہ کے طرف جبکہ وہ بند رہے اگر کھلا رہے سو وقت متوجہ ہووے تو شرط ہے چوکھٹ سولا انگل کی بلند رہے نہین تو صحیح نہین اور کعبے کے اوپر شرط ہے کہ اوس شخص کے روبرو سولا انگل کی کوئی بلند چیز اٹھی ہوئی رہے جو کعبے کی جز ہوکر رہے نہین تو صحیح نہین اگر کعبے کے اندر مقتدی کی پیٹھ امام کے منہ کے طرف ہو تو مقتدی کی نماز باطل ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور جایز نہین نزدیک امام مالک اور امام احمد کے فرض نماز کعبے کے اندر اور اوپر اور نفل جایز ہے اگر کعبے کے اطراف امام کے ساتھ لوگ اقتدا کرین اور بعض لوگ امام سے بڑہکر کعبے کے نزدیک رہین تو جایز ہے بشرطیکہ امام ایک جانب اور مقتدی دوسرے جانب رہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر امام کے جانب مین امام سے آگے کھڑے رہین تو نماز مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور باطل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے۔

کتاب الزکوٰۃ

اللہ تعالی فرماتا ہے وَاٰتُوا الزَّکوٰۃَ اور فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ

والفضة ولا ینفقونها فی سبیل الله فبشرهم بعذاب الیم یوم یحمی علیها
فی نار جهنم فتکوی بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما کنزتم
لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون یعنے اور جو لوگ جمع کر رکھتے ہین سونا
اور چاندی اور خرچ نہین کرتے اسکو اللہ کی راہ مین یعنے زکوۃ نہین دیتے سو ان کو
خوشخبری سنا عذاب دردناک کی جسدن آگ دہکا دینگے اوسپر دوزخ کی پہر داغین گے
اوس سے اونکے ماتھے اور پہلو اور پیٹہین یہہ وہی ہے جو تم جمع کر رکھتے تھے اپنے
نفسون کے واسطے سو چکہو مزا اوسکا جو تم جمع کر رکھتے تھے - اور بخاری اور مسلم روایت
کرتے ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندون
پر کوئی صبح نہین آتی مگر اومین دو فرشتے اترتے ہین ایک فرشتہ کہتا ہے یا اللہ
تیری راہ مین خرچ کرنے والیکو اوسکا عوض دے اور دوسرا فرشتہ کہتا ہے یا اللہ
جمع کر رکہنے والے کے مال کو تلف کر دے اور بخاری اور نسائی روایت کرتے
ہین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ تعالے
مال دیوے اور وہ اوس مال کی زکوۃ ادا نہ کرے تو اوسکا مال قیامت کے دن صورت
لیگا ایسے سانپ کی کہ جسکے سر کی کہال نکل گئی ہے بسبب زہر کی تیزی کے اور اسکے
دونون آنکہونمین دو کالے نقطے ہون وہ سانپ طوق ہو کے اوسکے گلے مین پڑیگا پس وہ
سانپ اوس شخص کے منہہ کے دونون جانب کو پکڑیگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون مین
تیرا گنج ہون اور زکوۃ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر کوئی شخص فرضیت کا اقرار کرکے زکوۃ بخل سے ندیوے تو
نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوسکو قید مین رکہنے زکوۃ دینے تک اور نزدیک امام مالک

امام شافعی کے زکوٰۃ جبر سے لیوے اگرچہ جنگ سے ہو اور نزدیک امام احمد کے بھی جبر سے
لیوے مگر مال پوشیدہ کردیا ہو تو تین دن مین توبہ لیوے اگر توبہ کرے اور زکوٰۃ دیوے
تو بہتر نہین تو قتل کرے اور زکوٰۃ اوسکے ترکے سے لیوے اور زکوٰۃ فرض ہے بعد گذرنے
سال کے نصاب کے موافق ہو تو ہر آزاد مسلمان پر نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر شرط ہی نزدیک
امام ابوحنیفہ کے مالک عاقل و بالغ رہنا مجنون اور بچے پر زکوٰۃ فرض نہین اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے فرض ہے والی اوسکے طرف سے ادا کرے اوسکے مال سے اور نیت زکوٰۃ کی
فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت نزدیک امام ابوحنیفہ کے زکوٰۃ دیتے وقت
کرے اگر دیا بعد کرے تو بھی صحیح ہے بشرطیکہ لیا سو شخص کے نزدیک وہ مال موجود ہے
اگر خرچ کیا بعد نیت کی تو صحیح نہین اگر زکوٰۃ کا مال جدا کرتے وقت نیت کی تو بھی کافی ہے
اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے ضرور ہے نیت زکوٰۃ کا مال جدا کرتے یا دیتے
وقت اور نزدیک امام احمد کے زکوٰۃ دیتے وقت نیت کرنا اولی ہے اگر تھوڑا آگے
کیا تو بھی کافی ہے اگر کسی کا مال غصب کیا گیا اور اسپر گواہ نہین یا گم ہو گیا یا جنگل مین
گاڑ دیا اور مقام اوسکا بھول گیا اور بعد کئی سال کے وہ مال ملے تو گذرے ہوے برسونکی زکوٰۃ
دینا فرض ہے نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور گذرے ہوے برسون کی ضرور نہین نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک امام مالک کے ایکسال کی زکوٰۃ دیوے اگر ایک شخص کا قرض
دوسرے پر ہو اور وہ اقرار کرتا ہو یا انکار اور گواہ اسکے لینے پر موجود ہون تو ایسا مال ملتے ہی
زکوٰۃ گذرے ہوے برسون کی فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک ہی سال کی فرض ہے
نزدیک امام مالک کے اگر ایک شخص صاحب نصاب ہوا اور اوسپر دوسرے شخص کا قرض ہے
تو بقدر قرض کے زکوٰۃ فرض نہین اور قرض وضع کئے بعد جو باقی رہے

اوس کی زکوٰۃ دیوے نصاب کے موافق ہو تو نزدیک ائمہ ثلاثہ کے اور قرض مانع زکوٰۃ کا
نہین نزدیک امام شافعی کے چاہیے کل مال کی زکوٰۃ دیوے ۔

باب زکوٰۃ الاموال

جانورون مین جنکی زکوٰۃ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے سو وہ اونٹ اور گاے اور
بیل اور بھینس اور بھینسے اور بکرے ہین اور شرط ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے وہ جانور سوائم
رہنا یعنے جنگل سے چرائے جاتے ہون نہین تو زکوٰۃ فرض نہین اور نزدیک امام مالک
کے سوائم کی شرط نہین اور نصاب اونٹون کے پانچ ہے اور اوسمین ایک بکری
فرض ہے دس مین دو اور پندرہ مین تین اور بیس مین چار اور جب پچیس اونٹ ہون
تو ایک بنت مخاض یعنے ایک برس کی اونٹنی جسپر دوسرا برس شروع ہوا اور جب چھتیس
ہون تو ایک بنت لبون یعنے دو برس کی اور تیسرا برس شروع ہوا اور جب چھیالیس
ہون تو ایک حقہ یعنے تین برس کی اور چوتھا برس شروع ہوا اور جب اکسٹھ ہون
تو ایک جذعہ یعنے چار سال کی جسپر پانچوان سال شروع ہوا اور جب چہتر ہون تو دو بنت
لبون اور جب اکانوے ہون تو دو حقے ایک سو بیس تک ائمہ اربعہ کے اور بعد اوسکے
نزدیک امام ابو حنیفہ کے ہر پنجے مین ایک بکری پہر ایک سو پینتالیس ہین ایک بنت
مخاض اور دو حقے اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پہر ہر پنجے مین ایک بکری اور ہر پچیس
مین ایک بنت مخاض اور ہر چھتیس مین ایک بنت لبون پہر ایک سو چھیانوے مین
چار حقے دو سو تک پہر بعد دو سو کے شروع کیا جاوے پنجے سے جیسا کہ بعد ڈیڑھ سو
کے شروع کیا تہا اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے ایک سو اکیس ہون تو

تین بنت لبون دیوے اور نزدیک امام مالک کے اختیار ہے چاہے تین بنت لبون
دیوے یا دو حقے مگر ہر چالیس مین بنت لبون اور ہر پچاس مین حقہ زاید کرے نزدیک
ائمہ ثلثہ کے ایسا کہ ایک سو تیس مین دو بنت لبون اور ایک حقہ اور ایک سو چالیس
مین دو حقے اور ایک بنت لبون اور ڈیڑھ سو مین تین حقے پھر ایسا ہی چلا جاوے
اور نصاب گائے اور بیل اور بھینس اور بھینسے مین تیس ہے اور واجب ہے اوس مین
ایک تبیعہ مادہ ہو یا نر اور جب چالیس ہون ایک مسنہ اور جب ساٹھ ہون تو دو
تبیعے اور جب ستر ہون ایک تبیعہ اور ایک مسنہ پھر جب اسی ہون دو مسنے اور جب
نوے ہون تو تین تبیعے اور جب سو ہون تو دو تبیعے اور ایک مسنہ پھر اسی طرح ہر ایک
تیس مین تبیعہ اور ہر چالیس مین مسنہ زیادہ کرے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تبیعہ
نزدیک ائمہ ثلثہ کے ایک برس کی گائے اور بھینس کو کہتے ہین جسپر دوسرا سال
شروع ہو اور مسنہ دو برس کی جسپر تیسرا برس شروع ہو اور نزدیک امام مالک کے
دو سال کامل گذرے تو تبیعہ ہے اور تین سال کامل ہو تو مسنہ اور مسنہ مین نر دینا
جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نصاب
بکرون مین چالیس ہے اور واجب ہے اوسمین ایک بکری پھر ایک سو اکیس مین
دو اور دو سو ایک مین تین اور چار سو مین چار پھر ہر ایک سو مین ایک واجب ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور بکری نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے ایک سال
کی رہنا واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے مینڈھی ہو تو ایک سال کی اور چھیلی
ہو تو دو سال کی اور نزدیک امام احمد کے بلنڈھی چھے مہینون کی چھیلی ایک سال
کی اور بکریون مین نر دینا بھی جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور

جایز نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مگر فقط نر بکرے ہوون تو نر دینا جایز ہے
اور اونٹون مین جو بکری واجب ہے سو وہ مادہ رہنا شرط ہے نزدیک امام احمد کے
اور نر بھی جایز ہے نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اگر چند آدمی کے جانور ملکر رہین ایسا کہ تمام
ملادئے جائین تو نصاب ہووے اور ہر ایک کا جدا جدا حصہ نصاب کو پہنچتا نہین
ہے تو اسمین زکوٰۃ نہین نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور زکوٰۃ فرض ہے
نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے بشرطیکہ اون جانورون کے چرائی کا مقام
ایک ہوا اور پانی پینے کی جائے ایک اور رات کو رہنے کی جائے ایک ہوا اور دودھ
نچوڑنے والا ایک اور چروا ہا ایک ہوا اور ہر ایک کا نر خاص نھووے مگر نوع مختلف
ہونیکے سبب سے نر علیحدہ ہو تو مضایقہ نہین اور گھوڑے تجارت کے نھون تو زکوٰۃ
واجب نہین نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ
جنگل سے چراے جاتے ہوون اور نر اور مادہ ملکر رہین اگر فقط نر گھوڑے ہوون تو زکوٰۃ
نہین اگر فقط مادہ ہوون تو دو روایتین ہین ایک مین واجب نہین اور دوسرے
مین واجب ہے اور زکوٰۃ ہر گھوڑے کی عربی ہو تو ایک دینار دیوے یا اسکی قیمت کرکے
دوسو درم کو پانچ درم دیوے اگر عربی نہو تو فقط قیمت کرکے دیوے اگر تجارت کے گھوڑے
ہوون تو زکوٰۃ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ایسا ہی تمام مال مین تجارت کے
اور اسکی قیمت کرکے نصاب کے موافق ہو تو چالیسوان حصہ دیوے اگر چند آدمی
ملکر تجارت کرین یا زراعت یا نقد ایک کے پاس جمع کرین اور ہر ہر کا مال نصاب سے
کم رہے اور تمام کا مال ملاکر نصاب ہو تو زکوٰۃ فرض نہین نزدیک ائمہ ثلٰثہ کے اور فرض
ہے نزدیک امام شافعی کے بشرطیکہ ہر ہر کا مال ستمیز نھو اور نصاب سونے کی بیس مثقال

اور چاندی کی دو سو درہم اور اسمین چالیسوان حصہ فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور جب نصاب پر پانچوان حصہ زائد ہوگا تو ہر پانچوین حصے کی زکوۃ دیوے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے پانچوین حصہ سے کم ہو تو نہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پانچوین حصہ سے
کم ہو تو بھی دیوے اور زکوۃ واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے سونے چاندی کے
زیور مین اگرچہ مباح رہے اور پہننے کے واسطے ہووے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے مباح
زیور مین پہننے کے زکوۃ فرض نہین ۔

باب الرکاز

معدن سے نکلنے والے چیزون مین جنکی زکوۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی
کے سو وہ سونا اور چاندی ہے فقط اور انمین چالیسوان حصہ دیوے نصاب ہو تو اور
باقی مالک زمین کو ہے اگر اسکا کوئی مالک نہین ہے تو جو پایا اسکو ہے اگر نزدیک امام
مالک کے سونے اور چاندی کے ٹکڑے خالص نکلین جنکو صاف کرنیکی احتیاج نہو تو
انمین سے پانچوان حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے معدن
سے جو نکلتے ہین اگر وہ سخت چیزین ہین اور آتش سے نرم ہون تو اسمین پانچوان
حصہ دیوے نصاب ہو یا نہو جیسے سونا اور چاندی اور سیسہ اور تانبا اور پیتل اور
لوہا اور پارا وغیرہ اگر آتش سے نرم نہوتے ہین یا مانند پانی کے بہتی چیز ہے جیسے نفت تیل
وغیرہ تو اسمین کچھ بھی واجب نہین اور نزدیک امام احمد کے غیر جنس سے زمین سے جو
نکلے اسمین چالیسوان حصہ دیوے بشرطیکہ نصاب کے موافق ہو خواہ وہ اشیا سخت
رہین یا نہین مانند تیل کے خواہ وہ آتش سے نرم ہون یا نرم نہون جیسے گچ اور چونا

اور نمک اور سرمہ اور جواہر مانند یاقوت اور فیروزہ اور زمرد وغیرہ کے اور جاہلیت کے
دفینون مین پانچوان حصہ دینا فرض ہے سب چیزون مین نزدیک ائمہ ثلثہ کے خواہ نصاب
ہو یا نہو اور نزدیک امام شافعی کے فقط سونے اور چاندی مین پانچوان حصہ فرض ہے
نصاب کے موافق ہو تو اور معدن اور دفینون مین برس گذرنا شرط نہین معًا دینا فرض
ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے۔

باب الزروع والثمار

شہد مین دسوان حصہ فرض ہے نزدیک امام احمد کے اور نصاب اوس کا ایک سو سا
رطل عراقی ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے شہد مین دسوان حصہ دیوے تھوڑا نکلے
یا زیادہ اور اسکا کچھ نصاب نہین مگر خراجی زمین مین نکلے تو کچھ واجب نہین کیونکہ عشر اور
خراج جمع نہین ہوتے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے شہد مین زکوۃ نہین
اور زراعت مین دسوان حصہ دیوے اگر بغیر مشقت کے زراعت ہو جیسا برسات یا
جاری پانی سے اگر مشقت سے ہو جیسا ڈول وغیرہ سے تو بیسوان حصہ دیوے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور اناج مین جو زکوۃ فرض ہے نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے سو
وہ اناج ہے جسکو قوت کرکے کہاتے ہین اور پہلون مین انگور اور خرما اور نزدیک امام احمد
کے پہلون مین اور زمین سے نکلنے والے چیزون مین جو تلے ناپے اور تولے جاتے ہین اور
ذخیرہ کئے جاتے ہین سو اونمین زکوۃ فرض ہے اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے لکڑی اور
بانس اور گہانس کے قسم کے سوائے زمین سے نکلنے والے چیزون مین اور میوؤنمین
سوائے خراجی زمین کے زکوۃ فرض ہے اور نصاب ان سب چیزون کا پانچ وسق ہے

نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور مدراس کے حساب سے اکیسو
پڑی ہوتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے ان چیزون مین نصاب نہین پانچ وسق سے
کم ہو تو بھی زکوۃ فرض ہے اور ان چیزون مین برس گذرنا شرط نہین معًا دینا فرض ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے ۔

باب المصارف

مصارف زکوۃ کے سات ہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آٹھ نزدیک ائمہ ثلثہ کے
تفصیل اونکی یہ ہے فقیر اور مسکین اور عامل یعنے جسکو حاکم زکوۃ وصول کرنے مقرر کرتا ہے
اور رقاب اور قرضدار اور مجاہدین اور مسافر اور فقیر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک
کے اسکو کہتے ہین کہ جسکے پاس کچھ مال ہے مگر غنی نہین ہے اور مسکین وہ کہ جسکے پاس
کچھ بھی نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے مسکین وہ ہے جسکے پاس کچھ
مال ہے مگر غنی نہین ہے اور فقیر وہ جسکے پاس کچھ بھی نہین اور رقاب سے مراد نزدیک
ائمہ ثلثہ کے مکاتب ہین اور نزدیک امام مالک کے مکاتب کو ندیوے بلکہ غلام خرید کر کے
آزاد کرے اور مولفۃ القلوب یہ آٹھوان فریق ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے یعنے وہ لوگ
جو ایمان لائے لاکن ایمان اونکا ہنوز ضعیف ہے یا ان کو کچھ دینے سے دوسرے لوگ
ایمان لاتے ہین اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اس فریق کا حکم منسوخ ہوگیا مگر سات فریق
مین سے کسی ایک فریق کی جہت سے جسمین وہ داخل ہے دیوے تو جایز ہے اور
جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے زکوۃ اور فطرہ دینا ان سب مصارف کو یا بعض کو یا ایک کو
اور نزدیک امام شافعی کے تمام مصارف کے لوگون کو دینا واجب ہے اور ہر فریق سے

تین تین شخص کو دینا ضرور ہے اور ہر فریق کو تقسیم مین برابر دینا فرض ہے لاکن سب فریق کے مستحقین اوس شہر مین نہ رہین تو دوسرے شہر مین بھیجنا واجب ہے اگر بعض نہ رہین تو جو موجود ہین انہین پر تقسیم کرنا اور فطرہ تین مسکینون کو دیوے تو کافی ہے اور حرام ہے زکوۃ دینا بنی ہاشم کو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے غلام کو زکوۃ دینا اور جایز ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے مگر اپنے اور بنی ہاشم اور غنی کے غلامون کو دینا جایز نہین اور بنی ہاشم کے آزاد غلامون کو دینا جایز ہے نزدیک امام مالک کے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین نزدیک امام شافعی کے بنی مطلب اور ان کے آزاد غلامون کو دینا اور جایز ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور جایز نہین کافر اور اپنی زوجہ کو دینا نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جایز نہین زوجہ اپنے زوج کو دینا نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی کے اور مکروہ ہے نزدیک امام مالک کے اور غنی کو زکوۃ دینا جایز نہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور غنی اوسکو کہتے ہین نزدیک امام ابوحنیفہ کے جو مالک ہو نصاب کا کسی ایک مال سے اور فارغ ہو حاجت اصلی سے اور نزدیک امام شافعی کے جسکے پاس اتنا مال ہے یا کسب سے اتنا حاصل کرے کہ اوسکے حاجتون کو کافی ہے تو وہ غنی ہے اور نزدیک امام احمد کے جسکے پاس پچاس درہم ہین اور نزدیک امام مالک کے جسکے پاس اتنا مال ہے کہ برس تک اوسکو کافی ہے اگر برس تک کافی نہ ہو تو غنی نہین اور جایز نہین زکوۃ دینا اپنے ماں باپ دادا دادی نانا نانی کو اصول سے اور بیٹا بیٹی اور پوتا پوتی کو فروع سے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے مگر جایز ہے خمس رکاز کا دینا نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور نزدیک امام شافعی کے بھی ان لوگون کو دینا جایز نہین فقیر اور مسکین کے جہت سے دوسرے

قسم مین داخل ہون تو دینا جایز ہے اور جایز ہے نزدیک امام مالک کے دادا دادی اور
نانا نانی اور اولاد کو اپنی اولاد کے دینا مگر مان باپ اور اپنی اولاد کو دینا جایز نہین۔

باب صدقۃ الفطر

صدقہ فطرہ واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے ہر آزاد مسلمان پر جو مالک ہو نصاب
زکوۃ کا کہ زیادہ ہو حاجت اصلی سے اور نصاب پر سال گذرنا شرط نہین واسطے صدقہ
فطر کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے صدقہ فطر فرض ہے اوس شخص پر کہ جسکے نزدیک عید
کے رات اور دن کے ضروری خرچ سے اپنے اور اپنے عیال کے فاضل رہے اور صدقہ
فطر واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے عید الفطر کی صبح ہونے سے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے عید کی شب کو آفتاب غروب ہوتے ہی پس جو ایمان لایا یا پیدا ہوا رات
کو عید کے تو اوسپر صدقہ واجب ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے اور واجب نہین نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اگر کوئی شخص عید کے رات مین مر جاوے تو اوسپر صدقہ واجب نہین نزدیک
امام ابوحنیفہ کے اور واجب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
صدقہ فطر کا صبح ہوتے ہی بعد دینا نماز کو جانے کے آگے اگر تاخیر کرے تو ساقط نہین ہوگا
اوسکے ذمہ سے بغیر دینے کے اور فطرہ نزدیک امام ابوحنیفہ کے آدھا صاع دیوے
گیہون سے یا اوسکے آٹے سے یا ستو سے اور ایک صاع خرمے سے یا جو سے اور قیمت
دینا افضل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سب چیزون مین ایک صاع ہے اور قیمت دینا
درست نہین اور نزدیک امام مالک کے افضل ہے گیہون دینا اور نزدیک امام احمد کے
کھجور اور نزدیک امام شافعی کے جس قسم کا اناج اوس شہر مین کھاتے ہین وہی دیوے

اگر مختلف جنسین کہاتے ہین تو اعلیٰ قسم دینا افضل ہے اور ستو اور آٹا درست ہین نزدیک امام مالک اور شافعی کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمدؒ کے اور صاع آٹھ رطل عراقی ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور مدراس کے حساب سے تین پڑی ہوتی ہین اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے پانچ اور ایک ثلث رطل عراقی ہے اور مدراس دو پڑی ہوتی ہین اور فطرہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے اپنے طرف سے اور اپنے چھوٹے لڑکے کیطرف سے اور مجنون بڑے لڑکے کیطرف سے دیوے بشرطیکہ وہ دونون غنی نہین اگر غنی ہون تو انہین کے مال سے دیوے اور اپنے غلام اور کنیز جو واسطے خدمت کے ہین اونکے طرف سے بہی دیوے اور واجب نہین اپنی عورت اور بڑے لڑکے کیطرف سے جو عاقل ہے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے جسکا نفقہ اوسپر لازم ہے اوسکے طرف سے بہی دیوے اگر کسی شخص کو نفقہ دیوے کہ جسکا نفقہ اوسپر لازم نہین تو اوسکا فطرہ دینا واجب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے بشرطیکہ رمضان کے تمام مہینے کا نفقہ دیا ہو اور واجب نہین فطرہ مکاتب پر اور نہ اوسکے مولی پر نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور واجب ہے مولی پر نزدیک امام مالک کے اور مکاتب پر واجب نزدیک امام احمد کے اگر غلام آدہا حر ہے اور آدہا غلام تو فطرہ نہین اوسپر اور نہ مالک پر اوسکے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور آدہا مالک پہ ہے نزدیک امام مالک کے اور غلام پر کچھہ نہین اور نزدیک امام شافعی اور امام احمدؒ کے آدہا مالک پر ہے اور آدہا غلام پر اگر ایک غلام دو شخص یا زائد کے مالک مین ہے تو کسی پر صدقہ واجب نہین نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور ہر ہر شخص اپنے حصہ کے موافق دیوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے ــ

کتاب الصیام

اللہ تعالی فرماتا ہے شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ
مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ
مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنے مہینا
رمضان کا جسمین نازل ہوا قرآن واسطے ہدایت لوگون کے اور کہلین
نشانیان راہ کی اور فیصلہ پہر جو کوئی پاوے تم مین یہ مہینا تو وہ روزہ رکہے اور
جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین پہر افطار کرے تو اوسپر ہے قضا اسکے شمار
روزے رکہنا دوسرے دنون سے اللہ چاہتا ہے تمہارے آسانی اور نہین
چاہتا ہے تمپر مشکل یعنے تمکو بیماری اور سفر مین روزہ نرکہنا جو مباح کیا سو تمہاری آسانی
کیلئے ہے اور بیہقی شعب الایمان مین روایت کرتے ہین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ
عنہما سے تحقیق کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تحقیق کہ جنت آراستہ کیجاتی ہے
رمضان کیلئے شروع سال سے سال آیندہ تک اور بہی فرمایا پہر جب پہلا دن ہوتا ہے
رمضان کے مہینے کا تو بہتی ہے ایک ہوا عرش کے نیچے جنت کے پتون سے حور عین
پر پہر کہتے ہین وہ حورین اے رب کر ہمارے لئے تیرے بندگون کو جوڑی کہ ٹہنڈی
ہون اونسے ہماری آنکہین اور ٹہنڈی ہون اونکی آنکہین ہمارے سے اور
بخاری مسلم روایت کرتے ہین سہل ابن سعد انصاری رضی اللہ عنہ سے اور کہا انہون
نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین آٹہہ دروازے ہین اونمین سے
ایک دروازہ ہے کہ اوسکو باب الریان کہتے ہین داخل نہوگا اوسمین کوئی سوائے روزہ

دارقطنی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنے صحیح مین ابو امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ سے
حدیث روایت کی ہے کہ جسمین یہہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
دو فرشتے مجھکو پہاڑ پر لیگئے سو ناگہان یکایک سخت آوازین آرہی تہین کہا مینے یہہ کیا
آوازین ہین تو کہا اون دونون نے یہہ آوازین دوزخیونکی ہین پہر لیچلے مجھکو سو دیکہا
مینے یکایک ایک قوم کو جو لٹکائی گئی ہین باؤن پر چیرے گئے ہین کنارے
منہہ کے اور اوس سے لہو جاری ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچہا
مینے یہہ لوگ کون ہین تو کہا ان دونون نے یہہ وہ لوگ ہین جو افطار کرتے ہین
آگے حلال ہونے انکے روزے اپنے یعنے وقت افطار کے آگے جو کہاتے ہین اور
روزہ ایک رکن ہے ارکان اسلام سے اور فرض ہے ہر مسلمان عاقل و بالغ پر
منکر اوسکی فرضیت کا کافر ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر فرضیت کا قایل ہو کر روزہ نرکہے
بغیر عذر شرعی کی تو جبر کرے روزہ رکہنے پر اگر روزہ رکہا تو بہتر نہین تو قتل کرے حدًا
نزدیک امام مالک کے اور قید مین رکہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور
اور اوس شخص کا حکم نزدیک امام احمدؒ کے کیا ہے سو بندہ عاصی کی نظر مین نہین آیا
اور لڑکے کو سات برس کی عمر مین روزے کا حکم کرے اور دس برس کی عمر مین مارے
روزہ نرکہے تو نزدیک ائمہ اربعہ کے اور نیت روزیکی فرض ہے دل سے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور جایز ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے نیت کرنا رمضان کے ادا
روزونکی اور نفل اور نذر معین کی رات سے شرعی آدہے دن تک اور شرعی دن صبح صادق سے
غروب آفتاب تک ہے اور نذر غیر معین اور کفارے کے روزے اور قضا روزے نے

ایک روایت مین مالکیہ کے لڑکے پر روزہ نہ فرض ہے نہ مستحب بالغ ہونے تک ۱۲ منہ

فرض کے ہون یا نفل کے ہون تو رات سے صبح صادق طلوع ہونیکے آگے نیت کرنا فرض ہے اور نزدیک امام مالک کے تمام روزونکی نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے نفل کے سوائے سب روزونکی نیت صبح صادق طلوع ہونیکے آگے کرنا فرض ہے اور نفل کی نیت جایز ہے نزدیک امام شافعی کے زوال تک اور نزدیک امام احمد کے زوال کے بعد بھی جایز ہے اور نیت ہر روزہ کی ہر روز کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور کافی ہے نزدیک امام مالک کے رمضان کے تمام مہینے کی نیت کرنا پہلی راتکو اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے تعجیل افطار کی بعد متحقق ہونے غروب آفتاب کے اور مستحب ہے تاخیر سحر کی مگر اتنی تاخیر نکرے کہ کہان طلوع فجر کا ہو کیونکہ طلوع فجر سے غروب آفتاب تک وقت روزہ کا ہے اور بعد طلوع فجر کے غروب آفتاب تک کوئی مفسد صوم واقع ہو تو روزہ باطل ہوتا ہے اور تفصیل اسکی مفسدات صوم مین آویگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

باب رؤیۃ الہلال

روزہ رمضان کا فرض ہوتا ہے تیس دن گذرنے سے شعبان کے یا دیکھنے سے ہلال کے انتیسوین کو اور ثابت ہوتا ہے ہلال رمضان کا نزدیک امام ابوحنیفہ کے گواہی سے ایک عدل کے مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام بشرطیکہ مطلع صاف ہے غیم ہے تو جماعت کثیر کی گواہی ضرور ہے اور نزدیک امام شافع اور امام احمد کے کافی ہے گواہی ایک عدل کی مطلع صاف ہے یا نہ ہے مگر مرد آزاد ضرور ہے نزدیک امام شافع کے اور کافی ہے نزدیک امام احمد کے غلام یا عورت ہو تو بھی اور نزدیک امام مالک کے دو مرد آزاد

گواہی ضرور ہے مطلع صاف ہے یا نہ رہے اور واسطے ہلال شوال اور ذیحجہ وغیرہ کے نزدیک
ائمہ ثلثہ کے دو مرد آزاد ضرور ہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت
بشرطیکہ مطلع صاف نہ ہے اگر صاف ہے تو جماعت کثیر ضرور ہے اگر ایک شخص کی گواہی
سے ہلال رمضان کا ثابت ہووے اور بعد تیس روز کے چاند نظر نہ آوے مطلع صاف ہو
تو گواہی ایک مرد کی باطل ہوئی چاہیے پھر ایک روزہ رکھے اگر مطلع صاف نہ ہے تو
روزہ نہ رکھے اگر دو آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا ہے تو روزہ نہ رکھے خواہ مطلع صاف ہے
یا نہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور روزہ نہ رکھے نزدیک امام شافعی کے تیس دن کے
اور خواہ ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا ہو یا دو کے خواہ مطلع صاف رہے یا نہ رہے
اور نزدیک امام احمد کے دو شخص کی گواہی سے ثابت ہوا ہے تو روزہ نہ رکھے اگر ایک
شخص کی گواہی سے یا ابر کے سبب سے احتیاطاً روزہ رکھے ہیں تو پھر ایک روزہ رکھے
اور نزدیک امام مالک کے مطلع صاف ہو کر چاند نظر نہ آوے تو گواہی دو مرد کی اور
زیادہ اوس سے باطل ہوگی مگر جماعت کثیر سے ثابت ہوا ہے کہ جھوٹ بولنا اونکا
ممکن نہیں ہے تو گواہی باطل ہوگی اگر مطلع صاف نہیں ہے تو دو مرد کی گواہی بھی
باطل ہوگی اگر ایک شخص چاند رمضان کا دیکھا اور گواہی اوسکی مقبول نہیں ہوئی تو وہ
شخص روزہ رکھنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر شوال کا چاند ایک شخص دیکھے تو
روزہ نہ رکھے نزدیک امام شافعی کے لیکن اول شہادت نزدیک قاضی کے ادا کرے
اگرچہ شہادت ایک شخص کی مقبول نہیں ہے اگر بغیر شہادت کے افطار کیا تو مستحق
تعزیر کا ہوتا ہے اور مستحب ہے وہ شخص افطار مخفی کرنا اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے وہ شخص
روزہ رکھے لیکن نیت افطار کی کرنا واجب ہے نزدیک امام مالک کے اور ایک شہر میں

چاند دیکھنے سے تمام اہل دنیا پر روزہ فرض ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض نہین
نزدیک امام شافعی کے ایک شہر مین دیکھنے سے دوسرے شہر کے لوگون پر جہان
اختلاف مطالع ہو اور اختلاف مطالع چوبیس فرسخ سے کم مین نہین ہوتا اور یہ مسافت
قصر کے سوا فرسخ کی مسافت سے کچھ کم ہے اگر حاکم اختلاف مطالع کو اعتبار نہین کر کے
روزہ رکھنے کا حکم کرے تو شافعیہ کو لازم ہے اوس کے موافق عمل کرنا اور ایسا ہی ایک
شہر مین عید کا چاند دیکھ کر دوسرے شہر کو گئے اور وہان چاند نہین نظر آیا تھا بسبب
اختلاف مطالع کے تو انکے موافق روزہ رکھنا اگر چاند نہین دیکھے سو شہر کا شخص چاند دیکھے
سو شہر کو جاوے تو اونکے موافق عید کرنا اگر اوسکے حساب سے اٹھائیس روزے ہوئے
تو بھی عید کرے مگر بعد عید کے ایک روزہ قضا کرے اگر چاند دن کو نظر آوے تو شب
آئندہ کا چاند ہے خواہ زوال کے آگے نظر آوے یا بعد نزدیک ائمہ اربعہ کے پس
تیسوین کو شعبان کے دن کو دیکھے تو امساک نہ کرے اگر تیسوین کو رمضان کے دیکھے
تو افطار نہ کرے اور یوم الشک کو روزہ رکھنا رمضان کا مکروہ تحریمی ہے اگر دوسرے
واجب کا روزہ رکھے جیسے قضا اور کفارہ اور نذر تو مکروہ تنزیہی ہے اور نفل افضل ہے
اگر وہ دن اسکے عادت کے روزے کا ہو مثلاً تیسوین شعبان دوشنبہ یا پنجشنبہ ہوا اور اوسکی
عادت یہ دو دن روزہ رکھنے کی ہو اگر عادت نہین ہے تو خواص لوگ نفل روزہ رکھنا
مستحب ہے اور عوام لوگ زوال تک انتظار کر کے افطار کرین نزدیک امام ابو حنیفہ
کے اور کیفیت اوس روزے کے روزہ رکھنے کی جو جانتا ہے وہ خواص سے ہے نہین تو
عوام سے اور نزدیک امام مالک کے اوس دن رمضان کا روزہ نہ رکھنا دوسرے روزہ
رکھنا جائز ہے اور نزدیک امام شافعی کے رمضان کا روزہ رکھنا جائز نہین اور قضا اور کفارہ

اور نذر جایز ہے اور نفل جایز نہین مگر عادتی روزے کا دن ہو تو جایز ہے اور نزدیک امام احمد کے انتیسوین کو ابر ہے تو تیسوین کو روزہ رمضان کا رکھنا واجب ہے اگر ابر نہین تو روزہ رکھنا مکروہ ہے مگر عادتی روزے کا دن ہو تو مکروہ نہین جیسا کہ پیر اور جمعرات کا روزہ اور یہ دو دن روزہ رکھنا مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے چھ روزے شوال مین بعد عید کے اور مستحب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے روزے رکھنا ایام بیض کے یعنے تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو ہر مہینے کے اور نزدیک امام مالک کے مستحب ہے پہلی اور گیارہوین اور اکیسوین کو اور مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا دسوین اور نوین کو محرم کے اور عرفہ کا روزہ مگر حج کرنے والے کو عرفہ کا روزہ مستحب نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے بشرطیکہ روزہ رکھ کر عرفات مین کھڑے رہنے سے ضعف نہو اور دعاؤن مین خلل نہو اگر ضعف اور خلل ہو تو مستحب نہین اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے روزہ رکھنا عیدین اور ایام تشریق مین مگر جایز ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ رکھنا ایام تشریق مین دم سے متمتع اور قران کی ہدی نہین پاوے تو

باب مفسدات الصوم

روزہ باطل ہوتا ہے جماع کرنے سے عمداً اور کفارہ بھی واجب ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جماع کے سواے اور کسی سبب سے روزہ باطل ہو تو کفارہ نہین نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمداً کہانے پینے سے غذا یا دوا کے بھی کفارہ واجب ہوتا ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اگر پتھر وغیرہ کہاوے جو غذا اور دوا نہین ہے تو

کفارہ نہین اور نزدیک امام مالک کے ایسی چیز بن کہانے سے بہی کفارہ لازم آتا ہے اگر میت یا جانورون سے جماع کرے تو روزہ باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ ثلث کے اور کفارہ بہی واجب ہے انزال ہو یا نہ ہوا اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے انزال ہو تو روزہ باطل ہے نہین تو باطل نہین اگر کوئی کہاوے یا پیوے یا جماع کرے گمان سے غروب آفتاب یا صبح صادق طلوع نہ ہونے کے اور بعد معلوم ہوا کہ آفتاب غروب نہین ہوا تہا یا صبح صادق طلوع ہوگئی تھی تو روزہ باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ بہی واجب ہے نزدیک امام احمد کے جماع مین فقط اور کفارہ نہین نزدیک ائمہ ثلث کے اگر کوئی شخص سوتی ہوئی عورت سے جماع کرے یا ہوشیار ہے سو وقت جبر سے جماع کرے تو نزدیک ائمہ ثلث کے عورت کا روزہ بہی باطل ہے اور نزدیک امام شافعی کے باطل نہین اگر عورت اور مرد دونون کی رضامندی سے وطی ہووے اور روزہ دونون کو یاد ہے تو نزدیک ائمہ ثلث کے دونون قضا اور کفارہ واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے مرد پر قضا اور کفارہ ہے اور عورت پر قضا ہے کفارہ نہین اگر روزہ بھولکر وطی کرے تو روزہ صحیح ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے اور باطل ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے مگر نزدیک امام مالک کے کفارہ نہین اور نزدیک امام احمد کے مرد بھولگیا ہو تو کفارہ دیوے عورت بھولگئی ہو تو کفارہ نہین اگر کسی شخص نے کسی کو جبراً کچھ کہلایا یا پلایا یا وطی کرڈالی تو روزہ باطل ہوتا ہے مجبور کا نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے مگر کفارہ نہین اور نزدیک امام شافعی کے روزہ صحیح ہے اور نزدیک امام احمد کے فقط جماع سے باطل اور کفارہ بہی واجب ہے اگر کوئی بھولکر کہاوے یا پیوے تو روزہ صحیح ہے نزدیک ائمہ ثلث کے اور باطل ہے نزدیک امام مالک کے لاکن کفارہ نہین اگر انزال ہووے مباشرت کرنے سے بغیر وطی

سکے تو روزہ باطل ہوتا ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ واجب ہے نزدیک امام مالک
کے اور واجب نہیں نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر عورت کو چھووے یا بوسہ لیوے اور منی
یا مذی نکلے تو نزدیک امام مالک اور امام احمد کے روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ بھی ہے
نزدیک امام مالک کے منی نکلی سو صورت میں فقط اور نزدیک امام احمد کے کفارہ نہیں
اور نزدیک امام شافعی کے بوسہ سے اور چھونے سے بغیر حائل کے منی نکلے تو روزہ باطل
ہے اور کفارہ نہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے بھی روزہ باطل ہے منی نکلنے سے بوسہ
لینے اور چھونے سے اگرچہ حائل رہے بشرطیکہ وہ حائل شہوت متحرک ہونے کو منع نہ کرے
اور کفارہ واجب نہیں اگر فکر یا نظر سے منی یا مذی نکلے تو نزدیک امام مالک کے روزہ
باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہیں مگر دوام فکر اور نظر سے منی نکلے تو کفارہ بھی ہے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے فکر اور نظر سے منی یا مذی نکلے تو روزہ باطل نہیں مگر نزدیک امام احمد کے
مکرر نظر کرنے سے منی نکلے تو روزہ باطل ہوتا ہے اور کفارہ نہیں۔ اگر کوئی شخص کھاتے
یا پیتے وقت صبح صادق طلوع ہووے تو فوراً تھوک دینے سے روزہ باطل نہیں اگر قصداً نگلے
تو باطل ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر وطی کرتے وقت صبح صادق طلوع ہو جاوے تو
نزدیک امام احمد کے روزہ باطل ہے اور کفارہ بھی واجب عورت سے فوراً جدا ہو یا نہ ہو
اور نزدیک امام مالک کے اگر فوراً جدا نہ ہووے تو روزہ باطل ہے اگر فوراً جدا ہو تو روزہ صحیح
ہے اگرچہ جدا ہونے کے بعد منی یا مذی نکلے اگر جدا ہونے کے بعد بھی اوسی کا خیال
رہے اور مذی نکلے تو قضا کرے اگر منی نکلے تو کفارہ بھی دیوے اور نزدیک امام ابوحنیفہ
کے فوراً جدا ہووے تو روزہ صحیح ہے اگرچہ منی نکلے بعد جدا ہونے کے اگر توقف کرے
تو روزہ باطل ہے اور کفارہ نہیں اگرچہ منی نکلے مگر نفس کو حرکت دیا ہے تو کفارہ بھی ہے

اور نزدیک امام شافعی کے مطلقاً جدا ہووے تو روزہ صحیح ہے اگرچہ منی اسکے نکلنے کے بعد جدا ہو نکلے
اگر مطلقاً جدا نہ ہووے تو قضا اور کفارہ ہے اور کفارہ بقدر رمضان کے ادا روزے نہیں ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور کفارہ نزدیک امام ابو حنیفہ کے روزہ کی نیت رات کو کی ہو
تو واجب ہوتا ہے اگر رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں تھا اور دن کو نیت کی اور روزہ
توڑا تو کفارہ نہیں اور کفارہ یہہ کہ ایک غلام کو آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے پے
در پے رکھے یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اختیار ہے
نزدیک امام مالک کے ان تینوں میں سے کوئی ایک ادا کرے مگر کھانا دینا اولی ہے اور
نزدیک ائمہ ثلثہ کے تینوں چیزوں میں ترتیب فرض ہے یعنے طاقت غلام آزاد کرنیکی
ہو تو غلام ہی آزاد کرے نہیں تو روزے رکھے طاقت ہو تو نہیں تو کھانا کھلا دے اور
کھانا نزدیک امام ابو حنیفہ کے صدقۂ فطر کے مانند ہے اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی
کے ایک مد ہووے جو مد اس کی آدمی کی پڑی ہے اور نزدیک امام احمد کے گیہوں دیوے
تو آدھا صاع اور دوسرے چیزوں میں ایک مد ہووے اگر رمضان میں دو دن روزہ توڑ کر
جس سے کفارہ لازم آتا ہے تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے دو کفارے واجب ہوتے ہیں
اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے پہلا کفارہ نہیں دیا ہے تو دوسرا منحدر ہیں اگر پہلا دیچکا ہے
تو دوسرا بھی واجب ہے اگر ایکدن میں دو بار جماع کرے تو دوسرا کفارہ واجب نہیں نزدیک
ائمہ ثلثہ کے اور واجب ہے نزدیک امام احمد کے دوسرا کفارہ بھی پہلا کفارہ دیچکا ہو تو
نہیں تو واجب نہیں اور روزہ باطل ہوتا ہے قے کرنے سے منہہ بھر کے اپنی خواہش
سے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے عمداً تھوڑی قے کرے تو بھی باطل
ہے اور پچھنے مارنے سے روزہ باطل نہیں ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور باطل ہے

نزدیک امام احمد کے پچھنی مارنیوالے اور پچھنی مارے گئے کا بشرطیکہ خون نکلے اور عمداً
ہو بغیر جبر کسی کے اور باطل ہوتا ہے نزدیک امام مالک اور امام احمد کے سرمہ لگانیسے
بشرطیکہ مزا اوسکا حلق مین آوے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے باطل نہین
اگر کسی کے حلق مین پانی جاوے کلی کرنے سے یا ناک مین پانی لینے سے تو نزدیک امام
ابوحنیفہ اور امام مالک کے روزہ باطل ہوتا ہے اور نزدیک امام شافعی کے مشروع وضو
مین پانی جاوے بغیر مبالغہ کے تو باطل نہین اگر مبالغہ کیا کلی یا ناک مین پانی لینے مین
یا مشروع وضو مین چوتھے بار پانی لیا یا وضو واسطے تبرید کے کیا یا بغرض منھ اور ناک
مین پانی لیا اور پانی باطن مین گیا تو روزہ باطل ہوتا ہے اور نزدیک امام احمد کے
باطل نہین اگرچہ مبالغہ سے پانی جاوے مگر اوسکے اختیار سے جاوے تو باطل ہے
اور باطل ہوتا ہے نزدیک امام شافعی کے ذکر کی سوراخ مین کوئی چیز ڈال لینے سے اور
باطل نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اگر قبل مین عورت کے پانی یا تیل ڈالے تو روزہ باطل ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور ناک اور کان مین دوا ڈالنے اور حقنہ کرنے سے روزہ باطل
ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اگر رمضان کا روزہ کسی کا فوت ہوا اور بے عذر دوسرے
رمضان تک قضا نہین کی تو واجب ہے ساتھ قضا کے ہر ایک روزہ کے عوض ایک
مسکین کو فدیہ دیوے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فدیہ واجب نہین نزدیک امام ابوحنیفہ
کے اور فدیہ واجب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اوس بوڈہے پر جو طاقت روزہ کی نہین
رکہتا ہے اور اوس بیمار پر جسکی صحت کی امید نہین ہے اور نزدیک امام مالک کے
ان دونون پر فدیہ مستحب ہے اور فدیہ یہ ہے کہ ایک شخص کو کہانا کہلاوے جیسا کہ کفارہ
مین دیتے ہین اور مباح ہے افطار کرنا حاملہ اور مرضعہ یعنے دایہ کو جس وقت کہ خوف کرین

وہ دونوں اپنے نفسوں پر یا اپنے بچوں پر اور لازم ہے اونکو قضا نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور فدیہ بھی دیوے ہر روزہ کو نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے جبوقت کہ خوف
کریں اپنے بچوں پر اگر اپنے نفسوں پر خوف کریں تو کفارہ نہیں اور نزدیک امام مالک
کے مرضعہ پر کفارہ ہے حاملہ پر نہیں اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے کسی پر کفارہ نہیں اگر
دن کو مسافر مقیم ہووے یا بیمار صحیح ہووے یا لڑکا بالغ ہووے جس حال میں کہ ان لوگوں
نے روزہ نہیں رکھکر افطار کیا تھا یا حایض اور نفسا پاک ہووے یا کافر اسلام لاوے
تو نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے ان تمام کو امساک کرنا یعنے مفسدات صوم سے
باز رہنا واجب ہے اور نزدیک امام شافعی کے مستحب ہے اور نزدیک امام مالک کے کافر مسلم
کو مستحب ہے دوسروں کو مستحب نہیں اگر دن کو رمضان کا چاند ثابت ہووے تو نزدیک
ائمہ ثلثہ کے امساک کرنا اور پھر قضا کرنا واجب ہے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے نیت کا
وقت رہے اور مفسدات صوم سے باز رہا ہے تو روزہ رکھے نہیں تو امساک اور قضا واجب ہے

باب الاعتکاف

مستحب ہے اعتکاف یعنی مسجد میں بیٹھنا ہر وقت اور عشرہ اخیر میں رمضان کے
سنت ہے اگر نذر کرے تو واجب ہے اور اعتکاف صحیح نہیں ہے بغیر نیت کے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اور روزہ شرط ہے واسطے اعتکاف کے نزدیک امام مالک کے اور شرط
نہیں نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور شرط ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے واسطے
اعتکاف نذر اور مسنون کے اور جائز ہے اعتکاف بالکل موقلہ ہے اور کفارہ نہیں نزدیک

ف مسافر اور بیمار اور حایض و نفسا کو قضا کرنا فرض ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور اسلم اور اتی کے پر بھی قضا فرض ہے نزدیک امام احمد کے ۱۲ منہ

ائمہ اربعہ کے نزدیک اعتکاف نذر کا ہو تو کفارہ بھی ہے نزدیک امام احمدؒ کے مانند کفارہ قسم کے اگر مباشرت کرے شہوت سے بغیر وطی کے مانند بوسہ وغیرہ کے تو باطل ہے انزال ہو تو نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور انزال نہ ہو تو بھی باطل ہے نزدیک امام مالک کے اگر بھول کے وطی کرے تو اعتکاف باطل ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور اور باطل نہیں نزدیک امام شافعی کے اور جائز ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے کھانا کھانا مسجد میں اور واسطے حوائج انسانی کے مسجد کے باہر جانا

کتاب الحج

اللہ تعالی فرماتا ہے وَلِلّٰہِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا یعنے اور اللہ کا حق ہے لوگون پر حج کرنا بیت اللہ کا جو کوئی استطاعت رکھے اس تک راہ کی۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی احیاء علوم مین مرقوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مقرر اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے اوس گھر سے کہ حج کرین اسکا ہر سال چھ لاکھ آدمی پھر اگر کم ہووین تو کامل کرتا ہے اللہ تعالی اس عدد کو ملائکہ سے اور تحقیق کہ کعبہ حشر کیا جاوے گا مانند اوس عروس کے جسکا زفاف ہوتا ہے اور جس نے اسکا حج کیا ہے اوس کے پردون سے تعلق رہتا ہے اس کے اطراف پھرتا ہے یہانتک کہ کعبہ جنت مین جاوے پھر اسکے ساتھ وہ لوگ بھی جنت مین جاوینگے اور شفا مین قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے مذکور ہے کہ ایک قوم والے آئے نزدیک سعدون خولانی کے بیچ شہر منستیر کے اور خبر دی کہ کتامہ نے ایک مرد کو قتل کیا ہے اور اوسپر آگ جلائی تمام رات پھر وہ آگ نہ جلا اور سفید رہا پھر کہا سعدون نے شاید اوس نے حج کیا ہوگا تین بار کہا ہان اوس نے حج کیا ہے

ایک شخص کو اور اس کو آگ لگا دی تمام رات پس کچھ اثر نہ کی آگ اوسمین اور بانی
زیادہ شخص سفید رنگ ہو کر پس کہا سعدون نے شاید کہ وہ تین حج کیا ہوگا کہا ان
لوگون نے ہان سعدون نے کہا حدیث سنی مین نے جس شخص نے کہ ایک حج
کیا تو ادا کیا فرض کو اپنے اور جس نے دوسرا حج کیا تو قرض دیا رب کو اپنے اور
جس نے تیسرا حج کیا تو حرام کرتا ہے اللہ تعالی بال کو اوسکے اور جسد کو اوسکے
آگ پر دینا اور آخرت مین اور ترمذی روایت کرتے ہین امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ
وجہہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مالک ہوگا توشہ اور
سواری کا جو اسکو بیت اللہ کو پہنچاوے پہر اوس نے حج نہین کیا تو وہ یہودی ہوکے
یا نصرانی ہوکے مرنا اوس کو برابر ہے اور بیہقی اپنے سنن مین روایت کرتے ہین
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے ایک بندے کے جسم کو مین نے صحت دی اور اوسکے معاش
مین کشایش کی اوسپر پانچسال گذرے وہ میرے طرف وفد ہوکے نہین آیا یعنے
بیت اللہ کی زیارت کے لئے نہین آیا تو وہ بندہ البتہ محروم ہے اور حج ایک
رکن ہے ارکان اسلام سے اور فرض ہے ہر مسلمان پر جو آزاد اور عاقل و بالغ
اور صحیح ہے اور استطاعت رکہتا ہووے اور منکر اوس کی فرضیت کا کافر ہے
نزدیک ائمہ ثلثہ کے حج فی الفور کرنا یعنے جس سال قدرت پیدا ہو حج کرنے کی
اوسی سال کرنا اگر تاخیر کرے تو گنہگار ہوگا اور نزدیک امام شافعی کے فی الفور
فرض نہین مگر موت کا یا مال تلف ہونے کا اندیشہ ہو یا بیماری یا زائد عمر ہونیکے
سبب سے آیندہ جانے مین مشقت زائد ہونیکا اندیشہ ہو تو فی الفور کرنا فرض ہے

اگر تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا اور حج کا احرام باندہنا اور کہڑا رہنا عرفات مین اور طواف
زیارت سب حج کے فرایض سے ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا
اور مروہ کے واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے
اور فرض ہے نزدیک امام شافعی کے حلق یا تقصیر یعنے بال مونڈہنا یا کترنا اور واجب
نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور طواف وداع واجب ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور سنت ہے
نزدیک امام مالک کے اور مزدلفہ مین توقف کرنا واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
اور رمی واجب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سنت ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے
طواف قدوم اور بوسہ دینا حجر اسود کو اور احرام میقات سے باندہنا واجب ہے
نزدیک ائمہ اربعہ کے اور میقات مدینہ والونکا ذوالحلیفہ ہے اور عراق اور خراسان
والونکا ذات عرق اور شام اور مغرب اور مصر والونکا جحفہ اور نجد والون کا قرن اور
یمن اور ہند والون کا یلملم اور احرام کے واسطے غسل کرنا اور ایک دوگانہ نفل پڑہنا
مستحب ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے اور تلبیہ کہنا واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے
اور سنت نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور تلبیہ یہ ہے کہ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ
لَكَ اور حرام محرم کو خوشبوئی لگانا اور شکار کرنا اور ناخن اور بال نکالنا اور عورت منہ
ڈہانپنا اور وہ لباس پہننا جو بدن کے یا کسی عضو کے انداز کے برابر بناتے ہین
جیسے جبہ اور پاجامہ اور قبا وغیرہ نزدیک ائمہ اربعہ کے اور مرد منہ ڈہانپنا حرام ہے
نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے اور جایز ہے نزدیک امام شافعی اور امام
احمد کے اور عورت دستانے نہین پہننا مستحب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے

اور پہننا حرام ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے جماع
کرنا اور اوس سے حج فاسد ہوتا ہے مگر فاسد ہونیکے بعد بھی اوسی کو تمام کرنا اور قضا
کرنا واجب ہے اور عمرہ سنت سوکدہ ہے نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے
اور فرض نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے اور عمرہ مین احرام اور طواف فرض
ہین نزدیک ائمہ اربعہ کے اور سعی درمیان صفا اور مروہ کے واجب ہے نزدیک
امام ابو حنیفہ کے اور فرض نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور فرض ہے نزدیک امام شافعی
کے حلق یا تقصیر اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے واجب ہے

باب الاضحیۃ

قربانی واجب ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اوس مقیم پر جسپر فطرہ واجب ہے
اور نزدیک ائمہ ثلثہ کے سنت ہے اوس شخص پر جو قادر ہے قربانی پر اور اول وقت
قربانی کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے بعد نماز پڑہنے امام کے ہے اون شہرون مین
جہان عید کی نماز ہوتی ہے اور جہان عید کی نماز نہین ہوتی ہے وہان طلوع فجر
عید کے جائز ہے اور نزدیک امام مالک کے بعد نماز اور خطبہ اور ذبح کرنے امام
اور جہان نماز نہین ہوتی ہے اور امام ذبح نہین کرتا ہے وہان بعد اتنے وقت کے
کہ جسمین امام نماز پڑہکر ذبح کر سکتا ہے اور نزدیک امام شافعی کے بعد اتنے وقت
کے جسمین عید کی نماز اور دو خطبے پڑہ سکتے ہین خواہ اوس شہر مین عید کی نماز ہو یا
نہ ہو اور نزدیک امام احمد کے عید کی نماز کے بعد خطبہ کی نماز پڑہتے ہین اور
عید کی نماز نہین پڑہتے سو جائے ہین بعد اوتنے وقت کے جسمین نماز پڑہ سکتے ہین

اور انتہائے وقت نزدیک امام شافعی کے تیرہوین کے مغرب تک ہے اور نزدیک
ائمہ ثلثہ کے بارہوین کے مغرب تک اور اونٹ اور گائے سے سات آدمی کی
قربانی ہوتی ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور ایک ہی آدمی کی نزدیک امام مالک
کے اور بکرے ایک آدمی کی قربانی ہوتی ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے مگر نزدیک
ائمہ اربعہ کے مگر نزدیک امام احمد کے ایک بکرا اپنے اہل وعیال کی طرف سے
کافی ہے اور جایز نہین نزدیک ائمہ ثلثہ کے اونٹ پانچ سال سے کم اور گائے
دوسال سے کم اور نزدیک امام مالک کے ضرور ہے اونٹ پر چھٹا سال شروع ہونا
اور گائے پر چوتھا سال اور بکرا مینڈھے[1] کے قسم سے ہو تو چھے مہینے کا اگر چھیلی کے
قسم سے ہو تو ایک سال کا رہنا ضرور ہے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے
اور دونون قسم مین نزدیک امام مالک کے کامل ایک سال کا رہنا ضرور ہے اور
نزدیک امام شافعی کے مینڈھی ہو تو ایک سال چھیلی ہو تو دو سال کامل ہونا ضرور
ہے اور ذبح کے وقت بسم اللہ بولکر چار رگین کاٹین یعنے حلقوم اور مری اور
ودجین اگر تین کٹین تو بھی کافی ہے لیکن حلقوم اور مری ضرور کٹے نزدیک امام
ابوحنیفہ کے اور چارون کٹنا ضرور ہے نزدیک امام مالک کے اور کافی ہی نزدیک
امام شافعی اور امام احمد کے حلقوم اور مری کٹین تو اور حلقوم اوسکو کہتے ہین جو
راستہ دم آنے جانے کا ہے اور مری حلقوم کے نیچے ہے کہانا پانی جانے کا
راستہ اور ودجین دو رگین ہین گردن کے دونون جانب مین جنکو شاہ رگ
کہتے ہین اگر بسم اللہ عمداً نہ بولکر ذبح کرے تو ذبیحہ حلال نہین نزدیک ائمہ ثلثہ
کے اور حلال ہے نزدیک امام شافعی کے اگر سہواً ترک کرے تو حلال ہے

[1] لیکن مینڈھے جو ایسے ہون کہ مینڈھون مین ملا دیا جاوے تو درست تمیز نہو سکے اگر صغیر جثہ ہو تو ایک سال کا رہنا ضرور ہے ۱۲

نزدیک ائمہ اربعہ کے اور جانور قربانی کا بیمار نہ ہوے اور عیوب سے سالم رہے نزدیک
ائمہ اربعہ کے اگر حاملہ جانور کو ذبح کیے سبب سے پیٹ کے اندر بچہ مر جاوے تو بچہ
بھی حلال ہے نزدیک ائمہ ثلثہ کے اور حرام ہے نزدیک امام ابوحنیفہ کے

الخاتمہ فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بزار اور دارقطنی اور بیہقی نے اپنے اسناد سے روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کی زیارت
کرے تو واجب ہوئی واسطے اسکے شفاعت میری اور دارقطنی اور طبرانی اور بیہقی
روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص حج کرکے میری قبر کی زیارت کرے گا بعد وفات میرے تو گویا
اوس نے زندگی مین میری زیارت کی اور ابن النجار نے روایت کی ہے انس رضی اللہ
عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری امت سے
مالدار ہو اور میری زیارت نکرے تو اوس تقصیر کا عذر ہرگز نہین سنا جاویگا اور
دارقطنی اور ابن عدی روایت کرتے ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہین کی
تو تحقیق کہ اس نے مجھپر ظلم کیا اور مستحسن ہے نزدیک ائمہ اربعہ کے زیارت کے
وقت ہاتھ باندھنا جیسا کہ نماز مین باندھتے ہین اور اوس وقت آنکھین نیچے کرکے
ہیبت واجلال کے مقام مین دنیا کے علایق سے دل کو فارغ کرے اور جن کے

حضور مین کہڑا رہے اونکی جلالت اور منزلت کو اپنے دل مین مستحضر رکھے اور یقین
جانے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قبر مکرم مین زندہ ہین اور زائرون
کو دیکھتے ہین اور اونکے کلام کو سنتے ہین اور جانتے ہین اخلاقات اونکے دلونکا
اور درجون کا اور اعمال اور احوال کا اور ہر ایک کو اوس کے حال کے موافق
مدد کرتے ہین اور سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہین
مگر جس کا حوصلہ سننے کا نہین ہے اوسکی سماعت مین نہین آتا اور حضرت پر سلام
کرنے کے بعد سیدہے جانب ایک ہاتھ کے مقدار ہٹکر سلام کہے اوپر خلیفہ رسول اللہ
امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاندہے کے پاس ہے پشت کے طرف۔ پہر ایک
ہاتھ کے مقدار سیدہے طرف ہٹکر سلام کہے اوپر امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ
کے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کا سر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پشت کے طرف کاندہے
کے پاس ہے اور روضہ مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر ایک مزار
کی جاے باقی ہے حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ جاے حضرت عیسی علیہ السلام
کے لئے ہے اور شیخین کے سلام فارغ ہونیکے بعد پہر پہلے موقف کے پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مواجہ مین آوے اور اپنے واسطے حضرت سے توسل کرے
اور اللہ تعالی کے پاس اپنے لئے شفاعت کے طلب کرے اور منقول ہے عُتبی
سے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزار شریف کے نزدیک بیٹھا تھا سو ایکسا
اعرابی آیا اور بولا السلام علیک یا رسول اللہ سَمِعْتُ اللّٰہَ یَقُوْلُ وَلَوْ
اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ

الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیمًا وَ قَدْ جِئْتُکَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذَنْبِی مُسْتَشْفِعًا بِکَ اِلٰی رَبِّی یعنے السلام علیک یارسول اللہ مین نے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اگر وہ لوگ جس وقت کہ ظلم کیا تہا انہون نے جانون پر اپنے آتے تمہارے پاس پہر بخشش مانگتے اللہ تعالیٰ سے اور بخشش مانگتے واسطے اونکے رسول تو البتہ پاتے اللہ کو توبہ بہت قبول کرنے والا مہربان اور تحقیق کہ مین آیا ہون نزدیک آپ کے میرے گناہون کو بخشوانے اور سفارش چاہتا ہون مین آپکی نزدیک میرے رب کے۔ اوس کے بعد یہ کہنے لگا یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ فَطَابَ مِنْ طِیْبِہِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ۔ اے بہتر انمین سے جو دفن کئے گئے ہین زمین انکے استخوان جنکی پاکیزگی سے زمین اور ٹیلے پاکیزہ ہوئے ہین۔ نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ فِیْہِ الْعَفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ یعنے میری جان فدا ہے قبر پر سے جسمین کہ آپ رہتے ہین اسمین ہے پارسائی اور اسمین ہے بخشش اور کرم اور عتبی کہتے ہین کہ اعرابی یہ کہکر چلاگیا اور مین وہان سو گیا سو خواب مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا فرماتے ہین کہ اس شخص سے ملکر خوش خبری دے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت کی۔ اور حکایت اعرابی کی بہت مشہور ہے اور علما مذاہب اربعہ کے اپنے مناسک کے کتابون مین اسکو ذکر کرتے ہین اور یہ کہنے کو مستحسن جانتے ہین اور سلف سے منقول ہے جو شخص کہ نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قبر شریف کے نزدیک یہ آیت پڑہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا بعد اس کہ ستر بار کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ تو فرشتہ آسمان سے ندا کرتا ہی صلی اللہ علیک

اسے فلان آجکے دن تیری کوئی حاجت ساقط نہوگی یعنے تیرے سب مرادین برآئینگی
اور علما کہتے ہین یا محمدؐ کہنے سے یا رسول اللہ کہنا یا نبی اللہ کہنا اولی ہے کیونکہ نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہ خصائصون سے یہ بھی ہے کہ آپ کا نام لیکر ندا نکرنا
اور بقیع کے قبرون کی زیارت مستحب ہے اور وہان چند قبے ہین ایک قبہ اہل بیت
کا اوسمین حضرت عباس اور حضرت امام حسن اور حضرت امام زین العابدین اور
حضرت امام محمدؐ باقر او حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کے مزار ہین اور حضرت
فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کا مزار امام حسن علیہ السلام کے بازو ہے بعض کہتے ہین
کہ آپ کا مدفن آپ ہی کے مکان مین ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
روضہ مبارک کے بازو سے ہے اور زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ حضرت امام
حسن مجتبی رضی اللہ عنہ نے جسد شریف کو حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے
بقیع مین لاکر دفن کیا اور محمدؐ بن سعد نے ذکر کیا ہے کہ یزید شقی نے سر مبارک کو
حضرت امام حسین علیہ السلام کے مدینے کے عامل عمرو بن سعید بن العاص کے
نزدیک روانہ کیا تو انہون نے کفن مین لپیٹ کر بقیع مین آپ کے والدہ کے
قبر کے نزدیک دفن کیا اور قبہ حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا اور قبہ بنات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور قبہ امہات المومنین کا اور قبہ
حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا اور قبہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اور
قبہ نافع رحمۃ اللہ علیہ کا اور قبہ امیر المومنین حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ
عنہ کا اور قبہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا جو والدہ حضرت علی مرتضی
رضی اللہ عنہ کے ہین اور قبہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا جو حضرت صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی بیوی ہین اور رقبہ حضرت اسماعیل بن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہما
کا اور رقبہ مالک بن سنان الخدری رضی اللہ عنہ کا اور رقبہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ
کا جو والد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور رقبہ نفس زکیہ یعنے سید المہدی
محمد بن عبد اللہ بن حسن مثنی بن الحسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کا اور شہداے
احد کی زیارت مستحب ہے ابتدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت سے کرے اور
حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ اور آپکے سجادے حضرت سلطان سید
محمد قدس سرہما کے مزار بھی بقیع مین ہین اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ توریت
مین آیا ہے کہ مقبرے پر بقیع کے ملایک موکل ہین جسوقت مقبرہ بھر جاتا ہے تو
اطراف کو اوس کے پکڑتے ہین اور بہشت مین جہانک دیتے ہین اور حدیث شریف
مین ہے کہ روشنی بقیع کے مقبرے کی آسمان مین ایسی ہے کہ جیسی آفتاب و ماہتاب
کی روشنی ہے زمین مین اور ابن شیبہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور
ابن حبان اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مدینے مین مرنے کی سکت رکھتا ہے تو وہان مرے کسواسطے
کہ وہان جو مرے گا اوسکے لئے مین شفاعت کرونگا اور صحیحین کی روایت مین آیا ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین شق ہوکے اول مین اٹھونگا اوس کے
بعد ابو بکر اوسکے بعد عمر پھر مین اور ابو بکر اور عمر ملکر بقیع کو آوینگے وہان کے لوگ جی اوٹھینگے
اوسکے بعد مکے والونکا مین انتظار کرونگا سو حرمین کے لوگون کے درمیان میرا حشر ہوگا
بندۂ عاصی کہتا ہے ہمارے مسلمان بھائیون مین جن کو یہ سعادت عظمی حاصل کرنیکی
آرزو ہے چاہیے کہ بقیع مین دفن ہونے کی دعا ہمیشہ کرتے رہین اور بقیع مین دفن

ہونے کی ایک عمدہ دعا کسی بزرگ سے منقول ہے اوسکا وظیفہ رکھین تاکہ منزل مقصود کو
پہنچین اور وہ دعا یہ ہے اِلٰهِیْ نَجِّنِیْ مِنْ كُلِّ ضِیْقٍ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی
الْجَمِیْعِ وَهَبْ لِیْ فِی الْمَدِیْنَةِ قَرَارًا وَّ بِاِیْمَانٍ وَّ دَفْنٍ فِی الْبَقِیْعِ
یعنے الٰہی نجات دے مجھکو ہر تنگی سے طفیل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مرتبے کے جو صاحب ہین تمام کے اور دے مجھکو مدینے مین آپ کے قرار ساتھ ایمان
کے اور دفن کے بقیع مین اور دعا کے اول وآخر درود شریف ضرور پڑہین کیونکہ
احادیث سے ثابت ہے کہ قبول نہین ہوتی ہے وہ دعا جسکے ساتھ درود شریف نہین
ہے اور درود کے افضل صیغون سے یہ بھی ایک صیغہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّیْتَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ صَلٰوةً دَائِمَةً
بِدَوَامِكَ بَاقِیَةً بِبَقَائِكَ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّ لِحَقِّهٖ اَدَاءً
صَلٰوةً مَّقْبُوْلَةً لَّدَیْكَ مَعْرُوْضَةً عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور فائدے اور نتیجے درود شریف کے حد حصر اور بیان سے زیادہ
ہین اور ضبط اسکا زبان قلم سے دشوار ہے۔ اور کہا شیخ ابو سلیمان ہمدانی رحمۃ اللہ
علیہ نے جب مانگے تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت تو شروع کر اسکو ساتھ درود کے
اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر دعا کر جو کچہ چاہے ہو تو پہر تمام کر دعا کو ساتھ درود
کے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیونکہ تحقیق اللہ سبحانہ ساتھ اپنے کرم کے
قبول فرماتا ہے دونون درودون کو اور وہ بزرگ تر ہے اس سے کہ چھوڑ دے
اس چیز کو جو درمیان اون دونون کے ہے یعنے بطفیل درود کے دعا بھی قبول
ہوتی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

محمد و علی آل سیدنا محمد صلوۃ انت لھا اھل وھو لھا اھل و بارک وسلم
اللھم اغفر لنا ولآبائنا ولامھاتنا ولمن احسن الینا ولجمیع
المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات اللھم
صل علی سیدنا محمد عدد ما فی علم اللہ صلوۃ دائمۃ
بدوام ملک اللہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم سبحان
ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین
والحمد للہ رب العلمین ٥

بستم

یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی — برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی
نازنین حضرت حق صدر بدر کائنات — نور چشم انبیا چشم و چراغ ما توئی
در شب معراج بودے جبریل اندر رکاب — پا نہادہ بر سر گنبد خضرا توئی
یارسول اللہ تو دانی امتانت عاجزاند — چارہ ساز عاجزان در دین و در دنیا توئی
شمس تبریزی چہ سازد نعت پیغمبر رقم — مصطفی و مجتبی و سید اعلی توئی
یارسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام — ہمچو کاہے عاجزم کوہ گناہ آوردہ ام
غیر تو ملجا و ماوا نیست در ہر دو سرا — رحم کن یا سیدی حال تباہ آوردہ ام
دست بستہ عرض سازم رحمۃ للعالمین — بکشم خود را از عصیان عذر خواہ آوردہ ام
یا نبی بہر علی و فاطمہ حسن و حسین — بخش ہم الطف کن روی سیاہ آوردہ ام
باردہ در خدمت خاصانت اے فخر رسول — بہر صدیق و عمر عثمان و شاہ آوردہ ام

مغفرت امید دارم یا شفیع المذنبین | آیت لاتقنطو بر خود گواه آورده ام
چه چیز آورده ام شاها که در گنج تو نیست | نیستی در عاجزی عذر و گناه آورده ام
گر کسے پرسد ز من کس تو وسیله روز حشر | از خوشی گویم محمد بادشاه آورده ام
از جمال خود مشرف کن که تا یابم شرف | این کمال آرزو در بارگاه آورده ام
جان فدائے تو یا رسول اللہ | دل گدائے تو یا رسول اللہ
فارغ از مبتلائے کونین است | مبتلائے تو یا رسول اللہ
گر بیابم بجائے سرمہ کشم | خاک پائے تو یا رسول اللہ
از همه خلق گشته بیگانه | آشنائے تو یا رسول اللہ
کاش هر موئے من زبان بودے | در ثنائے تو یا رسول اللہ
بینم و بشنوم هر جائے | خوش ثنائے نو یا رسول اللہ
روشنی بخش هر دو کون و مکان | عکس روئے تو یا رسول اللہ
شافعی جز تو نیست در محشر | ماورائے تو یا رسول اللہ
ارحم الراحمین نمے بخشد | بے رضائے تو یا رسول اللہ
بخدا از تو رہ مے طلبم | بخدائے تو با رسول اللہ
همه شب چون چراغ مے سوزم | بے لقائے تو یا رسول اللہ
سر نهاده است بر درت سعدی | در هوائے تو یا رسول اللہ
لی حبیب عربی مدنی قرشی | که بود درد و غمش مایه شادی و خوشی
فهم رازش چه کنم او عربی من عجمی | لاف مهرش چه زنم او قرشی من حبشی
ذره دارم بهواداری او رقص کنان | تا شده شهره آفاق بخورشید وشی

گرچه صد مرحله دور است ز پیش نظرم	وجهه فی نظری کل غداة و عشی
صفت بادهٔ عشقش ز من مست مپرس	ذوق این می نشناسی بخدا تا نچشی
مصلحت نیست مرا سیری ازان آب حیات	ضاعف الله به کل زمان عطشی
جامی ارباب وفا جز ره عشقش نروند	سر مبادت گر ازین راه قدم باز کشی
ربوبیت خود خدای محمد	نمود است ظاهر برای محمد
ثنای محمد بود حمد خالق	بود حمد خالق ثنای محمد
اگر جای او عرش گویم نشاید	که برتر ز عرش است جای محمد
شد انوار وجه الله اول نمایان	در آیینهٔ حق نمای محمد
ز مهر نبوت سند شد که غیری	باین رتبه بود ورای محمد
کشند از ادب سروران دو عالم	به چشم ادب خاکپای محمد
حبیب خدا از انبیا هم کسی را	نخوانده خدا خود سوای محمد
بدوش محمد ردای نبوت	بدوشش نبوت ردای محمد
درخشنده لعلی که خورشید باشد	بود گوهر از قبای محمد
سزاوار جود و عطای حق آمد	سزاوار جود و عطای محمد
زر افشان کند پنجه سائلان را	کف دست حاجت روای محمد
دوای مرضهای جسم خود ای دل	طلب کن ز دار الشفای محمد
گدای محمد شهنشاه عالم	شهنشاه عالم گدای محمد
برایجاد من کن ز رحمت نگاهی	نگاهی که بینم لقای محمد
ای صبح صادقان رخ زیبای مصطفی	وی سرو آستان قد رعنای مصطفی

آئینهٔ سکندر و آب حیات خضر
نور جبین و لعل شکرخای مصطفی

معراج انبیا و شب قدر اصفیا
گیسوی روز پوش قمرسای مصطفی

ادریس کو مدرس درس معارفست
لب تشنه پیش منطق گویای مصطفی

عیسی که دیر دایرهٔ علوی مقام اوست
شد پرده دار ذروهٔ علیای مصطفی

بر ذروهٔ دنی فتدلی کشیده سر
ایوان بارگاه معلای مصطفی

از جام روح پرور مازاغ گشت مست
آهوی چشم دلکش شهلای مصطفی

خیاط کارخانهٔ لولاک دوخته
پیراهن عبید ببالای مصطفی

شمس و قمر که لولوز دریای اخضراند
از روی سر آمده لالای مصطفی

کحل الجواهر ملک و توتیای روح
دانی که چیست خاک کف پای مصطفی

قرص قمر شکسته برین خوان لاجورد
وقت صلای معجزه ایمای مصطفی

روح الامین که آئینه قرب شان اوست
قاصر ز درک پایهٔ اعلای مصطفی

خواجه گدای درگه او شو که جبرئیل
شد باکمال مرتبه مولای مصطفی

حبذا چشمی که شد بینای روی مصطفی
ای خوشا جسمی که گشته خاک کوی مصطفی

خضر هرگز آب حیوان را نه نوشیدی اگر
قطرهٔ می یافت از آب وضوی مصطفی

میدوم هر سو و پیچم ز هر کس سر نعش
تا که خود را گم کنم در جستجوی مصطفی

از من بیدل چسان گردد فراموش نام او
بسته ام با رشتهٔ جان تار موی مصطفی

من کجا و مدح آن ذات مطهر کو ولی
مدح قول خود کنم از گفتگوی مصطفی

ار قضا در روز رستاخیز چون قبله نما
روی من بر گردد از هر سو بسوی مصطفی

کن خداوندا نصیبم اینکه شرب را رسم
خوانم این ابیات خود را روبروی مصطفی

گر شوم از بخت دو چار رسول — نقد دل آرم به نثار رسول

ای عجب این خاک مرا است صبا — گر برسانی بدیار رسول

دار خدا تا نفس واپسین — سینهٔ من آئینه دار رسول

خلق تماشای باغ جهان — چشم من و نقش و نگار رسول

چون نه نوا سنج شوم ادتضا — بلبلم آمد به بهار رسول

جان بلب ساخت تمنای لقای رویت — است که جان و دل من باد فدای رویت

نسبت چیست بیوسف که نیرزد ببها — هر دو عالم اگر آرند بهای رویت

یا رسول عربی شافع محشر مرا — کی بنعلین تو تشبیه چه جای رویت

یا نبی تشنه دیدار توام بهر خدا — برکشا از سر الطاف ردای رویت

زنگ آئینه دل را همه یکبار زدود — هر که افگند نگاهی بصفای رویت

برقع از چهره برافگن که تمنائی نیست — آر نضها را بخدا غیر هوای رویت

السلام ای محمد عربی — السلام ای دلیل حق طلبی

السلام ای مه سپهر جلال — السلام ای شه سریر کمال

السلام ای امام اهل صفا — السلام ای ضیاء بزم هدی

السلام ای نجات بخش عتاب — السلام ای شفیع روز حساب

السلام ای رسول اصل وجود — السلام ای نبی صاحب جود

السلام ای خلیل رب جلیل — السلام ای ظهور خلق جمیل

السلام ای خبیر راز اله — السلام ای حبیب عالیجاه

السلام ای خلاصه عالم — السلام ای کریم بحر کرم

السلام اے خدیو صاحب فر — السلام اے شجیع جنگ بدر
السلام اے کلید گنج مآل — السلام اے جلیل ذی الاجلال
السلام اے خزانہ اشفاق — السلام اے عریج سبع طباق
السلام اے سر زمین و زمان — السلام اے فروغ کون و مکان
السلام اے سرور غمگنان — السلام اے رحیم مسکینان
السلام اے منور ظلمات — السلام اے لبت توآب حیات
السلام اے مطہر و اطہر — السلام اے [illegible]
السلام اے علیم علم یقین — السلام اے سراج محفل دین
السلام اے محیط عز و علا — السلام اے کتاب حلم و حیا
السلام اے شہیر فی الآفاق — السلام اے مجسم اخلاق
السلام اے مغیث مظلومان — السلام اے مراد محرومان
السلام اے فدائے رد تو ماہ — السلام اے گدائے کوئے تو شاہ
آرتضا با خضوع و عجز تمام — میفرستد زہند بر تو سلام
نگہ لطف و مرحمت فرما — جان و تن یا رسول بر تو فدا
چہ شود گر بمن فتد نگہت — ہستم از بندگان بارگہت
بر من و جرم من مکن نظری — کہ مرا جز در تو نیست دری
گرچہ کارم مدام معصیت است — روز کارم تمام معصیت است
حرص دنیا بسے ہلاکم کرد — جامہ صبر چاک چاکم کرد
دور از یار و از دیار شدم — از عبادت بیک کنار شدم

دهر از کوچهٔ تو راند مرا — بدر ناکسان رساند مرا

کرده ام گم رهِ قناعت را — نرسیدم مقام قناعت را

عمر بی هیچ می رود هیهات — فکر عقبی نمی شود هیهات

لیک از لطف یا رسول کریم — نه گذاری مرا بحال سقیم

جز امید توام پناهی نیست — غیر نام تو نزد او سببی نیست

خجل از حالت تباه خودم — هست شرم از رخ سیاه خودم

چه عجب این سیاهی ز دیم — گر بشوئی به آب فضل و کرم

عذر خواه آمدم پناهم ده — بسوی راه راست راهم ده

کن درین حال دستگیری من — رحم فرما برین اسیری من

تا ابد تا بود قرار مرا — دار ما عزت و وقار مرا

یاد پاکت بسینه ام باشد — جای رحلت مدینه ام باشد

حالت نزع چون شود طاری — نام حق بر زبان بود جاری

بس همین از تو التجا هست مرا — کن اجابت بحق آل عبا

الحمد لله تعالی والصلوة والسلام علی

نبیه تتوالی این رسالهٔ نایاب در ماه ربیع الاول باختتام طبع شد

در مطبع [illegible] واقع [illegible] باهتمام [illegible] طبع شد

۳۶ ۲۹۷۵ ق ح مشر

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔